ناشر: سید الصوفیہ اکیڈمی (رجسٹرڈ) تصوف منزل قریب ہائیکورٹ حیدرآباد

سلسلہ دار التصنیف صوفیہ نمبر (۲۳۰)

ISBN 81 - 87702 - 20 - 6

جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

نام کتاب : فضائل درود شریف

مولف : مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری

کمپیوٹر کتابت : مصطفیٰ سعید

SSS Computer Graphics

21-1-247، بازار گھانسی، نزد ہائی کورٹ

رکاب گنج حیدر آباد۔ فون نمبر: 4562636, 4572192

ٹائیٹل : حافظ سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی حیدر قادری (فرزند مولف)

مقام طباعت : اولیس گرافکس۔ حیدر آباد

تعداد اشاعت : ایک ہزار

سن اشاعت : رمضان ۱۴۲۱ھ م ڈسمبر ۲۰۰۰ء

ہدیہ : -/Rs.30 (تیس روپیہ سکہ ہند)

کتاب ملنے کے پتے

۱) تصوف منزل 21-1-247 قریب ہائیکورٹ، حیدر آباد۔ فون: 4562636

۲) 16-9-690 قریب پانی کی ٹانکی قدیم ملک پیٹ۔ حیدر آباد۔ فون: 4550540

۳) ہمالیہ بک ڈپو۔ مکرم جاہی روڈ۔ حیدر آباد فون: 4612145

۴) ایشین ٹی کمپنی۔ روبرو سکندر آباد ریلوے اسٹیشن۔ سکندر آباد۔ فون: 7703409

۵) ہلال پن اسٹور گلزار حوض و شاخ تالاب کٹہ روڈ حیدر آباد فون: 4566277

حرف آغاز

حامدا و مصلیا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا اس سے ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سورۃ احزاب کی آیت (۵۶) کے بموجب اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کو بھی آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ روزانہ کی پنجوقتہ نمازیں بھی درود شریف کے بغیر مکمل نہیں ہوتیں۔ بلکہ درود شریف شامل نہ کریں تو دعا بھی زمین و آسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہیں۔ اسلئے عاشقان رسول کا روزمرہ وظیفہ درود شریف ہوا کرتا ہے جس کے دنیاوی فوائد یہ ہیں کہ حق تبارک و تعالیٰ اسکی بدولت بیماریوں کو دفع کر کے شفا دیتا ہے' جائز حاجتیں پوری کرتا ہے اور دینی ثمرات یہ ہیں کہ درود پڑھنے والے کے نامہ عمل میں دس نیکیوں کا اضافہ فرماتا' دس خطاؤں کو معاف فرماتا اور دس درجے بلند فرما دیتا ہے۔ مگر ہمارے کئی بھائی درود شریف کے ان بے شمار فضائل و برکات سے بہت کم واقف ہیں۔ بعض درود شریف پڑھنے کے آداب سے بھی آشنا نہیں۔ اس موضوع پر والدی و مرشدی حضرت علامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری مدظلہ العالی نے کافی علمی کام کیا ہے چنانچہ جہاں درود شریف کے مختلف صیغوں پر مشتمل کتب گنجینہ درود شریف' اوراد قادریہ حصہ اول' دوم وسوم' بشائر الخیرات اور دلائل الخیرات کے آپ کے تراجم شائع ہوے وہیں آپ نے اردو میں ''فضائل درود شریف'' کے نام سے نہایت مفید اور جامع کتاب ہذا بھی تالیف فرمائی جس کے مطالعہ کے بعد درود شریف پڑھنے کے شوق وجذبہ میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کی کمپیوٹر کتابت' پروف ریڈنگ اور طباعت کا کام برادر محترم مولانا سید شاہ مصطفیٰ علی صوفی سعید قادری نے شب و روز بڑی جانفشانی سے پایہ تکمیل کو پہنچایا اسکے

باوجود قارئین کرام اپنے مطالعہ کے دوران کسی جگہ کتابت میں سہو یا طباعت میں محو پائیں تو ازراہ عفو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسکا لحاظ رکھا جاسکے۔

کتاب ہذا کی اشاعت میں برادر طریقت جناب یونس احمد صاحب صوفیانی نے اپنی والدہ مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے اور فرزندان محمد عبدالوہاب صاحب صوفیانی مرحوم مالک ہلال پن اسٹور نے اپنے والد مرحوم کے ایصال ثواب کی نیت سے نیز جناب فاروق حسین صاحب قریشی اور ڈاکٹر خواجہ محمد غوث صاحب نے دینی خدمت کے جذبہ اخلاص سے مالی تعاون میں اپنا اپنا حصہ لیا ہے اس کے لئے سید الصوفیہ اکیڈمی پر خلوص اظہار تشکر کرتی ہے۔ رب العزت ان سب معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے اوور انھیں دارین میں سرخرو فرمائے۔

بجاہ سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد ن الرؤف الامین وعلی الہ الطیبین و اصحابہ اجمعین۔ فقط

مرقوم ۲۰؍ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ
م ۱۷؍ ڈسمبر ۲۰۰۰ء یکشنبہ
تصوف منزل قریب ہائیکورٹ۔
حیدرآباد۔ آندھرا پردیش۔

معتمد سید الصوفیہ اکیڈمی
حافظ سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی حیدر قادری
مولوی فاضل جامعہ نظامیہ
یم۔اے (گولڈ میڈلسٹ) ریسرچ اسکالر (عثمانیہ یونیورسٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
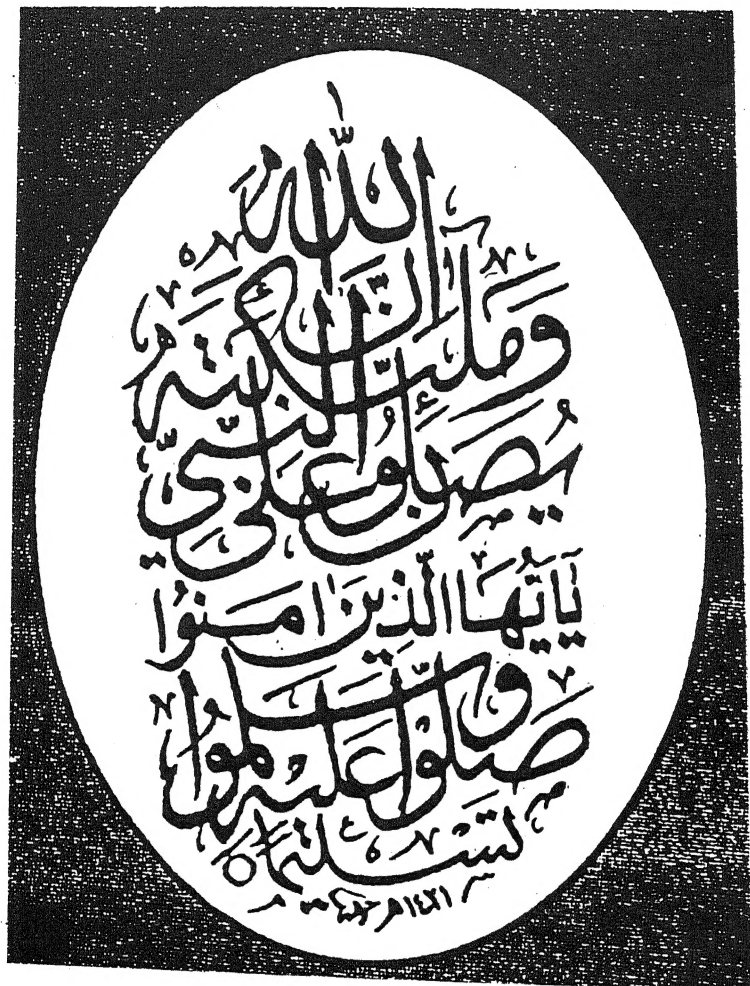
بیت الحرام آیا

عمل کام آیا محشر میں نہ تقویٰ اپنا کام آیا
اگر کچھ کام آیا تو درود آیا سلام آیا

ملی آنکھوں کو ٹھنڈک اور سکونِ دل تمام آیا
محمدؐ مصطفیٰ کا جب کبھی ہونٹوں پہ نام آیا

شبِ میلادِ نورِ مصطفیٰ کے خیر مقدم کو
اِدھر غارِ حرا آیا اُدھر بیت الحرام آیا

درود ایسا وسیلہ ہے کہ ہر مقصد بر آجائے
یہ سودا نقد گھر بیٹھے ہمیں کیا سستے دام آیا

ہوا ہرگز نہ دل مائل کسی مینا و ساغر پر
مگر دل آگیا جب سامنے کوثر کا جام آیا

تشہد میں ہی کیوں تجھ کو نمازی کیف ہے اتنا
اگرچہ سجدہ بھی آیا رکوع آیا قیام آیا

ہے کہنے میں بھی یہ نامِ محمدؐ کس قدر شیریں
چمٹ جاتے ہیں دونوں لب محمدؐ کا جو نام آیا

"اَنَا بَشَرٌ" شریعت ہے طریقت "اَیُّکُمْ مِثْلِی"
سمجھ میں کچھ نہ رازِ عظمتِ خیرالانام آیا

سلام آقا پہ پڑھنے سے گریزاں کیوں ہیں کچھ احباب
قرآں میں جبکہ حکمِ "سَلِّمُوا" بالالتزام آیا

بلند آواز "لَبَّیْکَ" روا کعبہ میں ہے لیکن
یہاں "لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ" کا اب مقام آیا

مدینہ جانے والوں کی سنا فہرست بنتی ہے
ذرا لینا خبر اس میں کہیں اپنا بھی نام آیا

پکارے اہلِ محشر دیکھتے ہی صوفی اعظم کو
شفیع المذنبیں کا غالباً کوئی غلام آیا

فہرست مضامین

پانچواں باب

چھٹا باب

ساتواں باب

ماخذ

تمہیدی کلماتِ مولف

حامدا و مصليا

اللہ عزوجل کا احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنی بندگی کے شرف کے ساتھ ساتھ ہمیں "اشرف المخلوقات" کا منفرد اعزاز بھی بخشا۔ پھر کرم بالائے کرم یہ کہ اپنے محبوب شاہ لولاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر امت میں ہمیں پید فرمایا۔ جس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے مگر رب العزت کے اس فضل بے کنار اور احسان بے شمار کا پورا حق بھلا ہم سے کہاں ادا ہو سکتا ہے۔ پھر بھی بندگی کا تقاضا ہے کہ معبود حقیقی کی عبادت میں کوتاہی ہونے نہ پائے اور شرف غلامی مصطفیٰ متقاضی ہے کہ اپنے آقا و سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر جمیل اور درود و سلام سے ہمیشہ اپنی زبان تر رہے۔ ورنہ سچ پوچھئے تو رب ذوالجلال کو ہماری عبادت کی نہ احتیاج ہے نہ ضرورت کہ اس کی ذات صمدیت ہر بات سے بے نیاز ہے۔ اسی طرح اس کے حبیب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے درود بھیجنے کے نہ محتاج ہیں نہ ضرورت مند کیوں کہ خداوند قدوس نے آپ کے سر پر "ورفعنا لک ذکرک" (الانشراح ۴) کا تاج فضیلت رکھکر نہ صرف ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت و ہمہ گیری کا اعلان فرمادیا بلکہ آپ کے ذکر کو اپنے ذکر سے جوڑ کر ایسی ابدیت عطا فرمادی کہ کوئی مکان یا کوئی زمان ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہیں۔

صاحب خصائص کبریٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک حدیث شریف نقل کی ہے کہ آیت مذکورہ بالا کی تفسیر میں خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قَالَ لِیْ جِبْرِیلُ قَالَ اللّٰہُ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِی"

یعنی جبرئیل نے مجھ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں یاد کیا جاؤں تو تو بھی میرے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں رب تعالیٰ نے اپنا نام رکھا وہیں اپنے حبیب کا نام پاک بھی ساتھ ساتھ ملا کر رکھا۔ چاہے کلمہ توحید ہو کہ کلمہ شہادت' اذان ہو کہ اقامت' نماز ہو کہ خطبہ حتیٰ کہ قبر میں نکیرین کے سوالات۔

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پر تو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام پاک "ذکر اللہ" بھی ہے (ملاحظہ ہو دلائل الخیرات حزب اول) آپ کو ذکر اللہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر رب یاد آتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے انما انت مذکر (غاشیہ۔۲۱) یعنی اے محبوب !آپ ہی اللہ کی یاد دلانے والے ہیں۔ جبھی تو آپ کی یاد سے بے چین دل کو چین نصیب ہوتا ہے۔ جس کی تصدیق قرآنی آیت "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ O (رعد۔۲۸) سے بھی ہوتی ہے یعنی "ذکر اللہ" سے دلوں کو چین ملتا ہے اور ذکر اللہ نام ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوں بھی ع

"ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے"

اور عام قاعدہ ہے کہ "لِقَآءُ الْخَلِیْلِ شِفَآءُ الْعَلِیْلِ" یعنی دوست کی ملاقات بیمار کی شفاء ہے۔ چوں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مسلمان کے محبوب ہیں۔ اس لئے آپ کا نام مسلمانوں کے دلوں کی تسکین کا سامان ہے۔ مریض عشق کی دوا ذکرِ حبیب ہے۔ دوسری بات یہ کہ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دراصل کائنات کی اصل ہے جیسا کہ خود آپ نے فرمایا کہ "اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ کُلُّ خَلْقٍ مِّنْ نُوْرِیْ" یعنی میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے پیدا فرمائی گئی ہے۔ فطرت کا تقاضا ہے کہ ہر چیز کو

اپنی اصل پر پہونچ کر قرار آتا ہے۔ پردیس میں آدمی بے چین اور بے قرار رہتا ہے مگر وطن میں پہونچ کر وہ قرار و سکون پاتا ہے۔ لہٰذا حضور کا ذکر اپنی اصل کا ذکر ہے۔ جس سے چین آنا ہی چاہئے۔ واقعات و معجزات شاہد ہیں کہ حیوانات' پتھروں اور لکڑیوں کو حضور سے چین حاصل ہوتا تھا۔ استن حنانہ کی مثال موجود ہے کہ جب یہ لکڑی فراق رسول میں رونے لگی تو آپ نے اس کو اپنے سینے سے لگالیا' ساتھ ہی اس کو چین مل گیا۔ اور اس کا رونا بند ہو گیا اور ہم تو ماشاء اللہ انسان بھی ہیں اور غلامی مصطفیٰ کا طوق بھی ہمارے گلے میں رہنے کا شرف ہمیں حاصل ہے۔

حضور کے ''ذکر اللہ'' کہنے کی دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ سورۂ احزاب کی آیت (۵۶) کے بموجب چوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ لہٰذا رب العٰلمین کی صفات میں سے ایک پاک صفت اس کا اپنے حبیب کا ذکر فرمانا ہے اس طرح بھی آپ ''ذکر اللہ'' قرار پائے۔ اس عقیدہ پر تو ہر مومن کا ایقان کامل ہے کہ رب کردگار کی ذات کی طرح اس کی ہر صفت بھی حقیقی، مطلق، مستقل' قدیم' دائم' قائم اور ازلی و ابدی ہے۔ لہٰذا اس کی اپنے محبوب پر درود بھیجنے کی صفت الٰہی بھی ازل سے مسلسل قائم ہے اور ابد تک اسی طرح جاری و ساری رہے گی۔

ہماری کس قدر فیروز بختی ہے کہ ہم جب بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا شرف حاصل کرتے ہیں تو رب العزت اپنے ملائکہ کی معیت میں اپنے حبیب پر درود بھیجنے کی اپنی صفت دائمی کے ساتھ ہمارا جلیس بن جاتا ہے پھر فوراً اس کی کتنی عنایتیں اور نوازشیں ہمارے شامل حال ہو جاتی ہیں کہ صرف ایک بار درود شریف پڑھنے پر وہ ہم پر دس رحمتیں نازل فرماتا' ہمارے دس گناہ معاف فرماتا اور ہمارے دس درجات بلند بھی فرماتا ہے۔

ان حقائق سے جہاں کئی عاشقان رسول باخبر اور اس پر عمل پیرا ہیں وہیں ہمارے کئی بھائی درود شریف کی اہمیت اور اس کے فضائل و برکات سے ناواقف و بے خبر بھی ہیں۔ چنانچہ

اس موضوع پر عام فہم، سلیس اور آسان اردو میں ایک مفید کتاب "فضائل درود شریف" شائع کی گئی ہے جس میں لگ بھگ (۱۲۰) مستند و معتبر کتب کا "عطر مجموعہ" پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کو دلکش و دلچسپ بنانے کے لئے حسب ذیل سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱) پہلے باب میں "فضائل درود شریف قرآن کی روشنی میں" کے زیر عنوان کئی علمی نکات کی دلنشین توضیح کی گئی ہے۔

۲) دوسرا باب "فضائل درود شریف احادیث کی روشنی میں" کے تحت دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں درود شریف پڑھنے کے فیوض و برکات سے متعلق (۸۶) احادیث اور دوسرے حصہ میں درود شریف نہ پڑھنے پر وعید و تنبیہ سے متعلق (۲۲) احادیث اس طرح جملہ (۱۰۸) احادیث شریفہ مع حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

۳) تیسرے باب میں (۴۲) صحابہ و صالحین کے اقوال کی روشنی میں فضائل درود شریف بیان کئے گئے ہیں۔

۴) چوتھے باب میں درود شریف سے متعلق (۴۶) ایمان افروز اور سبق آموز واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

۵) پانچواں باب درود شریف پڑھنے کے اوقات اور مقامات سے متعلق ہے جس میں ایسے بعض مسائل کا تذکرہ ہے جن سے عام طور پر ہر کس و ناکس واقف نہیں ہوا کرتا۔

۶) چھٹا باب درود شریف پڑھنے اور لکھنے کے آداب سے متعلق ہے، جن سے اکثر اصحاب ناآشنا ہوتے ہیں۔

۷) ساتواں باب درود شریف کے مخصوص و معروف، نیز نادر و مجرب (۳۳) صیغوں پر مشتمل ہے جن میں ہر ایک صیغہ کی فضیلت اور اس کی آزمودہ تاثیر کا خصوصی

طور پر ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

آخر میں ”سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت غیر مسلم دنیا کی نظر میں“ کے زیر عنوان کوئی (۴۵) غیر مسلم یعنی ہندو، عیسائی، یہودی، جین و بدھ مت کے پیشوا اور مستشرقین کے شخصی تاثرات مختلف مستند کتب سے اخذ و جمع کئے گئے ہیں۔

کتاب کے ختم پر بطور ’ماخذ‘ ان اردو اور انگریزی کتب کی فہرست دی گئی ہے جن کے حوالہ جات یا اقتباسات کتاب ہذا میں شامل ہیں۔ مولف کا عرض کردہ سلام بحضور سیدنا خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری صفحہ پر ہے۔

بعض اصحاب کے بارے میں یہ روایات ہیں کہ بعد وفات ان کی مغفرت یا مدارج عقبیٰ کی ترقی کا ذریعہ صرف ان کی وہ تصنیف کردہ کتاب ثابت ہوئی جو انہوں نے درود شریف کے عنوان سے اپنی زندگی میں لکھی تھی۔ کتاب ہذا کی تدوین میں میری بھی یہی غرض وابستہ ہے کہ رب غفور و رحیم اس کتاب کو میرے لئے دنیا میں خیر و برکت کا ذریعہ اور آخرت میں میری نجات و بخشائش کا عظیم وسیلہ بنادے، میرے والدین کریمین کو اس کا ایصال ثواب فرمائے اور میری آل و اولاد کو اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے توفیق دے اور جو کوئی اس سے استفادہ کرے اسکو اس کے فیوض و برکات سے مالامال فرمائے آمین ثم آمین بحق طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ و علی آلہ الطاھرین واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین O

خادم العلم والعلماء

قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری

(صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ)

پہلا باب

فضائل درود شریف قرآن کی روشنی میں

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت اور مومنوں کو اس حکم کی تاکید قرآن مجید کے سورۂ احزاب کی آیت نمبر (۵۶) میں اس طرح بیان فرمائی گئی ہے :

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

ترجمہ : بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) آپ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

یہ آیت شریفہ مدینہ منورہ میں ماہ شعبان ۲ھ ہجری میں نازل ہوئی۔ اسی لئے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان کی ہر تاریخ روزانہ سات سو (۷۰۰) بار درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارے خوشی کے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے "ھنئونی" یعنی "اے میرے صحابیو! مجھے مبارک باد دو' کیونکہ میرے بارے میں اس وقت ایک ایسی آیت شریفہ اتری ہے کہ جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا بھر میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے"۔ پھر آپ نے اسی آیت شریفہ کی تلاوت فرمائی۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت حضور کا چہرۂ مبارک انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش وبشاش نظر آرہا تھا۔

پھر میں نے کہا "هَنِيْئًا لَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" یعنی یا رسول اللہ! آپ کو مبارک

ہو۔ اس کے بعد صحابہ کرام نے آپ سے عرض کی ہم چاہتے ہیں کہ براہ کرم آپ ہمیں اس آیت شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے ایک علم مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے۔ اگر نہیں پوچھتے تو میں زندگی بھر اس کا اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر شخص کے لئے دو دو فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ میرا نام سنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول پڑتے ہیں "غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ" یعنی اللہ تیری مغفرت فرمائے۔ ان فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارک و تعالیٰ خود تمام فرشتوں کے ساتھ جواباً فرماتا ہے "آمین" اسی طرح جب کسی بندہ کے سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے پکار اٹھتے ہیں "لَا غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ" یعنی اللہ تیری مغفرت نہ کرے۔ اس وقت فرشتے جواباً کہتے ہیں "آمین" (معارج النبوۃ)

پتہ چلا کہ بندہ کا درود شریف پڑھنا اس کی اپنی مغفرت پر اللہ کی مہر کا لگ جانا ہے اور آپ کا نامِ مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنا اپنی مغفرت کی نا قبولیت پر خدا کی مہر لگ جانے کے مترادف ہے۔ یعنے درود و سلام پڑھنے سے باز رہنا اپنے مقدر کو تباہ کرنا اور محرومیت کا دروازہ کھولنا ہے۔

علامہ شمس الدین خطیب علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اس آیت پاک کے الفاظ "یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" میں "النَّبِیِّ" سے مراد صرف ہمارے آقا حضور محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

اس آیت کے ذریعہ حق تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کی عظمت و منزلت کا اپنے بندوں پر یہ اظہار فرمایا کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے یعنی آپ کی نہایت تعظیم و تکریم، عزت و حرمت، فضیلت و شرافت اور صفت و ثناء بیان

فرماتے ہوئے آپ کو رفعت ذکر' اعلائے منزلت اور اپنے قرب خاص جیسی خصوصی عنایات سے مالامال فرماتا ہے۔ نیز تمام آسمانوں اور ملاء اعلیٰ کے سارے فرشتے بھی حبیبِ کردگار کی ہمیشہ تعظیم و توقیر کرتے ہوئے آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔اس حقیقت کے انکشاف کے بعد اب زمین میں بسنے والے مومنوں کو بھی رب تبارک وتعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ تم بھی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لئے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہوئے اپنے آقا سے اپنی نیاز مندی کا اظہار کرتے رہو۔ گویا اس طرح علوی و سفلی یعنی آسمانی و زمینی دونوں مخلوقِ الٰہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت و ثناء میں ہر وقت' ہر جگہ اور ہر حال میں مشغول رہ کر دونوں جہاں کی سعادتوں سے بہرہ اندوز ہوتی رہتی ہیں۔

صلوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

قرآن پاک میں لفظ ''صلوٰۃ'' اور اس کے مشتقات مختلف آیتوں میں پانچ معنوں میں آئے ہیں۔

(۱) بمعنی نماز جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (سورہ بقرہ آیت ۴۳)

(۲) بمعنی رحمت جیسے صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ (بقرہ - ۱۵۷)

(۳) بمعنی دعا جیسے وَصَلِّ عَلَیْہِمْ (توبہ - ۱۰۳)

(۴) بمعنی تلاوت قرآن جیسے وَلَا تَجْہَرْ بِصَلٰوتِكَ (اسرا - ۱۱۰)

(۵) بمعنی درود یعنی تعریف نبوی جیسے یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (احزاب - ۵۶)

لہذا سورہ احزاب کی آیت مذکورہ بالا میں صلوٰۃ سے حضور نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف یعنی درود شریف مراد ہے۔

اس آیت کریمہ کی جلالت شان اس سے واضح ہے کہ صلوٰۃ یعنی درود بھیجنے کے فعل کے یہاں

تین فاعل بیان فرمائے گئے ہیں۔

۱)اللہ تعالیٰ ۲)فرشتے ۳)مومنین

جب لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی ''رحمت'' ہے۔ یعنے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و ثناء کرتے ہوئے اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کے معنی ''دعا'' ہے یعنی فرشتے بارگاہ ایزدی میں اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی کے لئے دست بدعا ہوتے ہیں۔

آیت کے آخری حصہ میں مومنوں سے خطاب فرماتا ہے کہ جب رب ذوالجلال اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتوں کی بارش فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی محبوب خدا کی مدحت سرائی اور زمزمہ سنجی کرتے ہوئے آپ کی رفعت شان کیلئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں تو اے اہل ایمان ! تم بھی میرے محبوب کی رفعت شان کیلئے دعا مانگا کرو۔ نیز سب سے آخر میں '' سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا'' کے ارشاد کے ذریعہ حکم فرمایا گیا کہ کثرت سے سلام کے تحائف بھی پیش کیا کرو۔

صلوٰۃ و سلام میں فرق

ابن حجر اپنی کتاب ''الجوھر المنظم'' میں رقمطراز ہیں۔ صلوٰۃ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود، تعظیم کے ساتھ پیوستہ رحمت ہے اور فرشتوں اور انسانوں (اہل ایمان) کے ساتھ اس کا سوال یعنے مطالبہ ہے۔ لیکن ''سلام'' سے مراد عیوب و نقائص سے محفوظ رہنا ہے۔ پس آپ کی یہ دعوت، زمانہ کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہوتی رہے گی اور امت بڑھتی رہے گی۔ اور آپ کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا۔ نیز فرمایا کہ صرف صلوٰۃ یا صرف

سلام پیش کرنا مکروہ ہے۔ یعنی صلوٰۃ اور سلام دونوں ساتھ پیش کرنے سے ہی اس آیت شریفہ میں دیئے گیئے حکم کی مکمل تعمیل ہو گی۔ ورنہ آیت شریفہ کے ایک حصہ کی تعمیل تو ہو گی مگر دوسرے حصہ پر عمل نہ ہو گا۔

نعمت عظمیٰ اور احسان عظیم

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" (ابراھیم-۳۴) یعنی اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔ یقیناً خداوند قدوس نے انسان کو ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے جن کا قرآن پاک میں جابجا تذکرہ ہے۔ مگر اپنی عطا کردہ کسی بھی نعمتوں کا ذکر اللہ نے احسان جتا کر نہیں فرمایا۔ البتہ بعثت رسول جیسی نعمت عظمیٰ کا جب ذکر آیا تو ارشاد ہوا "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (آل عمران-۱۶۴)" یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبوث فرمایا۔ حدیثِ قدسی میں ارشاد باری ہے "لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" یعنی اے ہمارے حبیب! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں ان آسمانوں کو (دوسری روایت میں دنیا کو) ہی نہیں پیدا فرماتا۔ جس سے بھی ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ کی سب سے بڑی نعمت بلکہ جان نعمت ہیں کیوں کہ اس جہانِ رنگ وبو میں جو کچھ بہار آئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دم قدم سے آئی۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ جان بہار اور جان رحمت ہیں جس کے جلوؤں سے عارض سحر کو حسن تابانی ملا، غنچوں کو تبسم، پھولوں کو سوغات تکلم۔ اور آبشاروں کو نغمہ وترنم ملا، چاند کو چاندنی، سورج کو کرن ملی تو لہروں کو بے قراری اور موجوں کو بانکپن ملا، المختصر زندگی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا عطیہ ہے اور بندگی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا صدقہ ہے۔ اور قدرت کا یہ قاعدہ ہے کہ کسی کے احسان کا بدلہ یا جواب احسان ہی کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے جیسا کہ سورہ رحمٰن کی آیت (۶۰) میں فرمایا "هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ"

یعنی نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔ رب تعالیٰ کا احسان حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا احسان کائنات پر ہے اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سارے عالم کے محسن ہیں۔ کیوں کہ تقسیم نعمت کے بارے میں ارشاد نبوی ہے "وَ اللّٰہُ یُعْطِیْ وَاِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ" یعنے اللہ (نعمت) عطا فرماتا ہے اور بے شک میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں۔ گویا خدا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرماتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدائی کو عطا فرماتے ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف خدا کے محتاج تو ساری خدائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محتاج ہوی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر خدا کے سوا کسی کا احسان نہیں۔ اگرچہ احسان کا بدلہ احسان ہی کیے ذریعہ ادا کیا جاسکتا ہے لیکن ہماری بھلا کیا بساط ہو سکتی ہے کہ ہم خدا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کسی احسان کا بدلہ چکا سکیں۔ ہم نہ شان رسالت سے کماحقہ آشنا ہیں اور نہ ہی اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ البتہ اظہار تشکر کر سکتے ہیں وہ اس طرح کہ معطی کا شکر اور عطا شدہ نعمت کا ذکر جتنا زیادہ ہو ہر آن ہر لمحہ کرتے رہیں سورۂ احزاب کی آیت "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" میں اسی مقصد کی تکمیل کا قرینہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس لئے جذبہ تشکر کی سرشاری کے ساتھ ساتھ اعتراف عجز کرتے ہوئے ہم درود شریف پڑھتے ہیں "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ" یعنے اے مولائے کریم! تو ہی اپنے محبوب کی شان کو اور قدر و منزلت کو صحیح طور پر جانتا ہے اس لئے تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر درود بھیج جو آپ کی شان کے شایاں ہو۔ یہی وہ راز ہے کہ حق تعالیٰ تو مومنوں کو "صَلُّوْا اور سَلِّمُوْا" کا حکم فرماتا ہے یعنی درود اور سلام بھیجو تو مومن خود خداوند قدوس سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عرض کرتے ہیں یعنی اے اللہ! تو ہی درود بھیج کیوں کہ تیرے حبیب کے شایان شان درود ہم سے کہاں ادا ہو سکتا ہے اسلئے کہ آپ کی رفعتِ شان سے تو وہی مخولی واقف ہے لہذا تو ہی اپنے حبیب کے موافق درود بھیج۔

صفی اللہ سے حبیب اللہ کی تعظیم زیادہ

اپنے صفی حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ میرے صفی کو سجدہ تعظیم کرو لیکن سجدہٗ تعظیم کی یہ تکریم صرف اسی ایک وقت کے لئے خاص تھی۔ صفی اللہ کو ہمیشہ کے لئے سجدہ کرتے رہنے کا فرشتوں کو حکم نہیں فرمایا گیا تھا۔ لیکن جب اپنے حبیب کی تعظیم و تکریم کی بات آئی تو صرف کسی خاص وقت یا ساعت کے لئے اسے مختص یا محدود نہیں فرمایا گیا بلکہ اس کو دائمیت عطا فرمادی ۔چنانچہ علمائے حق فرماتے ہیں کہ سورۂ احزاب میں "یُصَلُّوْنَ" فعل مضارع کا صیغہ ہے جو ہمیشگی واستمرار یعنی بلاوقفہ مسلسل جاری رہنے پر دلالت کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اللہ عزوجل ہمیشہ ہردم' ہر گھڑی اور ہر لمحہ صلوٰۃ (درود) کے ذریعہ اپنے محبوب پر جس طرح لگاتار اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اسی طرح اسکے تمام فرشتے بھی ہمیشہ صلوٰۃ (درود) کے ذریعہ تعریف و توصیف نبوی میں مسلسل رطب اللسان اور لگاتا مصروف دعا رہتے ہیں۔

تخلیق کائنات سے قبل بھی درود

رب العزت کی ذات مطلق اور اس کی جملہ صفات سب کے سب ازلی اور دائمی ہیں جو کائنات کی تخلیق سے قبل جس طرح موجود تھیں آج بھی اسی طرح قائم ہیں اور دنیا و مافیھا کے فنا ہو جانے کے بعد بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ویسے ہی باقی رہیں گی۔ جس سے یہ حقیقت خود بخود روشن ہو جاتی ہے کہ بموجب قرآن اپنے حبیب پر درود بھیجنا جب اللہ تعالی کی شان ٹھہری تو یہ شان ایزدی بھی ازلی' ابدی' اور دائمی ہے۔ یعنی رب تبارک و تعالی تخلیق کائنات سے قبل بھی اپنے حبیب پر درود بھیجتا رہا ہے اور آج بھی درود بھیجتا ہے اور آیندہ اس وقت جب کہ ارشاد حقانی "کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ" کے بموجب اس پر سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ تو بھی پروردگار درود بھیجتا رہیگا۔ گویا بالفاظ دیگر خدا کا ذکر کرنے والی ہر مخلوق فنا ہو جائیگی لیکن ذات کردگار جس طرح ہمیشہ باقی رہے گی اس کے حبیب پر اس کے درود کا سلسلہ بھی اسکے ساتھ ہمیشہ باقی رہیگا۔

درود میں وحدہٗ لاشریک بھی شریک

قرآن مجید میں جابجا رب العزت نے عبادت کا مومنوں کو حکم دیتے ہوئے کہیں فرمایا تم نماز پڑھو یا زکوٰۃ ادا کرو یا روزے رکھو یا حج کا فریضہ ادا کرو وغیرہ لیکن کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ سب یہ کام ہم بھی کرتے ہیں اسلئے تم بھی کرو۔ لیکن جب اپنے محبوب پر درود بھیجنے کی بات آئی تو فرمایا کہ میں اور میرے فرشتے میرے حبیب پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو ! تم بھی میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باگاہ اقدس میں درود و سلام کے نذرانے پیش کیا کرو۔ گویا صرف درود شریف ہی کو یہ شرف خصوصیت و استثناء حاصل ہے کہ درود میں ہمارے ساتھ سارے ملائکہ ہی نہیں بلکہ خدائے وحدہ لاشریک بھی شریک ہے۔ جس کے لئے ہم اپنی قسمت کی یاوری پر جتنا بھی شاداں اپنے نصیب کی بلندی پر جتنا بھی فرحاں اور اپنے بخت کی ارجمندی پر جتنا بھی نازاں ہوں کم ہے۔

حضور ہمارے درود سے بے نیاز

جس طرح اللہ رب العزت کی ذات کردگار ہماری عبادات کی محتاج نہیں اسی طرح اس کے حبیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات بھی ہمارے درود کی محتاج نہیں۔ البتہ خداوند قدوس کی عبادت اور اس کے محبوب پر درود بھیجنے کے ہم محتاج ہیں تاکہ مقصد تخلیق یعنی بندگی کے تقاضوں کی تکمیل ہو اور ساتھ ساتھ اس کے محبوب سے ہمیں خاص نسبت و وابستگی حاصل ہو جانے کی بدولت روحانی ترقی نصیب ہو۔

خداوند قدوس کے جلال و عظمت اور علوء شان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ "غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ" یعنی سارے جہاں سے مستغنی اور بے نیاز ہے لیکن اس کے باوجود فرمایا کہ میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ (درود) بھیجتا رہتا ہوں' نیز تمام فرشتے بھی میرے مقرب ہونے اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کے باوجود میرے محبوب پر درود بھیجتے رہتے ہیں'

لہٰذا اے مومنو ! تم پر تو میرے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت ہی زیادہ حق ہے کہ آپ پر ہر وقت اور ہر جگہ صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہا کرو۔ کیوں کہ آپ ہی کے وسیلہ سے تمھیں ایمان ملا، قرآن ملا، عرفان ملا، احسان ملا بلکہ رحمٰن بھی ملا۔ نیز تم ان کی شفاعت کے زیادہ محتاج ہو۔ صلوٰۃ و سلام کا عرض کرنا نہ صرف ہر حاجت روائی کا ذریعہ ہے بلکہ حصول شفاعت کا وسیلہ بھی ہے۔ عارف رومی علیہ الرحمہ نے اپنی مثنوی میں اسی جانب اشارہ کیا ہے ؎

چونکہ ذاتش بود محتاجٌ اِلَیہ

زیں سبب فرمود حق صَلُّوا عَلَیہ

یعنی چونکہ ہمارے لئے قضاء حاجات دینی و دنیوی دونوں میں ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "محتاج الیہ" ٹھہری اسی لئے آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیتے ہوئے مولیٰ تعالیٰ نے "صَلُّوْا عَلَیْہِ" فرمایا۔ دراصل ساری کائنات تمام امور میں بلکہ خود اپنے وجود میں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محتاج ہے کہ خلقت میں اولیت کا شرف صرف اور صرف آپ ہی کے نور کو حاصل ہے جس کا ثبوت "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" کا ارشاد نبوی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ لہٰذا دنیا ہو کہ دین کوئی چیز آستانہ مصطفٰی تک رسائی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ المختصر ہمارا درود عرض کرنا مصطفٰی رسائی کا وسیلہ ہے اور آپ تک رسائی خود حق رسائی کا وسیلہ ہے۔ علامہ حلیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "شعب الایمان" میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا مقصد تقرب الی اللہ یعنی بارگاہ ایزدی میں قرب حاصل کرنا ہے۔ اسی وسیلۂ عظمیٰ کے بارے میں ڈاکٹر اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

بمصطفٰی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

یعنی دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھام لو کہ اسی کی بدولت دین کی ساری برکتیں نصیب ہو جاتی ہیں ورنہ ذاتِ رسالت مآب کی رحمت سے محرومی تو ساری کی ساری بو.لہبی ہے۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور پر درود بھیجنے کا فائدہ خود اسی کی طرف پلٹتا ہے جو آپ پر درود بھیجتا ہے کیوں کہ اس سے عقیدے کی وضاحت' نیت کا خلوص' محبت کا اظہار اور واسطہ کریمہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت واحترام کا ثبوت ملتا ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

درود کا حکم صرف ایمان والوں کیلئے ہے

سورۂ احزاب کی آیت مذکورہ میں "صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْماً" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم صرف اور صرف ایمان والوں کو دیا گیا ہے جس کا ثبوت اس آیت شریفہ کے شروع میں "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" کے خطاب الٰہی سے ملتا ہے۔ اس واضح اور صریح حکم الٰہی کے بعد کوئی درود وسلام پڑھنے سے انکار یا اعتراض کرے تو پھر اس کا مومن ہونے کا دعویٰ ہی درست نہیں ہوگا۔ کیون کہ ارشاد ربانی سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جو ایمان والا ہے وہ درود وسلام پڑھنے سے رکتا نہیں گویا درود وسلام پڑھنا ہی ایک ایماندار کی علامتِ شناخت ہے۔

درود سے گناہوں کی مغفرت

دنیا میں وہ کونسا بندہ ہوگا جو بارگاہ ایزدی میں اپنے گناہوں کی مغفرت اور توبہ کی قبولیت کا طلبگار نہ ہو' لیکن اس مقصد کے لئے سورۂ نساء کی آیت ۶۴ میں خود خداوند تعالی نے تین شرطیں مقرر فرمائی ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔ "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْماً"

(یعنی : اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر اے محبوب ! وہ تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی شفاعت فرمائیں تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔")

جس کے بموجب مغفرت اور قبولیت توبہ کے لئے حق تعالیٰ کی مقرر کردہ یہ تین شرطیں ہوئیں۔ پہلی شرط تو خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری' دوسری شرط بارگا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میں اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور تیسری شرط حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے اس شخص کے لئے شفاعت مغفرت فرمانا۔ ان تینوں میں سے کوئی بھی شرط رہ جائے تو قبول توبہ و حصول بخشش کی امید نہیں ۔ گویا خدائے تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بارگاہ کا وکیل و مختار عام بنادیا ہے کہ جس طرح ایک دنیاوی مجرم کے لئے وکیل کے بغیر دنیاوی عدالت میں پوچھ اور رسائی نہیں' بلا تشبیہ و تمثیل ایک رب کے گنہ گار کو خود رب کا حکم ہو رہا ہے کہ تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جا کیوں کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے بغیر میری عدالت الٰہیہ میں بھی تیری کچھ شنوائی نہیں۔

رحمت نہ کس طرح ہو گنہ گار کی طرف
رحمان خود ہے میرے طرف دار کی طرف

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ کوئی سائل کسی دروازے پر مانگتے وقت گھر کے مالک اور اس کی اہل و عیال کی خیر مانگتے ہوئے دعا دیتا ہے کہ مالک کا گھر آباد رہے' بچے سلامت اور اہل خانہ شاد رہیں' جس سے مالک سمجھتا ہے کہ یہ تہذیب والا بھکاری معلوم ہوتا ہے جو مانگنے کا قرینہ جانتا ہے اس لئے متاثر ہو کر سائل بہ انعام ہو جاتا ہے "صَلُّوْا عَلَيْهِ" کے حکم الٰہی میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اے مومنو ! جب ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہماری ذات احد و صمد تو اولاد سے بالکل پاک و منزہ ہے۔ مگر ہاں ہمارا ایک حبیب ہے "محمد رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لہذا اس کی اور اس کے اہل بیت واصحاب کی خیر مانگتے ہوئے اور ان کو دعائیں دیتے ہوئے ہماری بارگاہ میں آؤ تو پھر ہماری جن رحمتوں کی ان پر ہمیشہ بارش ہوا کرتی ہے ان ہی کے صدقہ میں اسی رحمت کا ایک چھینٹا تم پر بھی ڈال دیا جائے گا۔ اور اس طرح تمھارا بھلا ہو جائے گا۔ اور تمھارے دامن سیاہ سے گناہوں کی سیاہی محو کر دی جائے گی اور تمھیں بخشش و مغفرت کے انعام سے نواز دیا جائے گا۔

کونسا درود شریف پڑھا جائے

یوں تو صلوٰۃ و سلام کا کوئی صیغہ خاص، عام طور پر مقرر نہیں ہے۔ ہر وہ درود شریف پڑھا جا سکتا ہے جس میں صلوٰۃ و سلام کے الفاظ موجود ہوں تو حق تعالےٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ اگر اس درود شریف میں صَلوٰۃ کا لفظ ہو تو اس کے پڑھنے سے صَلُّوْا عَلَیْہِ کے حکم کی تعمیل تو ہو جائے گی لیکن "سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" کے حکم پر عمل نہ ہو گا۔ اس لئے امام نووی شارح مسلم شریف نے اپنی کتاب اذکار میں لکھا ہے کہ سلام کے بغیر صلوٰۃ کا پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں تحریر فرمایا ہے۔

(۱) صحیح مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ جب سورۂ احزاب کی آیت "اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ" آخر تک نازل ہوئی جس میں ایمان والوں کو درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو صحابہ کرام نے عرض کیا "ہم نے بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنا (یعنی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنا) تو جان لیا ہے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صَلوٰۃ (یعنی درود شریف) کس طرح عرض کریں" تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت صرف درود ابراھیمی کی تعلیم دی۔ سلام کی تعلیم نہیں دی۔ کیوں کہ صحابہ کرام نے

عرض کیا تھا کہ ہم نے سلام عرض کرنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو نماز کے دوران اَلتَّحِیَّات میں عرض کر دیا کرتے ہیں۔اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

درود ابراہیمی کے الفاظ جو نماز کے قعدۂ اخری میں ادا کیئے جاتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"(ترجمہ :اے اللہ !اپنی رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام کی آل پر' بے شک تو ہی لائق تعریف اور بزرگ ہے۔اے اللہ ! برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام کی آل پر' بے شک تو ہی لائق تعریف اور بزرگ ہے)

(۲)　دوسری حدیث شریف میں ہے کہ درود ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا۔

"وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ "(مسلم بحاشیہ نووی) یعنی اور سلام "جیسا کہ تم نے جان لیا ہے" اسکے بعد مزید دو حدیثیں بھی درج ہیں۔

(۳)　تیسری حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود ابراہیمی کے بعد فرمایا"ثُمَّ تُسَلِّمُوْ اعَلَيَّ" یعنی پھر تم مجھ پر سلام کہو۔

(۴) چوتھی حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود شریف کے آخر میں سکھایا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" یعنے اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکات ہوں۔

مذکورہ بالا چار حدیثوں سے واضح ہو گیا کہ درود شریف کے ساتھ جو سلام عرض کیا جائے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے عین مطابق خطاب اور نداء "اَيُّهَا" کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور قائم کر کے عرض کیا جائے اور "سَلِّمُوْا" کے ساتھ "تَسْلِيْمًا" کا ارشاد فرمایا جانا اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سلام کرنے کا حق نداء و خطاب کی صورت میں ہی ادا ہو سکتا ہے۔ دراصل درود ابراہیمی صرف نماز ہی میں پڑھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی۔ کیونکہ اس درود ابراہیمی سے قبل التحیات میں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِیُّ" کے الفاظ کے ذریعہ سلام عرض کرنے کی تکمیل کی جاچکی ہے۔ اور اس طرح درود سلام دونوں نماز میں جمع ہو چکے ہیں۔

لہذا نماز سے باہر دورد شریف پڑھیں تو اس میں سلام کا ذکر بھی ضرور آنا چاہئے ورنہ صرف "صَلُّوْا" کے حکم الٰہی کی تعمیل تو ہو گی "وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" کے حکم پر عمل نہ ہو گا۔ نماز کے باہر درود ابراہیم پڑھنا چاہیں تو اس کے آخر میں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" کا اور "اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" سے قبل "فِی الْعَالَمِيْنَ" کا اضافہ کرلیں تو یہ "صَلٰوةِ تَامَّه" ہو جائے گی۔ اور یہ بھی ارشاد نبوی ہے کہ جب مجھ پر سلام کہو تو مرسلیں عظام اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر بھی کہو لہذا بہتر ہو گا کہ "صَلٰوةِ تَامَّه" کے بعد یہ آیت قرآنی بھی پڑھ لیں۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعٰلَمِیْنَ (صافات ۱۸۱) (ترجمہ : تمہارا رب عزت والا رب ان کی باتوں سے پاک ہے اور رسولوں پر سلام ہے اور ساری تعریف اللہ کیلئے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے)

احادیث شریفہ میں حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف الفاظ میں متعدد درودو سلام کے صیغے مروی ہیں۔ امام شیخ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ" میں کوئی چالیس درود شریف کے صیغے لکھے ہیں۔لہذا مختلف الفاظ اور کلمات پر مبنی درودو سلام کے صیغوں کا صرف درود ابراہیمی کے الفاظ پرانحصار نہیں ہے۔

صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین، اولیاء کاملین وغیر ہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مختلف درودو سلام کے جو صیغے مستند کتابوں میں درج ہیں وہ سب شریعت مطہرہ یعنی قرآن حکیم وحدیث نبوی کے عین مطابق اور ارشاد الٰہی کی تعمیل کے لئے کافی ہیں۔

ان بزرگان دین سے منسوب درودو سلام یا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب یا بیداری میں زیارت کے وقت ارشاد فرمائے ہیں یا ان صاحب کمال بزرگوں نے قلبی ذوق وشوق یا الہامی ترغیب و توفیق سے درودو سلام کے کلمات تالیف کئے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں بوقت زیارت پیش کئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکمال مسرت انھیں پسند فرمایا۔

مثال کے طور پر حضرت امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء، امام زین العابدین اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے مرتبہ درود شریف الگ الگ ہیں۔ان کے علاوہ امام حسن بصری، امام شافعی، غوث اعظم، شیخ شہاب الدین سہروردی، سید احمد رفاعی، شیخ اکبر ابن عربی، امام غزالی، امام رازی، سید عبد الغنی نابلسی رضی اللہ عنہم کے

درود و سلام بالفاظ دیگر مستند کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ اب تک درود شریف کے مختلف صیغوں پر مشتمل بزرگان دین کے متعدد مجموعوں کے تراجم کرنے کی سعادت اس فقیر کو حاصل ہوی ان میں حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصنفہ ''بشائر الخیرات'' نیز ''اوراد قادریہ'' حصہ اول تا سوم اور حضرت محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ کی مرتبہ ''دلائل الخیرات'' شائع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

دوسرا باب

فضائل درود شریف احادیث کی روشنی میں

اس باب میں دو حصے ہیں :-

۱۔ پہلے حصہ میں وہ احادیث مبارکہ ہیں جن میں درود شریف پڑھنے کے فیوض وبرکات بیان فرمائے گئے ہیں۔

۲۔ دوسرے حصہ میں وہ احادیث مبارکہ ہیں جن میں درود شریف نہ پڑھنے پر وعید' تنبیہ' محرومی اور بدبختی کا تذکرہ ہے۔

پہلا حصہ

درود شریف پڑھنے کی بدولت دنیاودین میں حاصل ہونے والے فیوض وبرکات کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

۱) **اللہ کا دس بار درود** "جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود (رحمت) نازل فرمائیگا" (صحیح مسلم)

۲) **دس خطائیں محو دس درجے بلند** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ : "جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اس پر اللہ عزوجل دس درود (رحمتیں) نازل فرمائیگا۔ اور اسکی دس خطائیں مٹادے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا" (نسائی)

۳) **دس بار اللہ کا درود و سلام** ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے : "میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر ایک بار درود بھیجے تو اس پر میں دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں

جو کوئی آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا اس پر میں دس بار سلام بھیجوں گا" (نسائی۔دارمی)

۴) **ہزار بار نگاہِ الٰہی** ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: "جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس بار درود شریف بھیجتا ہے اس پر حق تعالیٰ سو بار بارانِ رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اس کو اللہ جل شانہ ہزار بار نگاہ محبت سے دیکھتا ہے۔اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلم قدرت سے تحریر فرما دیتا ہے کہ دو سخت بُری چیزوں سے تیری حفاظت ہو گئی ایک تو نفاق سے تو چھٹکارا پا گیا' دوسری آتش جہنم سے تیری نجات ہو گئی اور بروز قیامت جنت میں تیری سکونت شہداء کے ساتھ ہو گی" (فضائل درود شریف)

۵) **(۸۰) برس کے گناہ معاف** ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: "جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور قبول ہو جائے تو اللہ اس کے (۸۰) برس کے گناہ محو فرما دیگا"۔ (در مختار)

۶) **درود پڑھنے والے کے جسم پر آگ حرام**: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجتا ہے۔جو مجھ پر دس بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو بار رحمت بھیجتا ہے۔جو مجھ پر سو بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار رحمت بھیجتا ہے۔جو مجھ پر ہزار بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر آگ کو حرام کر دے گا۔دنیاوی زندگی اور آخرت میں نیز قبر کے اندر سوال کے وقت اس کو ثابت قدم رکھے گا" (دلائل الخیرات)

۷) **قیامت میں رسول سے زیادہ قریب** ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: "قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا" (ترمذی)

۸) **سایہ عرش کے نیچے** ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: "مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے والا قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہو گا"۔ (افضل الصلوۃ)

۹) فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک درود و سلام پہنچاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مجھ پر درود بھیجا کرو، تم جس جگہ بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے"۔ (نسائی)

۱۰) یہ بھی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ ایک فرشتہ میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ تم سے جو بھی سچے دل سے مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ کہے گا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے"

۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "اللہ تعالی کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو زمین میں سیر و سیاحت کرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں" (نسائی-دارمی)

۱۲) نیز فرمایا "جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالی میری روح لوٹا دیتا ہے (یعنی اس کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے) اور میں سلام کا جواب دیتا ہوں" (افضل الصلوٰۃ)

۱۳) عرض کیا گیا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ فرمائے جو درود پڑھنے والے یہاں موجود نہیں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا ارشاد ہے تو فرمایا "محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے" (دلائل الخیرات)

۱۴) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "اللہ تعالی نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب میرا وصال ہو گا تو وہ مجھے ہر ایک درود پڑھنے والے کا درود سنائے گا۔ حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہو گی اور ساری دنیا کو میرے روضہ اقدس میں کر دے گا۔ اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا رہوں گا اور ان کی آوازیں سن لونگا اور جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس ایک درود کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرمائیگا" (درۃ الناصحین)

۱۵) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "مجھ پر جمعہ کے دن درود کی کثرت کرو کیوں کہ یہ یوم مشہود ہے۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پڑھے اسکی آواز مجھ تک پہنچ

جاتی ہے وہ بندہ جہاں بھی ہو"۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک درود پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا "ہاں وصال کے بعد بھی میں سنوں گا کیوں کہ اللہ تعالی نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے مبارک جسموں کو زمین پر حرام فرمادیا ہے" (یعنی وہ ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں) (جلاء الافہام)

۱۶) **سارا وقت درود پڑھنے سے مغفرت** : ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حضور پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں' ارشاد فرمایئے کہ میں کس قدر پڑھا کروں" فرمایا "جتنا دل چاہے" میں نے عرض کی "کیا وقت کا چوتھائی حصہ؟ فرمایا "جتنا تیرا جی چاہے' اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے" میں نے عرض کی "نصف وقت" فرمایا "جتنا تیرا جی چاہے' اگر اور زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے" میں نے عرض کی "دو تہائی وقت" فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ اگر اور زیادہ کرے تو افضل ہے" میں نے عرض کی' میں اپنا سارا وقت درود پڑھتا رہوں گا تو فرمایا "تب یہ درود شریف تیرے رنج والم کو دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (ترمذی۔ مشکوۃ)

۱۷) کسی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایئے کہ آپ پر درود پاک ہی کو وظیفہ بنالوں تو کیسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگر تو ایسا کرے تو رب العزت دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کیلئے کافی ہے۔" (قول البدیع)

۱۸) **حمد و درود کے بعد دعا مقبول** :- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے جب میں (نماز پڑھ کر) بیٹھا تو خدا تعالی کی حمد سے ابتداء کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو حضور نے فرمایا' مانگ لے دیا جائے گا۔ (ترمذی)

ایسی ہی ایک حدیث شریف ابوداؤد اور نسائی میں بھی ہے جس سے دعا کا طریقہ

معلوم ہوا کہ پہلے خدا کی حمد و ثناء کی جائے پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے تب دعا مانگی جائے تو قبول ہو گی۔

۱۹) **درود سے مشکل کشائی و حاجت بر آری:** حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ "جب کوئی مشکل تمھیں پیش آئے یا تمھاری کوئی حاجت بر نہ آئے تو مجھ پر درود پڑھنے کی کثرت کرو کیونکہ صلوٰت' مشکلات' تفکرات' اور پریشانیوں کو دفع کرتے ہیں' حاجتیں پورے ہونے کی کنجی اور رزق کی کثرت کا وسیلہ ہیں" (فضائل درود شریف)

۲۰) **باآواز بلند درود کی شہادت قیامت میں:** جس نے مجھ پر باآواز بلند درود پڑھا بروز قیامت اسکے درود کی شہادت ہر چیز دے گی حتی کہ حجر' شجر' کنکریاں اور ہر خشک و تر شئے شہادت درود ادا کرنے میں صدا بلند کرینگے۔" (فضائل درود شریف)

۲۱) **ہمیشہ فرشتوں کا درود:** "مجھ پر درود شریف کا پڑھنا' نقل کرنا یا لکھنا سب درود شریف بھیجنے کی تعریف میں آتا ہے۔ اگر کوئی شخص درود شریف کتاب میں لکھے تو جب تک وہ درود شریف اس کتاب میں باقی رہے گا فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے"

(زاد السعید۔ طبرانی)

۲۲) **سونے کے قلم سے چاندی کے کاغذ پر شمار:** حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب کوئی قوم یا جماعت مجھ پر درود شریف پڑھنے کے لئے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت انکے سروں پر آسمانوں کی بلندی تک چھا جاتی ہے' انکے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذات ہوتے ہیں اور درود شریف کے اعداد و شمار لکھے جاتے ہیں اور فرشتے تحریر کرنے کے دوران بولتے جاتے ہیں "زِیْدُوْا زَادَکُمُ اللّٰہُ" یعنی اور زیادہ پڑھو اللہ تعالی تمھارے ثواب کو اور زیادہ فرمائے گا۔" (فضائل درود شریف)

۲۳) **تین دن تک گناہ لکھے نہیں جاتے:** حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اس قدر فنا نہیں کر سکتا

اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے اور مجھ سے محبت کرنا راہ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔ اور مجھ پر از روئے محبت و شوق جو ایک بار درود بھیجے تو اللہ جل شانہ کراماً اور کاتبین دونوں فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامۂ اعمال میں گناہ نہ لکھے جائیں۔ (فضائل درود شریف)

۲۴) **پل صراط پر درود سہارا:** حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ " میں نے گزشتہ رات ایک عجیب معاملہ دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے بڑی تکلیف کی حالت میں گزر رہا ہے۔ کبھی لڑکھڑاتا ہے۔ پھر گھٹنوں کے بل چلتا ہے۔ پھر اپنی سرین پر گھسیٹ گھسیٹ کر راستہ طے کرتا ہے۔ پھر گر پڑتا ہے۔ پھر کچھ سہارا تلاش کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے' اتنے میں وہ درود شریف جو اس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجے تھے' آتے ہیں اور اس کے ہاتھ کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور بڑی آسانی سے وہ کٹھن مرحلہ طے ہو جاتا ہے" (قول البدیع۔ سعادۃ الدین)

۲۵) **پل صراط پر نور:** رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھ پر درود پڑھنے والے کیلئے پل صراط کے اندھیرے میں تمھارے لئے ایک نور ہو گا۔ اور جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے تو اسے چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھے"

(سعادۃ الدارین)

۲۶) مجھ پر پڑھا ہوا ہر درود جنت میں داخلہ کے وقت درود پڑھنے والے کیلئے نور بن کر آئے گا جو قیامت کے دن پل صراط پر پانچ سو سال کی مسافت تک پھیلا ہوا ہو گا۔ ہر درود کے بدلے جنت کا ایک محل عطا فرمادیا جائے گا۔" (دلائل الخیرات)

۲۷) **درود راہ جنت کا رہنما:** حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے امتیو! مجھ پر درود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروز محشر تمھارے اعمال رائیگاں ہو جانے کا اندیشہ ہے' کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور نیتوں میں نقص کا امکان ہے مگر

مجھ پر بھیجے ہوئے درود کی حفاظت کا میں خود ہی ضامن ہوں۔اے میرے امتیو! قیامت کے دن تمھارے پاس اعمال کے چاہے کتنے ہی ڈھیر ہوں اگر ان اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے درود شامل نہ ہوں تو گویا اللہ پاک تمھیں جنت جانے کی اجازت بھی دے گا مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے۔کیوں کہ مجھ پر درود راہ جنت کا رہنما ہے" (فضائل درود شریف)

۲۸) **ہونٹ پر دو فرشتے درود کا حساب رکھتے ہیں:-** ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ' ایک بائیں طرف ' ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔

جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو اللہ جل شانہ، تمہاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اتر آتے ہو تو وہ تمھیں ذلیل و خوار کرتا ہے۔مزید برآں دو فرشتے تمھارے ہونٹوں پر متعین ہیں جو صرف مجھ پر تمھارے درودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں۔پھر ایک فرشتہ تمھارے منہ پر دربانی کرتا ہے کہ کہیں نیند اور تمھاری حالتِ بے خبری میں کوئی نقصان دہ چیز داخل نہ ہونے پائے اور دو فرشتے تمھاری آنکھوں پر ہیں' پس یہ سب دس فرشتے ہوئے جو ہر شخص کے ساتھ ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔" (تفسیر قرطبی سورہ رعد)

بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے گئے درود کی حفاظت اور گنتی کیلئے ہر ہر شخص کے ہونٹوں پر دو دو فرشتوں کا قائم کیا جانا خود درود شریف کی فضیلت اور حب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کی روشن دلیل ہے۔

۲۹) **چاروں مقرب فرشتوں کی درود پڑھنے والوں پر عنایت:** حضور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "ایک بار چاروں مقرب فرشتے جبرئیل' میکائیل' اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام میرے پاس آئے۔سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام کہنے لگے کہ یارسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! جو بھی شخص آپ پر روزانہ دس بار درود بھیجے گا محشر میں اٹھنے کے وقت میں خود اس کا ہاتھ پکڑ کر کوندتی ہوئی بجلی کی طرح قیامت کے راستہ سے گزر جاؤں گا۔

اس کے بعد میکائیل علیہ السلام بول پڑے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں اس شخص کو آپ کے حوض کوثر و تسنیم سے پانی پلا پلا کر سیراب کرونگا۔

پھر اسرافیل علیہ السلام پکار اٹھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ایسے شخص کی مغفرت کے واسطے میں خدا کے آگے سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو اپنے سر کو اٹھانے کا نام نہ لوں گا۔

آخر میں عزرائیل علیہ السلام نے وعدہ فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ایسے شخص کی روح کو میں اس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی روحوں کو قبض کرتا ہوں" (فضائل درود شریف)

لہذا کوئی اگر قیامت میں جبرئیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بجلی کی طرح پل صراط پر سے گزرنے' میکائیل علیہ السلام کے ہاتھوں شربت کوثر سے سیراب ہونے' اسرافیل علیہ السلام کے سجدے کے وسیلے سے بخشش طلب کرنے اور عزرائیل علیہ السلام کے ہاتھوں نبیوں جیسی جان کے قبض کئے جانے کا آرزو مند ہو تو وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنالے۔

(۳۰) **شیر خوار بچے کا درود** : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ "تم اپنے بچوں کو رونے پر ایک سال تک مت مارا کرو کیوں کہ یہ نومولود بچہ یا بچی کا رونا چار ماہ تک ذکر لا الہ الا اللہ ہوتا ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہوتا ہے اور آخر کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کیلئے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے" (فضائل درود شریف)

(۳۱) **درود سے بعد موت مغفرت** : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے تو خالق کائنات اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے لئے مغفرت طلب کریں" (فضائل درود شریف)

(۳۲) **درود کا ثواب چار سو حج کے برابر** : حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے اسلام لانے کے بعد حج بیت اللہ ادا کیا اور بعد حج غزوہ میں شرکت کی تو اللہ تعالیٰ اس غزوہ کا ثواب چار سو بار حج خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے" یہ سن کر بعض ضعیف اور عمر رسیدہ صحابہ کے دلوں میں یہ رنج ہونے لگا کہ ہم لوگ تو اس عظیم کار ثواب سے محروم رہ گئے۔

ارحم الراحمین نے عاشقان رسول کی تسکین کے لئے جبرئیل علیہ السلام کو اس خوشخبری کے ساتھ فوراً محبوب کے پاس بھیجا اور جبرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر محبت و عظمت کے جذبہ سے ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ پاک اس ایک درود کے ثواب کو ایسے چار غزوؤں کے ثواب کے برابر کر دیگا جن غزوؤں کا ہر غزوہ چار سو بار حج بیت الحرام کا ثواب رکھتا ہوگا۔ (قول البدیع)

(۳۳) **درود میں ندرت رسول سے قربت** : ایک بار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ مسجد شریف میں تشریف فرما تھے ایک دیہاتی شخص داخل ہوا اور ایک انوکھا سلام کیا جسے سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میری نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزت و حرمت والی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو اپنے ساتھ لگا کر اتنا قریب کیوں بٹھایا؟ اس میں کیا راز و حکمت ہے۔

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھے جبرئیل علیہ السلام نے آکر خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایک ایسا درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا تھا وہ اس طرح ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ" (ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روز جزا (قیامت) تک

سب اگلوں میں اور پچھلوں میں اور آسمان کے فرشتوں میں درود بھیج) (فضائل درود شریف)

(۳۴) دوسری روایت میں ہے کہ "میرا یہ امتی مجھ پر ہمیشہ یہ درود پڑھتا ہے۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ" (ترجمہ: اے اللہ! محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو ایسا درود بھیج جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تو پسند کرتا ہے اور راضی ہے) (سعادۃ الدارین)

(۳۵) **موسیٰ علیہ السلام کو درود کا حکم** : حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر وحی آئی کہ موسیٰ ! کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنی تیری باتیں تیری زبان سے قریب ہیں اور جتنی تیری روح کو تیرے جسم سے نزدیکی ہے۔ اور جتنی تیری بینائی کو تیری آنکھوں سے قربت ہے اور کیا تیری تمنا ہے کہ بروز محشر تجھے پیاس نہ ستائے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے خوشی کے اچھل پڑے اور جواب دیا کہ جی ہاں مجھے ان نعمتوں کی بے حد خواہش ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اگر واقعی ایسا ہی ہے تو میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو کثرت سے درود پڑھنے کی عادت پیدا کر (فضائل درود شریف)

(۳۶) **درود کے بغیر ضرب کلیم بے اثر** : جب موسیٰ علیہ السلام قبطیوں کی شدت و سختی سے تنگ آکر بحکم خدا اپنی قوم بنی اسرائیل کے لئے رات کو مصر سے نکل پڑے۔ صبح سویرے ایک بڑے دریا کے کنارے آپہنچے جسے پار کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ یہودی قوم اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بے ادبی سے پیش آتے ہوئے کہنے لگی اے موسیٰ ! تم ہم سب کو مصر سے کیوں بھگا لائے۔ وہاں تو قبطیوں کی غلامی میں کم سے کم زندہ رہنے کی مہلت مل جاتی تھی۔ اب سامنے عظیم دریا ہے اور پیچھے فرعون کی فوجوں کی تلواریں آرہی ہیں۔ تم نے تو ہمیں موت سے قریب کر دیا۔ اے موسیٰ ! اپنے خدا سے کہو کہ جلد پار ہونے کا سامان پیدا کر دے ورنہ ہم مارے جانے سے پہلے تمھاری موت ہمارے ہاتھوں سے ہوگی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام دربار الٰہی میں ہاتھ پھیلائے یوں عرض گزار ہوئے کہ مولیٰ! اس مصیبت سے نجات دلا۔ فرمان الٰہی پہونچا کہ عصا (ہاتھ میں کی لکڑی) دریا کی سطح پر مارو تو

دریا میں راستہ نکل آئے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خوش ہو کر دریا میں اترے اور زور سے عصا کو پانی کی سطح پر مارا مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہوا۔ بنی اسرائیل کے سخت دباؤ ڈالنے پر اللہ کے کلیم نے بہت روتے اور گڑگڑاتے ہوئے پھر وہی درخواست اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کی۔ جواب ملا کہ تم اپنے عصا سے کام لو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کوشش کی جو سب بیکار ثابت ہوئی۔ دریا کے کنارے بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہ رب العزت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آ پہنچے اور پریشانی کا سبب پوچھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام کیفیت بیان کر دی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا- دنیا میں ہر کام وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے۔ تم پہلے "ضرب عصاء" کے طریقہ سے واقف ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم یوں ہے کہ رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلے تین بار درود شریف پڑھو پھر ضرب کلیمی سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب تم ضرور کامیاب رہو گے۔ چنانچہ آپ نے تین مرتبہ درود پڑھا اور عصاء سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی۔ رسول مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰت نے ضرب کلیمی کو ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا نے درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر وسیع راستے بنا دئے جس پر سے گزرتے ہوئے نبی اسرائیل کو قوم نے دریا پار کر لیا اور فرعون کی مصیبت سے نجات پائی۔ (الملاذ والاعتصام)

۷۳) **حضرت جبرئیل علیہ السلام کو درود پڑھنے کا حکم** : حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ اللہ جل شانہ ' نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس بے خبری کی حالت میں رکھا اور جب مجھے پکارا اے جبرئیل ! تو اس وقت مجھے پتہ چلا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے جواب میں کہا "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" یعنی جی حاضر اے اللہ ! بندہ خدمت میں حاضر ہے۔ حکم الٰہی ہوا "قَدِّسْنِيْ" میری پاکی و بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہو جا۔ چنانچہ میں رب و خالق اکبر کی قدوسیت کا ذکر دس ہزار برس تک کرتا رہا۔ پھر صدا آئی "مَجِّدْنِيْ" اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہ۔ چنانچہ میں دس ہزار برس تک عظمت الٰہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر ندا آئی "حَمِّدْنِيْ" میری حمد و ثناء کی تسبیح پڑھتا رہ۔ چنانچہ میں

نے دس ہزار برس تک تحمید الٰہی میں زندگی گزاری۔ اس کے بعد "ساق عرش" کے پردہ کو گرا کر مجھے دس ہزار برس تک اس پر نظر جمائے رہنے کا فرمان جاری ہوا۔ اس نظارہ کے دوران عرش اعظم کی ساق (پنڈلی) پر میں نے ایک سطر لکھی دیکھی "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" میں نے عرض کی اے خالق ذوالمنن! یہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون ہیں۔ جواب آیا کہ اے جبرئیل! اگر میرے ارادۂ قدرت میں' تخلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خلعت نصیب نہ ہوتی بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی اور نہ جہنم' نہ سورج ہوتا نہ چاند' نہ ثواب ہوتا نہ عتاب' اے جبرئیل! اس ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو دو عالم کی تخلیق کا باعث ہے تم صدقے جاؤ۔ اور درود شریف کا ہدیہ گزرانو۔ (فضائل درود شریف)

۳۸ درود کی برکت سے چوری کے الزام سے نجات : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک مالدار یہودی نے اسلام کو نیچا دکھانے کی نیت سے اپنے باغ میں کام کرنے والے ایک غریب مسلمان پر ایک اونٹ کی چوری کا الزام لگایا' حالانکہ وہ اونٹ حقیقت میں اسی مہاجر غریب مسلمان کا تھا۔ رئیس یہودی نے چار منافقوں کے ہاتھ کچھ رقم تھما کر جھوٹی گواہی دینے کے لئے آمادہ کر لیا۔ یہودی نے اس نادار مسلمان کو چوری کا جرم ثابت کرنے کے لئے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا اور چاروں منافقوں نے جھوٹی گواہی دی کہ اس اونٹ کا صحیح مالک یہ یہودی ہے ہم اس اونٹ کو اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت سے جانتے پہچانتے ہیں۔

صاحب علم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غریب مہاجر سے فرمایا کہ تم اپنی صفائی میں بیان دو اور شہادت پیش کرو کہ یہ تیرا اونٹ ہے اور تم نے چوری نہیں کی۔ غریب مہاجر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اپنی ساری دولت و جائیداد اور تمام اقرباء کو صرف آپ کی خاطر مکہ میں چھوڑا اور اپنے اسی اونٹ پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں۔ پیٹ بھرنے کیلئے اس یہودی کے پاس باغ میں کام کرتا ہوں۔ یہ میرا اونٹ ہے مگر

میرے پاس کسی قسم کا گواہ یا شہادت موجود نہیں ہے۔ بظاہر فیصلہ تو یہ تھا کہ اونٹ یہودی کے حوالے کر دیا جائے اور چوری کی سزا میں مہاجر مسلمان کے ہاتھ کاٹ دئے جائیں۔

رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اونٹ کو اپنے سامنے لا کر پوچھا کہ اے بے زبان اونٹ ! بتا تیرا سچا مالک کون ہے ؟

قدرت الٰہی اور معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کرشمہ یہ کہ اونٹ نے فصیح عربی زبان میں بولنا شروع کیا ”اَنَا لِهٰذَا الْمُسْلِمِ وَاِنَّ هٰؤُلَآءِ الشُّهُوْدِ لَكَاذِبُوْنَ“ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اس مسلمان کا ہوں اور مدعی یہودی اور سب کے سب گواہ بالکل جھوٹے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس یہودی کو نامراد لوٹا دیا اور اس غریب مہاجر مسلم کو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ ”تو کونسا عمل کرتا ہے مجھ سے کہہ کہ جس کی برکت سے اللہ پاک نے تیری سچائی کے اظہار کے خاطر بے زبان جانور کو زبان عطا فرمائی۔“

اس عاشقِ رسول نے روتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! مجھے پیٹ پالنے کے لئے دن بھر مزدوری سے فرصت نہیں ملتی۔ صرف رات کو تھوڑا سا وقت نصیب ہوتا ہے اور میں اس وقت تک سر کو تکیہ پر نہیں رکھتا جب تک آپ پر سو بار درود شریف ختم نہ کر لوں۔ یہی میرا عمل ہے اور یہی میری آخرت کا توشہ بھی ہے۔

حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ”تیرے اسی درود پڑھنے کے عمل کی برکتوں نے تجھے دنیا میں ذلت اور رسوائی سے بچا لیا اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے غضب و عذاب سے تو نجات پا گیا۔“ (فضائل درود شریف)

۳۹) **شہد کی مکھی کے درود سے شہد میں مٹھاس :** حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ اپنی مثنوی شریف میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسد مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی ، کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے مکھیوں کو جسد اطہر پر بیٹھنا اس لئے حرام کر رکھا تھا کہ وہ گندگی میں پلتے اور غلاظت میں گھرے رہتے

ہیں۔ مگر شہد کی مکھی دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر کبھی لباس پر اور کبھی جسم اقدس پر تصدق ہوتی تھی۔ ایک بار شہد کی مکھی حاضر خدمت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس سے دریافت فرمایا کہ اے مکھی یہ بتا کہ تو شہد کسطرح تیار کرتی ہے شہد کی مکھی نے عرض کی اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ہم مختلف باغوں، چمنوں اور گلشنوں میں پھرتے ہوئے چنبیلی، گلاب، جوہی وغیرہ ہر پھول کا رس چوستے ہیں اور اسے لا کر اپنے جتھے میں جمع کر دیتے ہیں تو وہی شہد بن جاتا ہے۔ یہ سن کر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا کہ ان پھولوں کا رس تو پھیکا اور کچھ کڑوا بھی ہوتا ہے لیکن شہد تو صرف میٹھا اور شیرین ہوتا ہے یہ بتا کہ ان پھیکے رسوں میں شیرینی کہاں سے آتی ہے ؟ تو شہد کی مکھی نے جواب دیا۔ عارف رومی کے شعر میں ۔

گفت چو خوانیم بر احمد درود

می شود شیریں و تلخی را ربود

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ہمارے منہ اور پیٹ میں شکر نہیں ہے لیکن جب ہم پھولوں کا رس چوس کر پرواز کرتے ہیں تو آپ پر درود شریف پڑھتے ہوئے ہم اپنے جتھوں تک پہنچتے ہیں۔ شہد کی یہ مٹھاس اور شیرینی ولذت دراصل آپ پر درود پڑھنے کی برکت اور آپ کے نام گرامی کا صدقہ ہے۔ (مثنوی مولانا روم۔ مقاصد السالکین)

اس واقعہ میں یہ ایمان افروز سبق بھی ہے کہ جس طرح درود شریف کی بدولت پھیکے کڑوے، رس میں شہد کی لذت اور مٹھاس آجاتی ہے اسی طرح ہماری روکھی پھیکی عبادتوں میں بھی درود شریف کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو سکتی ہے۔ نیز جیسے کہ ایک درود کی برکت سے تمام پھولوں کے رس گھل مل کر ایک ہو گئے اور سب کا ایک ہی نام شہد ہو گیا۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے سارے ہندی، سندھی، عربی، عجمی انسان ایک ہو گئے جن کا ایک ہی نام "مسلمان" ہو گیا۔ اور جس طرح درود شریف کی برکت سے شہد

ہمارے لئے شفا بن گیا ایسے ہی ہر دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کی برکت سے گناہ کے مرض کے لئے دوا بن گئی۔

۴۰) **درود سے پیدا پرندہ کی تسبیح** : تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کا وہ درود اس کے منہ سے تیزی سے نکلتا ہے اور ہر خشکی و تری اور ہر مشرق و مغرب سے گزرتا ہوا یہ کہتا ہے کہ میں فلاں بن فلاں کا درود ہوں جو اس نے اللہ کی بہترین مخلوق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا ہے پھر ہر شئے اس شخص پر درود بھیجتی ہے اور اس درود سے ایسا پرندہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے ستر (۷۰) ہزار بازو ہیں۔ ہر بازو میں ستر (۷۰) ہزار پر، ہر پر میں ستر (۷۰) ہزار سر، ہر سر میں ستر (۷۰) ہزار چہرے، ہر چہرے میں ستر (۷۰) ہزار منہ، اور ہر منہ میں ستر (۷۰) ہزار زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان سے ستر (۷۰) ہزار بولیوں میں وہ پرندہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے اور ان ساری تسبیحات کا ثواب اللہ تعالیٰ اسی درود پڑھنے والے شخص کے حساب میں لکھتا ہے۔ (دلائل الخرات)

۴۱) **درود پڑھنے والے کو عظیم فرشتے کی دعائے مغفرت** : حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اللہ عزوجل نے میری قبر پر ایک ایسے فرشتے کو مقرر فرمایا ہے جس کا سر عرش معلی کے نیچے ہے اور اس کے دونوں پاؤں زمین کے ساتوں طبق کے نیچے ہیں۔ اس فرشتے کے (۸۰) ہزار پر ہیں۔ اور ہر پر میں اسی (۸۰) ہزار ریشے ہیں۔ ہر ریشے کے نیچے اسی (۸۰) ہزار رواں ہیں اور ہر رواں میں ایک زبان ہے جس سے وہ خالق کون و مکان کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور مجھ پر درود بھیجنے والوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں" (الملاذ والاعتصام)

۴۲) **فرشتے کا تا قیامت درود پڑھنا** : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو مجھ پر محض میرے حق کی تعظیم بجالانے کی خاطر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہوگا۔ اس کا سر

عرش کے نیچے اور دونوں قدم زمین کے ساتویں طبق میں ہوں گے۔ اس کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندہ پر درود پڑھ جس طرح اس نے میرے نبی پر پڑھا ہے اور وہ فرشتہ قیامت تک اس بندہ پر درود پڑھتا رہے گا۔" (دلائل الخرات)

۴۳) **شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت** : حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اذان واقامت سن کر جو کہے "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ" (ترجمہ : اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم نماز کے مالک ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن انکی شفاعت نصیب فرما) تو اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگی (دلائل الخرات)

۴۴) یہ بھی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "جس شخص نے مجھ پر دس بار صبح کو اور دس بار شام کو درود پڑھا قیامت کے روز اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔" (افضل الصلوۃ)

۴۵) "جو محبت و شوق کے ساتھ سو بار سے زیادہ درود پاک پڑھے تو میں قیامت کے روز اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا" (قول البدیع)

۴۶) "جو یوں درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" (ترجمہ : اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور قیامت کے دن آپکو تیری بارگاہ میں مقام و قرب خاص پر فائز فرما۔)

تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے" (الترغیب والترہیب)

۴۷) **درود و سلام کی عظیم فضیلت** : حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مجھ پر درود بھیجنا پانی سے آگ بجھانے سے زیادہ گناہوں کی آگ کو بجھانے والا ہے اور مجھ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے نیز اللہ کے راستہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے" (افضل الصلوۃ)

۴۸) **درود دل سے نفاق کو پاک کرتا ہے:** رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نفاق سے ایسے ہی پاک کر دیتا ہے جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک وصاف کر دیتا ہے“ (کشف الغمہ)

۴۹) **درود سے اپنی مجالس سجاؤ:** آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ”اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود بھیجنے کے ساتھ آراستہ کرو کیوں کہ تمھارا درود قیامت کے روز تمھارے لئے نور ہوگا۔“ (افضل الصلوۃ)

۵۰) **درود پڑھنے والوں کی جدائی سے پہلے مغفرت:** حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کے بعد مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ انکے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“ (سعادۃ الدارین)

۵۱) **درود سے بھولی چیز یاد آجائے:** تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص بھولی بسری ہوئی بات کو بیان کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے۔ کیوں کہ اس کا مجھ پر درود بھیجنا اس کی بات کا قائم مقام ہے اور ممکن ہے اسے بھولی بھالی ہوئی بات یاد آجائے“ (افضل الصلوۃ)

۵۲) **درود پڑھنے والوں کی حوض کوثر پر شناخت:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انھیں دنیا میں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں“ (قول البدیع)

۵۳) **موت سے قبل جنت میں اپنا مقام دیکھ لیگا:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے مجھ پر دن بھر ہزار بار درود شریف پڑھا وہ اس وقت تک مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔“ (قول البدیع)

۵۴) **تمھاری مرضی درود کم پڑھو یا زیادہ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ

میں فرمایا کہ ''بندہ جب تک مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمھاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود شریف کم پڑھو یا زیادہ'' صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اجمعین۔ (قول البدیع)

۵۵) **دن اور رات کے گناہوں کی بخشش** : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخشدے''

(قول البدیع)

۵۶) **سلام سے رزق میں کشادگی** : ایک شخص نے دربار نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی۔ تو اس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو ''السلام علیکم'' کہہ۔ چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کر ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَ كَاتُهٗ'' (ترجمہ : اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت نازل ہو) اور ایک بار ''قل ھو اللہ احد'' (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھ''۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے فیض حاصل ہوا۔

(سعادۃ الدارین۔ قول البدیع)

۵۷) **ایک بار درود کا ثواب کوہ احد کے برابر** : بروایت حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ کے مثل ہے۔'' (قول البدیع)

۵۸) **قبۂ جنت میں سکونت** : حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ خوشخبری سنائی کہ ''اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبہ عطا

فرمایا ہے۔ جسکی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں۔ (نزہتہ المجالس)

۵۹) حوریں زیادہ عطا ہونگی : نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے میری امت! تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں زیادہ حوریں دی جائیں گی۔"

(سعادۃ الدارین، قول البدیع)

۶۰) درود سے صدقہ کی تلافی : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے تو وہ یوں کہے :- "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ" (ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار تیرے بندے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور مومن مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحمت بھیج) تو اس سے اس کے صدقہ کی تلافی ہو جائے گی"۔ (قول البدیع)

۶۱) دعا کے اول آخر درود : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم اللہ تعالی سے دعا مانگو تو پہلے درود شریف پڑھو کیوں کہ اللہ تعالی کریم ہے اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو تو قبول کر لے اور دوسری کو رد کرے" (درود شریف بھی ایک دعا ہی ہے) (نزہتہ المجالس)

۶۲) درود کے بغیر دعا معلق : سید دو عالم اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "ہر دعا روک دی جاتی ہے تا وقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے"۔ (سعادۃ الدارین)

۶۳) درود ناموں اور چہروں کے ساتھ پیش رسول: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو لہذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود شریف پڑھا کرو" (سعادۃ الدارین)

۶۴) **امتی کا کندھا نبی کے کندھے کو چھوئے**: حضور نبی کریم اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جس نے مجھ پر ہزار بار درود شریف پڑھا جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کیساتھ چھو جائے گا۔" (سعادۃ الدارین۔ قول البدیع)

۶۵) **خواب میں زیارت نبوی**: حضور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "جو شخص ذیل میں درج درود شریف پڑھے تو خواب میں اس کو میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا۔ اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھ لے گا تو میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوضِ کوثر سے پانی پیئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دیگا" (کشف الغمہ۔ قول البدیع)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَ عَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ (قول البدیع)

ترجمہ: اے اللہ روحوں میں ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روح پر اور جسموں میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم پر اور قبروں میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر پر درود بھیج۔

۶۶) **درود گناہوں کا کفارہ، باطن کی صفائی**: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمھارے گناہوں کا کفارہ اور تمھارے باطن کی صفائی ہے۔" (قول البدیع)

۶۷) **درود لکھنے والے کیلئے فرشتوں کا استغفار**: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔" (سعادۃ الدارین۔ نزہۃ الناظرین)

۶۸) **درود پڑھے جانے تک ثواب**: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اسکا ثواب ملتا رہے گا۔" (سعادۃ الدارین)

۶۹) **درود کی بدولت دل زنگ سے پاک** : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کے زنگ سے طہارت مجھ پر درود پڑھنا ہے۔" (قول البدیع)

۷۰) **درود سے حجابِ آسمان اٹھ جاتا ہے** : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہر دعا کے لئے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے۔ جب تک دعا کرنے والا 'بھیک مانگنے والا' اپنی زبان سے درود شریف نہیں پڑھتا وہ حجاب دعاؤں کو روک رکھتا ہے۔ لیکن جب درود شریف پڑھ لیتا ہے تو وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور دعائیں مقام قبولیت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہیں۔ اگر درود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آواز باز گشت کی طرح دعا کرنے والے کی طرف لوٹ پڑتی ہیں۔" (فضائل درود شریف)

۷۱) **ماہ شعبان میں درود کی فضیلت** : آسمان میں ایک دریا ہے جس کا نام "دریائے برکات" ہے۔ اس دریائے برکات کے کنارے ایک درخت ہے جس کو "درخت تحیات" کہتے ہیں۔ اس درخت تحیات پر ایک مرغ (پرندہ) ہے جس کا نام "صلوات" ہے۔ اس کے بہت زیادہ پر ہیں۔ جب کوئی مسلمان شعبان المعظم کے مقدس مہینہ میں حضور لامع النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا میں غوطہ لگا کر باہر نکل آتا ہے اور اس درخت تحیات پر بیٹھ کر اپنے پروں کو جھاڑتا ہے یعنی جھٹکتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ پانی کے ہر قطرہ سے جو اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور وہ سارے فرشتے حمد و ثنائے الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں جس کا ثواب اس درود پڑھنے والے بندۂ مومن کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

۷۲) **جمعہ کے دن یا رات کو درود پڑھنے کی برکتیں** : حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ہیں کہ 'تم میں سے جو جمعہ کے دن اور رات مجھ پر درود

پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں ایسے ہی حاضر ہوتا ہے جیسے تمھارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں بن فلاں آپ کے امتی کا ہے جو فلاں قبیلہ کا ہے تو میں اس درود کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔" (سعادۃ الدارین)

۷۳) "جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذات اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتا ہے۔" (سعادۃ الدارین)

۷۴) "جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز (۸۰) بار درود شریف بھیجتا ہے۔ اس کے (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کا کیا طریقہ ہے تو فرمایا کہو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" اور ایک شمار کرو (ترجمہ: اے اللہ! تیرے بندے اور تیرے پیغمبر نبی امی پر درود بھیج)۔ (افضل الصلوٰۃ)

۷۵) "مجھ پر جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو کہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اسکے درود سے فارغ ہونے سے پہلے وہ میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔ (جامع صغیر)

۷۶) "جس نے مجھ پر بروز جمعہ سو بار درود بھیجا وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کے ساتھ اٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو اس کا حصہ ملنے کی گنجایش ہو گی۔" (دلائل الخیرات)

۷۷) "مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو شخص سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوتا ہے وہ ان میں سے مرتبے میں میرے زیادہ قریب ہوتا ہے۔" (جامع صغیر)

۷۸) جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو۔ جس شخص نے ایسا کیا تو

میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔" (جامع صغیر)

۷۹) جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن سو (۱۰۰) بار درود شریف پڑھا تو اس کے (۸۰) سال کے گناہ معاف کیے گئے اور جس شخص نے جمعہ کے روز مجھ پر ایک ہزار (۱۰۰۰) بار درود شریف پڑھا تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے گا۔"

(افضل الصلوٰۃ)

۸۰) جس شخص نے جمعہ کے روز عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے (۸۰) بار اس نے کہا۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً" (ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار اور نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر درود اور خوب سلام بھیج) تو اس کے (۸۰) سال کے گناہ بخشدئے جاتے ہیں اور (۸۰) سال کی عبادت اس کے حصہ میں لکھی جاتی ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۸۱) **ہفتہ کے دن درود پڑھنے حکم نبوی**: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "یوم السبت یعنی سنیچر یا ہفتہ کے دن مجھ پر درودوں کی کثرت کئے جاؤ کیوں کہ یہود اس دن میری بہت برائی کرتے ہیں۔ جس نے ہفتہ کے دن مجھ پر ایک سو (۱۰۰) بار درود بھیجا اس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑا لیا اور قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت مجھ پر لازم ہوگئی۔" (فضائل درود شریف)

۸۲) **اتوار کے دن درود پڑھنے حکم نبوی**: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اے میرے امتیو! تم پر رومیوں (عیسائیوں) کی مخالفت کرنا بروز اتوار لازمی ہے" صحابہ نے عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کس قسم کی مخالفت کریں؟ تو فرمایا کہ "وہ لوگ اتوار کے دن گرجے جاکر غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، مجھے گالی گلوج بکتے ہیں اور میری برائی کرتے ہیں۔ اگر تم لوگ اتوار کی صبح کی نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور سورج نکلنے کے بعد دو رکعت یا خدا تمہیں جتنی طاقت عطا فرمائے

نماز پڑھ کر مجھ پر سات (۷) بار درود بھیجو گے نیز اپنے والدین کے لئے اور مومنوں کے لئے دعائے مغفرت کرو گے تو رب العالمین تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا۔ تمہاری اس وقت کی دعا قبول ہو گی۔ نیک کام کیلئے جو بھی مانگو گے وہ پاؤ گے۔ (الملاذ والا عتصام)

۸۳) **معزول فرشتہ کا رتبہ درود سے بحال** : ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کیا کہ "میں کوہ قاف سے گزر رہا تھا۔ جہاں کسی کے رونے اور آہ و فغاں کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دیکھا تو وہ رونے والا دراصل وہی فرشتہ تھا جس کو میں نے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جہاں وہ اس قدر بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا تھا کہ اس کے اطراف ستر ہزار فرشتے صفیں باندھے ہوئے باادب کھڑے رہتے اور اس فرشتے کی ہر سانس سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرمایا کرتا تھا۔

میں نے جب اس فرشتہ کی موجودہ پریشانی اور آہ و زاری کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ معراج کی شب جس وقت میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا اور میرے قریب سے حبیب خدا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گزر رہے تھے تو میں نے حضور کی تعظیم و تکریم نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادب و احترام کی کوئی پرواہ نہ کی۔ میری یہ حرکت اللہ تعالیٰ کو بیحد نا پسند ہوئی تو اس نے مجھے ذلیل و خوار کر کے آسمان کی بلندی سے کوہ قاف کی پستی میں پھینک دیا اور مجھ سے سارے اعزاز و اکرام چھین لئے۔ پھر اس فرشتے نے مجھ سے درخواست کی کہ اے جبرئیل ! آپ بارگاہ ایزدی مین میرے لئے سفارش کر کے میری غلطی کو معاف کروادیں تاکہ میں پھر اپنے اعلیٰ رتبہ پر بحال ہو جاؤں چنانچہ نہایت عاجزی وانکسار کے ساتھ اس فرشتہ کی معافی کے لئے دربار الٰہی میں درخوست پیش کرنے پر مجھے حکم الٰہی ہوا۔ اے جبرائیل! اس فرشتے کو بتادو کہ اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھے۔ چنانچہ جب میں نے یہ حکم الٰہی اس فرشتہ تک پہنچایا تو وہ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پر درود شریف پڑھنے میں مصروف ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس فرشتے کے بال و پر نمودار ہونے لگے اور بالآخر اس ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنے تخت و مرتبہ پر پھر سے فائز ہو گیا۔" (معارج النبوۃ۔زہرۃ الریاض)

۸۴) **معتوب فرشتہ درود سے محبوب بن گیا۔** شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر عجائبات میں سے یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ ایک فرشتہ کے پر جلے ہوئے ہیں جس کا سبب جبرئیل علیہ السلام نے یہ بتایا کہ اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر پر عذاب نازل کر کے اس کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہاں ایک شیر خوار بچہ کو دیکھ کر اس کو رحم آگیا تو وہ اس طرح حکم کی تعمیل کے بغیر ہی واپس ہو گیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ سزا دی ہے۔ یہ سن کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں اس فرشتہ کی توبہ قبول کر لینے کی سفارش فرمائی تو حق تعالیٰ نے فرمایا "اے ہمارے حبیب! اس فرشتہ کی توبہ یہی ہے کہ آپ پر دس (۱۰) بار درود شریف پڑھے۔ یہ حکم سنتے ہی فرشتے نے دس بار درود شریف پڑھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بال و پر عطا فرما دیئے۔ فوراً وہ اوپر پرواز کر کے ملائکہ میں جاملا۔ جہاں شور ہونے لگا کہ درود شریف کی بدولت اللہ تعالیٰ نے "کروبین" پر رحم فرما دیا۔ (رونق المجالس)

۸۵) **درود سے مچھلی پر آگ کا اثر نہ ہوا :** ایک مچھلی کو پکڑ لینے کے بعد ایک شکاری اسے فروخت کرنے کے لئے بازار لے گیا۔ جہاں ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ نے اس مچھلی کو خرید لیا اور نیت کر لی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی کو وہ مچھلی دیتے ہوئے اچھی طرح پکانے کی ہدایت دی۔ بی بی نے مچھلی کو ہانڈی میں ڈال کر چولھے پر رکھ دیا۔ اور نیچے آگ جلائی لیکن مچھلی کا پکنا تو دور کی بات ہے آگ ہی روشن نہیں ہوتی تھی۔ جب بھی آگ سلگائیں تو وہ بجھ جاتی تھی۔ بالآخر اس صحابی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کر دیا۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "دنیا کی آگ کیا اسے دوزخ کی آگ بھی

جلا نہیں سکتی کیوں کہ ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا جس میں ایک شخص روزانہ درود شریف پڑھا کرتا تھا اس نے دیکھا کہ ایک دن ایک مچھلی بھی جہاز کے ساتھ ساتھ آ رہی ہے اور وہ بھی درود شریف سن رہی ہے۔ یہ وہی مچھلی تھی جو پہلے شکاری کے جال میں پھنس گئی اور پھر بازار میں فروخت ہو کر صحابی کے گھر آئی تا کہ پکا کر دعوت رسول کی جائے۔ (فضائل درود شریف)

۸۶) درود سے میزان پر نیکیوں کا پلڑا وزنی : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام سبز حلہ پہنے ہوئے عرش اعلی کے پاس ہوں گے اور یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میری اولاد میں سے کس کس کو جنت میں اور کس کس کو دوزخ میں بھیجا جائے گا۔ اسی دوران حضرت آدم علیہ السلام اچانک یہ دیکھ کر کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں فوراً شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا دیں گے کہ "اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کے ایک امتی کو ملائکہ دوزخ لے جا رہے ہیں۔" حضور فوراً متوجہ ہو کر فرشتوں سے فرمائیں گے کہ "ٹھیر جاؤ" لیکن فرشتے عرض کریں گے "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! دربار الٰہی سے حکم ملنے پر ہی ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ اب رک کر خدا کی عدول حکمی نہیں کر سکتے۔" شافع محشر بارگاہ ایزدی مین عرض رسا ہوں گے کہ "اے رب کریم ! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ میری امت کے بارے میں مجھے رسوا نہیں فرمائے گا۔" عرش الٰہی سے حکم ہو گا اے فرشتو ! میرے حبیب کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس میزان پر لے جاؤ۔ چنانچہ میزان پر اس کے اعمال کا پھر وزن کیا جائے گا۔ تو شفیع عاصیاں ! اپنی جیب سے ایک نور کا سفید پرچہ نکال کر اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے جس کی بدولت اس کی نیکیوں کا پلڑا نہایت وزنی ہو جائیگا۔ اور فوراً ایک شور برپا ہو گا کہ اس کو جنت لے جاؤ۔

جنت جانے سے قبل وہ امتی اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناواقف ہوتے

ہوئے استفسار کرے گا کہ اے نورانی چہرہ والے سرکار ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں کہ مجھ پر رحم کھایا اور اپنی نوازش سے میری لغزشوں کو معاف کرادیا ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے : ”میں تیرا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور یہ نورانی پرچہ دراصل تیرا وہی درود شریف ہے جو تو نے سچے دل سے مجھ پر پڑھا تھا جسے میں نے تیرے آج کے دن کے لئے محفوظ رکھا تھا۔ وہی درود شریف تیری بخشش کے لئے کام آیا۔“

(معارج النبوۃ۔ قول البدیع)

دوسرے باب کا دوسرا حصہ

دوسرے باب کے اس دوسرے حصہ میں ایسی احادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں جن میں درود شریف نہ پڑھنے پر وعید' تنبیہ' محرومی اور بدبختی کا تذکرہ ہے۔

۸۷) بڑا بخیل وہ جو نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا نام لیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"

(ترمذی۔ مشکوٰۃ)

۸۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں تمھیں بتاؤں کی بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے؟ اور لوگوں میں سب سے بڑا عاجز کون ہے؟ ایسا وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے" (قول البدیع)

۸۹) جنت کا راستہ بھول جائے گا: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا" (قول البدیع)

۹۰) کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہو گا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھا" (نزہتہ المجالس)

۹۱) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔"

(قول البدیع)

۹۲) ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھنا جفا: "یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ درود نہ پڑھے" (قول البدیع)

۹۳) گلاب سونگھنا بغیر درود جفا: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "جس نے گلاب کے پھول کو سونگھا اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھا' اس نے مجھ پر جفا کی یعنی ظلم کیا ہے" (نزہتہ المجالس)

۹۴) درود نہ پڑھا تو بے دین: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "جس نے مجھ پر درود نہ

پڑھا اس کا کوئی دین نہیں ہے" (کشف الغمہ)

۹۵) درود نہ پڑھا تو وضو نہیں : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اس کا وضو نہیں ہے" (کشف الغمہ)

۹۶) ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو دوزخی : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔" (قول البدیع)

۹۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے ایک تو اپنے ماں باپ کا نافرمان اور دوسرا میری سنت کا تارک اور تیسرا وہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔"

(قول البدیع)

۹۸) بدبودار مردار کھا کر اٹھے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی قوم جمع ہوتی ہے پھر اٹھ جاتی ہے مگر نہ ذکر الٰہی کرتی ہے اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتی ہے تو وہ یوں اٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اٹھے۔" (قول البدیع)

۹۹) صلوٰۃ وسلام نہ پڑھنے والے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قطع تعلق : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں" پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو بھی اس کے ساتھ ہو جا اور جو مجھ سے کٹ گیا تو بھی اس سے رشتہ توڑ لے۔" (افضل الصلوٰۃ)

۱۰۰) نام نبی پر درود نہ پڑھا تو محشر میں دیدار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں : ایک رات مسجد نبوی میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں سلطان کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھٹا ہوا کرتا سی رہی تھیں۔ رات اندھیری تھی اسلئے چراغ کی روشنی میں سلائی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا جھونکا آیا اور چراغ بجھ

گیا۔ ساتھ ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ بی بی نے سوئی کو بہت ڈھونڈا بہت ٹٹولا مگر سوئی ہاتھ نہ آئی۔ اتنے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد سے فارغ ہو کر آئے اور حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کواڑ کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کے عکس سے بی بی کا حجرہ تمام اس درجہ منور ہو گیا کہ ام المومنین نے سوئی کو زمین پر بآسانی دیکھ کر اٹھالیا اور حیرت و خوشی سے عرض کی "مرحبا صد مرحبا" کیا منور چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پایا ہے کہ جس کی روشنی نے اندھیرے کمرہ میں گری ہوئی سوئی کو تک بتلا دیا۔ یہ سنکر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ "اے عائشہ! بڑی حسرت اور افسوس اور بدنصیبی ہے اس پر جو اس چہرہ کو بروز محشر نہ دیکھ پائے گا۔ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں کون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ نہ پائے گا؟ ارشاد ہوا کہ "جو بخیل ہو گا۔" ام المومنین رضی اللہ عنہا نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ وہ بخیل کون ہے؟ فرمایا کہ "بخیل وہ ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا ہے"۔ (قول البدیع۔ نزہتہ الناظرین)

۱۰۱) **ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو بدبخت :** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار ممبر پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے پہلی، دوسری اور تیسری سیڑھی پر یکے بعد دیگرے تین بار آمین فرمایا۔ صحابہ نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی "بدبخت ہوا وہ شخص کہ جس نے ماہ رمضان پایا اور روزہ نہ رکھکر بخشا نہ گیا" تو میں نے کہا آمین۔

دوسری سیڑھی پر جبرئیل علیہ السلام نے کہا "بدبخت ہے وہ شخص جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور انکی خدمت نہ کر کے جنت میں نہ پہنچا" تو میں نے کہا آمین۔

پھر تیسری سیڑھی پر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ "بدبخت ہے وہ شخص جس کے پاس

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا ذکر پاک ہو اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا" تو میں نے کہا آمین۔

۱۰۲)ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: "جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ بدبخت ہے"۔(قول البدیع)

۱۰۳) **درود نہ پڑھا تو کام بے برکت** : ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "ہر با مقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود شریف کے شروع کیا جائے وہ بے برکت اور خیر (بھلائی) سے خالی ہے"۔(مطالع المسرات)

۱۰۴) "ہر وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور ذکر الٰہی و درود کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ دم کٹا اور ہر برکت سے خالی ہے"۔(مطالع المسرت)

۱۰۵) **ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ ہو تو مغفرت سے محرومی** : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ دو فرشتے مقرر کئے ہیں۔ جب میرا ذکر کوئی مسلمان کرتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔ اور اس دعا پر اللہ تعالیٰ اور دوسرے باقی سب فرشتے کہتے ہیں آمین۔ اور جب کوئی مسلمان میرا ذکر کرتا ہے مگر وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہ کرے۔ دونوں فرشتوں کی دعا پر بھی اللہ تعالےٰ اور اس کے سارے فرشتے کہتے ہیں۔ آمین"(قول البدیع)

۱۰۶) **ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھنے والے پر لعنت** : شکاری کے جال میں گرفتار ہرنی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کی کہ مجھے اپنے بھوکے چھوٹے بچوں کو دودھ پلانے تھوڑی دیر کیلئے چھوڑ دیجئے۔ شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی ویسی ہی لعنت ہو جیسی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے (قول البدیع)

۱۰۷) **درود بغیر اعمال کا ڈھیر حشر میں بے سود :** حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی امت کو تنبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”اے میرے امتیو! مجھ پر درود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیوں کہ روز محشر تمھارے اعمال کے رائگاں ہو جانے کا اندیشہ ہے کیوں کہ اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور نیتوں میں نقص و عیب کا اندیشہ رہتا ہے مگر مجھ پر بھیجے گئے درود کی حفاظت کا میں بذات خود ضامن ہوں۔ اے میرے امتیو! قیامت کے دن خواہ تمھارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں اگر ان اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے درود شامل نہ ہوں تو گویا اللہ تعالیٰ تمھیں جنت جانے کی اجازت تو دے گا مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے کیوں کہ مجھ پر درود' جنت کے راستہ کا رہنما ہے“۔ (فضائل درود شریف)

۱۰۸) **درود بغیر محفل سے قیامت میں محرومی :** امام غزالی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نقل کیا ہے کہ ”مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا محفل جس میں خدا کا ذکر اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود صلوٰۃ نہ ہوں تو بروز قیامت ایسی محفل اور مجلس یا بیٹھک ان لوگوں کیلئے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہو گی“۔ (احیاء علوم الدین)

تیسرا باب

فضائل درود شریف اقوال صحابہ وصالحین کی روشنی میں

۱) **سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ :** حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف گناہوں کو اسی طرح مٹا دیتا ہے جس طرح سرد پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام' اللہ کی خوشنودی کے لئے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔ (سعادت دارین۔ قول البدیع)

۲) **ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا :** حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا جبکہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس قائم تھی جس میں ام المومنین یوں بیان فرما رہی تھیں کہ "ہر روز طلوع آفتاب ہوتے ہی ستر (۷۰) ہزار فرشتے نازل ہو کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنا لیتے ہیں اور رسول اطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ شریف کے اطراف رحمت افشانی کرتے جاتے ہیں اور درود شریف پڑھتے جاتے ہیں۔ یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اس وقت دوسری جماعت ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کی پہونچ جاتی ہے اور پہلی جماعت کی واپسی ہوتی ہے۔ یہ شام کو اترے ہوئے فرشتے بھی وہی عمل کرتے ہیں جو پہلی جماعت کرتی تھی۔ پھر طلوع آفتاب کے وقت دوسری جماعت اتنی ہی تعداد کی آجاتی ہے۔ اسی طرح روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطراف ہمیشہ ستر ۷۰ ہزار فرشتے درود شریف پڑھتے ہوئے حاضر

خدمت رہتے ہیں"۔ (یعنی کوئی بھی گھڑی ان فرشتوں کے درود شریف سے خالی نہیں رہتی)

(جذب القلوب)

۳) ام المومنین بی بی عائشہ صدیق رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ "مجلسوں کی زینت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف سے ہے لہذا مجالس کو درود شریف سے آراستہ کرو۔"

(سعادۃ الدارین)

۴) سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ : سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "بے شک دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھے۔" (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

۵) سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ : سیدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا خاص درخت اگایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا اور انار سے چھوٹا ہے وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہوگا۔ اس درخت کی ٹہنیاں تر و تازہ موتیوں کی اور اس کی پتیاں زبرجدی ہوں گی۔ اس درخت کا پھل محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے والوں کے سوا کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوگا۔"

(فضائل درود شریف)

۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اگر اللہ کا ذکر بھول جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے سوا کوئی نیکی کا کام نہ کرتا۔" (افضل الصلوٰۃ)

۷) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ : سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "جب تم میں سے کوئی بھی شخص اللہ سے کسی چیز کا سوال کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس کے لائق حمد و ثناء سے آغاز کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر اس کے

بعد اللہ سے دعا مانگے کیوں کہ یہ ضرورت حاجت پوری ہونے کیلئے مناسب ہے"(افضل الصلوٰۃ)

۸) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "جب جمعہ کا دن آئے تو رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا ترک نہ کرو"

(سعادۃ الدارین - قول البدیع)

۹) سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ : سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "جو ایک بار درود پڑھے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے (۷۰) بار درود بھیجیں گے"۔(احمد)

۱۰) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ : صحابی رسول سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "درود شریف پڑھنا درود شریف پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے"۔

(سعادۃ الدراین)

۱۱) بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم : بعض دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ "جس مجلس میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے تو اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا جارہا ہوگا۔"

۱۲) سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ : سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ "جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرو۔" (قول البدیع - سعادۃ الدارین)

۱۳) سیدنا وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ : سیدنا وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔" (سعادۃ الدارین)

۱۴) **سیدنا امام زین العابدین** رضی اللہ عنہ : سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہید دشت کربلا کے نور نظر سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا فرمان ہیکہ ''اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھنا اہل سنت وجماعت کی علامت ہے''۔

(سعادۃ الدارین)

۱۵) **سیدنا امام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ : سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے ''جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت حق تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر نازل فرماتا ہے جن کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک ان فرشتوں کا قیام زمین پر رہتا ہے۔ اسی دوران وہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والوں کا درود شریف لکھتے رہتے ہیں۔''

(قول البدیع-سعادۃ الدارین)

۱۶) **سیدنا امام شافعی** رضی اللہ عنہ : سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود شریف کثرت سے پڑھے'' (سعادۃ الدارین)

۱۷) **حضور غوث اعظم** رضی اللہ عنہ : قطب ربانی محبوب سبحانی غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اے ایمان والو! تم مسجدوں کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کو لازم کرلو'' (فتح ربانی)

۱۸) **علامہ ابن نعمان** علیہ الرحمہ : علامہ ابن نعمان علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ ''اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے۔ اور اس سے انسان دنیا و آخرت میں کامیابیاں حاصل کرلیتا ہے۔'' (سعادۃ الدارین)

۱۹) **علامہ حلیمی** علیہ الرحمہ : علامہ حلیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ''جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ذکر مبارک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ و سلام پڑھیں۔ نیز فرمایا کہ فرشتے حالانکہ شریعت مطہرہ کے پابند نہیں ہیں پھر بھی وہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں لہذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ مستحق اور اولیٰ ہیں کہ درود شریف پڑھ کر قرب حق حاصل کریں۔"

(سعادۃ الدارین)

۲۰) حضرت امام خواجہ حسن بصری قدس سرہ: خواجہ حسن بصری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوض کوثر سے بھر کر جام پلائے جائیں تو وہ یوں درود پاک پڑھا کرے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ" (نزہۃ المجالس)

(ترجمہ: اے اللہ! حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی رشتہ داروں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائیوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں پر اور ان سب کے ساتھ ہم تمام پر درود بھیج اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!)

۲۱) امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ: راس المفسرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ روح انسانی جو فطری طور پر ضعیف ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کر لے۔ جس طرح سورج کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی

کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور درو دیوار چمک اٹھتے ہیں۔ یوں ہی امت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح انور سے نکلنے والی سورج سے بھی روشن تر نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ فائدہ درود شریف سے ہوتا ہے" (معارج النبوۃ)

۲۲) امام شعرانی قدس سرہ: امام شعرانی قدس سرہ نے درود شریف کی کثرت کی کم سے کم مقدار کے متعلق فرمایا کہ "بعض علماء کا قول ہے کہ یہ تعداد سات سو (۷۰۰) بار دن میں اور سات سو (۷۰۰) بار رات میں روزانہ ہے اور بعض علماء نے کہا کے کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو پچاس (۳۵۰) بار دن میں اور تین سو پچاس (۳۵۰) بار رات میں روزانہ ہے۔"

۲۳) علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ: تفسیر روح البیان کے نامور مصنف و مفسر علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "بقول بزرگان دین توبہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے کیوں کہ آپ ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام نے بوقت توبہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش فرمایا تھا۔" (روح البیان)

۲۴) ملاّ معین کاشفی علیہ الرحمہ: ملاّ معین کاشفی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے۔ لہذا مومنین کے لئے زیادہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے کیوں کہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں۔"
(معارج النبوہ)

۲۵) علامہ فاسی علیہ الرحمہ: مطالع المسرات میں علامہ فاسی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے درود شریف کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا

ہے۔لہذا جو شخص جتنا درود شریف زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا و قرب الٰہی کا زیادہ حق دار ہو گا۔ اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔اور وہ پاکیزہ سیرت اور روشن دل ہو جائے گا۔" (مطالع المسرات)

۲۶) مولانا ابولیث سمر قندی علیہ الرحمہ: نامور فقیہ علامہ ابولیث سمر قندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "درود شریف میں شفاعت کی نوید ہے۔اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر رحمتیں ہیں۔" (تنبیۃ الغافلین)

۲۷) شیخ علی خواص قدس سرہ: شیخ علی خواص قدس سرہ نے فرمایا کہ "جس کسی کو کوئی حاجت پیش ہو تو وہ ایک ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہو گی" (حجۃ اللہ علی العالمین)

۲۸) شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ: شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ "اخبار الاخیار" کے ختم پر یہ دعا لکھتے ہیں کہ "اے اللہ! میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری بارگاہ کے لائق ہو۔میرے سارے اعمال میں کوتاہیاں اور نیت کی خرابیاں ہیں۔ سوائے ایک عمل کے اور وہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں کھڑے ہو کر نہایت انکسار' عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود شریف وسلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ مجھے سچا یقین ہے کی یہی (درود شریف وسلام والا) عمل تیری بارگاہ میں قبول ہو گا۔اس عمل کے رد یا رائگاں ہو جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے۔" (اخبار الاخیار)

۲۹) علامہ صادی علیہ الرحمہ: علامہ صادی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ "درود شریف انسان کو شیخ (مرشد) کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچادیتا ہے۔کیوں کہ باقی اذکار میں شیطان دخل ڈالا کرتا ہے اس لئے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود شریف میں مرشد خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔لہذا شیطان اس عمل میں دخل نہیں ڈال سکتا"۔ (سعادۃ الدارین)

۳۰) امام سخاوی علیہ الرحمہ: حافظ امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ "ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف

پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کے لئے درود شریف پڑھنے پر ہمیشہ پابندی کرنا یہ ادائے شکر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو شکر ادا کرنا واجب ہے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دوزخ سے ہماری نجات کا اور ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہمارے معمولی معمولی کاموں میں عظیم کامیابی حاصل کرنے کا اور ہمارے شاندار اور بلند مراتب حاصل کرنے کا وسیلہ بھی ہیں۔" (سعادۃ الدارین)

(۳۱) علامہ عراقی علیہ الرحمہ: علامہ عراقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "اے میرے عزیز! تو اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے کی کثرت کر جو سارے سرداروں کے سردار ہیں اور وہ سعادتوں کی کان ہیں کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر درود شریف پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ نیز نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے کا اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے" (سعادۃ الدرین)

(۳۲) علامہ اقلیشی علیہ الرحمہ: علامہ اقلیشی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود شریف پڑھنا وہ تجارت ہے جس میں نقصان نہیں۔ اے میرے عزیز! تو درود شریف سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ ہو جا کہ اس کی برکت سے تیرے عمل پاکیزہ ہوں گے۔ اور تیری بڑی امیدیں بر آئیں گی اور قیامت کے دشوار ترین دن کی وحشتوں سے تو امن میں رہیگا۔" (القول البدیع، سعادۃ الدراین)

(۳۳) ابو العباس تیجانی علیہ الرحمہ: ابو العباس تیجانی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہر بھلائی کی کنجی ہے یعنی غیوب و معارف کی کنجی اور انوار و اسرار حاصل کرنے کی کنجی ہے۔ لہذا جو شخص اس سے الگ ہو کر کٹ گیا تو اس کو حق تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ملے گا۔" (سعادۃ الدرین)

(۳۴) شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمہ: مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے والد ماجد

مولانا شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "ہم نے جو کچھ بھی پایا (یعنی دنیا و دین کی نعمتیں) وہ سب کا سب درود شریف کی برکت سے پایا۔" (قول الجمیل)

۳۵) **مولانا توکل شاہ علیہ الرحمہ** : مولانا توکل شاہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "بلائیں جب نازل ہوتی ہیں تو گھروں کا رُخ کرتی ہیں مگر جب وہ درود شریف پڑھنے والے کے گھر کی طرف آتی ہیں تو درود شریف پڑھنے والے کے خادم فرشتے ان بلاؤں کو اس گھر میں آنے نہیں دیتے بلکہ ان بلاؤں کو پڑوسیوں کے گھروں سے بھی دور بھگا دیتے ہیں۔" (ذکر خیر)

۳۶) **شیخ عبد العزیز تقی الدین علیہ الرحمہ** : شیخ عبد العزیز تقی الدین علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ "ساری نفل عبادتوں سے افضل درود شریف ہے۔" (نزہتہ الناظرین)

۳۷) **خواجہ عطاء اللہ علیہ الرحمہ** : خواجہ عطاء اللہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "جو شخص نماز وروزہ (نفل) نہیں ادا کر سکتا اس کو چاہئے کہ وہ کثرت سے ذکر الٰہی کرے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیوں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک بار پر درود شریف پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہے۔ تو اس کا یہ ایک بار کا درود شریف اس کی عمر بھر کی ساری نیکوں سے وزنی ہوگا۔ اے عزیز! تو درود شریف پڑھے تو گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ جل شانہ' تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شان ربوبیت کے مطابق جس کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے۔" (سعادۃ الدرین)

۳۸) **شیخ عبد العزیز دباغ علیہ الرحمہ** : شیخ عبد العزیز دباغ علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہر ایک شخص کی جانب سے درود شریف قطعی طور پر قبول ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنا تمام اعمال سے افضل ہے۔ اور یہ ان فرشتوں کا ذکر ہے جو جنت کے اطراف رہتے ہیں۔" (کتاب البریز)

۳۹) **شیخ احمد روادی علیہ الرحمہ** : شیخ نور الدین شعرانی کا روزانہ وظیفہ دس ہزار (مرتبہ درود شریف) تھا اور شیخ احمد روادی علیہ الرحمہ روزانہ چالیس ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایکبار انہوں نے

فرمایا کہ "ہمارا طریقہ ہے کہ ہم نہایت کثرت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی مانند ہم نشین ہوتے اور آپ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور ان احادیث کے متعلق جنھیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ان کے بارے میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق عمل کرتے ہیں۔" (افضل الصلوٰۃ)

۴۰) ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمہ: ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمہ فرمایا کہ "جو شخص اللہ سے اپنی حاجت چاہے اسے چاہئے کہ اس کا آغاز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف سے کرے پھر اپنی حاجت طلب کرے اور دعا کو درود شریف پر ہی ختم کرے کیوں کہ رب کریم سے یہ توقع ہرگز نہیں کی جاسکتی کی اول و آخر کے دونوں درود تو قبول کرے اور جو کچھ دعا ان دونوں کے درمیان ہے اسے لوٹا دے۔" (افضل الصلوٰۃ)

۴۱) علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ: علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ اپنی تصنیف "کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں رقمطراز ہیں کہ "کبیرہ گناہوں کا شمار ساٹھ (۶۰) ہے اور ان تمام کبائر کے درمیان سب سے زیادہ شدید کبیرہ گناہ اگر ہے تو یہی ہے کہ حضور نبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام سن کر درود شریف نہ پڑھا جائے۔" (الزواجر)

۴۲) حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ: حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا ہے جب دنیا میں کوئی بندہ نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہے تو اس فرشتہ کا ہر ہر بال اور ہر رواں درود شریف پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔" (فضائل درود شریف)

چوتھا باب

فضائل درود شریف واقعات کی روشنی میں

۱) گدھا جیسا چہرہ بدل کر نورانی ہو گیا : حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں حج کیلئے حرم شریف میں پہنچا جہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا ورد ہر ہر جگہ کرتا جا رہا ہے' حرم پاک میں' طواف کعبہ میں' سعی صفاو مروہ میں' عرفات میں منیٰ و مزدلفہ میں غرض ہر مقام پر وہ صلوٰتِ رسول میں مشغول ہے۔ میں نے اس شخص سے پوچھا کہ "اے دوست ! ہر مقام کے لئے الگ الگ مقال ہے۔ کیا بات ہے کہ تم نہ تلبیہ کہتے ہو' اور نہ کسی مقام پر دعا پڑھتے ہو اور نہ کسی جگہ نماز ادا کرتے ہو' سوائے اس کے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہی درود پڑھتے جا رہے ہو ؟" اس شخص نے جواب دیا کہ 'میں ایک واقعہ کے سبب سے اسی ایک کام میں مصروف ہوں" اس واقعہ کے بارے میں میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ "میں خراسان سے اپنے عمر رسیدہ والد کے ہمراہ حج کے لئے روانہ ہوا۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو میرے والد ماجد کی طبیعت اس قدر بگڑ گئی کہ رات کو انتقال فرما گئے۔ میں نے ان کے چہرے کو ایک چادر سے ڈھانک دیا۔ بعد میں جب میں نے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ والد کی صورت گدھے کی صورت میں بدل گئی ہے۔ میں بہت پریشان اور نادم تھا کی میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں یکایک ایک حسین ودلکش بزرگ تشریف لائے جن کے چہرہ پر نقاب تھا۔ اپنے چہرہ سے نقاب ہٹا کر انہوں نے میرے غم کے بارے میں دریافت کیا۔ مجھ سے واقعہ کی تفصیل سننے

کے بعد وہ نورانی چہرہ و لباس والے بزرگ میرے والد کے پاس آئے اور چادر کے اوپر سے منہ پر ہاتھ پھیر دیا جس کے ساتھ ہی میرے والد کا چہرہ بے حد خوبصورت اور چمکیلا بن گیا۔ میں نے دوڑ کر چودھویں کے چاند کی طرح خوب صورت چہرہ والے بزرگ سے پوچھا کہ "آپ کون ہیں؟" جواب ملا میں محمد مصطفیٰ ہوں۔" حالت بیقراری میں ان کی چادر مبارک کے دامن کو مضبوطی سے تھام کر سوال کیا کہ خدا کی قسم، آپ مہربانی فرما کر مجھے اس معاملہ سے مطلع فرمایئے تو حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "تیرا باپ سود خور تھا اور خدائے پاک کا حکم ہے کہ جو سود کھاتا ہے، موت کے بعد اس کی صورت دنیا میں یا آخرت میں گدھے کی صورت بن جائے گی۔ تمھارے والد کے حق میں بھی یہی ہوا لیکن تمھارے والد ہر رات آرام کرنے سے پہلے مجھ پر سو (١٠٠) بار (بعض کتب میں '٣٠٠' بار) درود شریف پڑھنے کے عادی تھے ان کی موت کے بعد امت کے اعمال میرے سامنے پیش کرنے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے مجھے اس کی خبر دی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی کہ رب العالمین مجھ پر درود شریف بھیجنے والے کو دنیا میں اس بری حالت سے ذلیل نہ فرما۔ خدائے ستار و غفار نے میری بات رکھ لی اور تم نے دیکھ لیا کہ تمھارے والد کا چہرہ پہلے سے زیادہ حسین و منور ہو گیا ہے۔" لہذا ثابت ہوتا ہے کہ موت کے بعد ذلت دنیوی و اخروی سے نجات کا باعث بکثرت درود شریف سے بڑھ کر کوئی دوسرا مفید اور افضل عمل نہیں ہے۔

(سعادۃ الدارین۔ رونق المجالس۔ محبوب القلوب۔ خیر المونس)

٢) فاسق و فاجر کی مغفرت: حضرت شیخ خویوئی علیہ الرحمہ، حضرت عبد اللہ علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک ایسے شخص سے واقف تھے جو بادشاہِ وقت کا خدمت گار تھا لیکن فسق و فجور میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کی وفات کے بعد ایک رات میں نے خواب میں اسکو اس حالت میں دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ ہے۔ میں نے عرض کی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو فاسقوں میں سے تھا تو حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ شخص گو گناہوں میں مبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لئے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار درود شریف بھیجا کرتا تھا۔ صرف مجھ پر کثرت صلوٰت کے وسیلہ سے اس کو یہ مرتبہ نصیب ہوا ہے۔ میں نے بارگاہ الٰہی میں اس کی شفاعت کر دی اور باری تعالیٰ نے اس کو آزاد کر دیا۔ کیوں کہ مجھ پر بھیجے گئے درود گناہوں کو اس طرح تباہ کر دیتے ہیں جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو فنا کر دیتے ہیں۔" (درالناصحین)

۳۔ اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے کہ آپ نے اپنے ایک پڑوسی کو زندگی میں حالت خواب میں دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا ہاتھ اپنے دست مقدس میں لیئے ہوئے اسکی اللہ تعالیٰ سے شفاعت فرما رہے ہیں کیونکہ وہ روزانہ ایک ہزار بار درود شریف سونے سے پہلے پڑھا کرتا تھا۔ اس پڑوسی نے صبح میں شیخ عبد الواحد رضی اللہ عنہ کے پاس آکر توبہ کر لی کہ سرکار نے خواب میں ایسی ہی ہدایت فرمائی ہے۔

(سعادۃ الدارین)

۴) **عذاب قبر دفع ' نوری تاج عطا** : حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ سے درخواست کی کہ "یا شیخ میری ایک بیٹی گذر چکی ہے اسکو خواب میں دیکھنا چاہتی ہو۔" آپ نے فرمایا "بعد نمازِ عشاء چار رکعت نماز اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ تکاثر (یعنی اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ) ایک ایک بار پڑھو۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر نیند آنے تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتی جاؤ۔"

عورت حکم بجا لائی اور خواب مین بیٹی کو دیکھ لیا مگر اس کو اس عذاب میں مبتلا پایا کہ گندھک کے لباس میں ملبوس ہے' دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں اور دونوں پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی ہیں۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خواب میں دیکھی

ہوی سب کیفیت بیان کردی آپ نے فرمایا کہ ”راہ خدا میں حسب طاقت صدقات و خیرات کرو، بہت ممکن ہے کہ ارحم الراحمین اس کو عذاب سے چھٹکارا عطا فرمادے۔“

رات میں حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے خواب میں دیکھا کہ باغ جنت ہے جہاں ایک حسین و جمیل دوشیزہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے جس کے سر پر تاج ہے۔ اس لڑکی نے پوچھا اے شیخ بصری ! کیاآپ نے مجھے پہچانا۔ جواب ملا ”نہیں“ تو اس لڑکی نے کہا ”میں اس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے سوجانے کا حکم فرمایا تھا“ آپ نے فرمایا کہ تمھاری ماں نے تو تیری کچھ اور ہی حالت بیان کی تھی۔ لڑکی بولی کہ ”میری والدہ نے جو کچھ حالت بتائی تھی وہ صحیح تھی بلکہ ہم جملہ ستر ہزار افراد اپنی قبروں میں عذاب الٰہی سے دوچار تھے کہ اچانک ایک خدارسیدہ بزرگ نے ہمارے قبرستان سے گذرتے ہوئے درود شریف پڑھ کر ہمارے لئے ایصال ثواب کیا۔ جسے اللہ جل شانہ نے قبول فرماکر ہم سب کو اس نیک شخص کے درود شریف کے طفیل بخش دیا۔ اس میں سے مجھے جتنا حصہ نصیب ہوا اس کا تو آپ خود مشاہدہ فرمارہے ہیں۔

(امام قرطبی کی کتاب التذکرہ۔ قول البدیع۔ سعادت الدارین۔ نزہۃ المجالس)

۵) **بوسہ نبوی سے آٹھ دن تک رخسار میں خوشبو :** حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ ایک صالح بزرگ حضرت محمد بن سعد بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پر لازم کرلیا تھا کہ ”ہر رات سونے سے پہلے اتنی مقررہ تعداد میں درود شریف پڑھ کر سویا کروں گا“ جس پر روزانہ پابندی کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں اپنے گھر کے حصہ میں درود شریف پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتفاق سے میری بیوی اسی جگہ سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ خواب میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اسی حصہ میں دروازے سے اندر تشریف لے آئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور جمال سے سارا گھر

جگمگا اٹھا ہے۔ اس کے بعد محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمانے لگے کہ ''اے میرے پیارے امتی! جس منہ سے تو مجھ پر درود شریف پڑھا کرتا ہے میرے سامنے لے آ' تاکہ میں اس کو بوسہ دوں۔'' محمد بن سعد علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ گو مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس ہوئی لیکن میں نے تعمیل حکم میں اپنا رخسار سامنے پیش کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہوا تو پورے گھر کو مشک کی خوشبو سے معطر پایا۔ اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بھی بیدار ہوگئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو آتی رہی۔

(جذب القلوب۔ قول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

۶) **ڈول رسی کے بغیر کنویں کا پانی اوپر آگیا:** حضرت امام محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ کا سیاحت کے دوران شہر فاس کے ایک دیہات میں گزر ہوا۔ نمازِ ظہر کا وقت قریب الختم تھا۔ وضو کے لئے پانی کی بہت تلاش کے بعد آپ ایک کنویں تک پہنچے لیکن وہاں رسی ڈول دستیاب نہ ہو سکا۔ قریب ہی موجود مکان کی کھڑکی سے ایک آٹھ یا نو سالہ لڑکی جو پانی کے لئے آپ کی بے چینی کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی وہ باہر نکل آئی اور آپ کی مشکل حل کرنے کی خاطر کچھ پڑھ کر اس نے اپنا لعابِ دہن اس کنویں میں ڈال دیا جسکے ساتھ ہی پانی جوش مارتے ہوئے اوپر تک آپہنچا اور چاروں طرف بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز ظہر سے فارغ ہونے کے بعد اسی لڑکی کے گھر جا پہنچے' دستک دی اور لڑکی سے یوں ہمکلام ہوئے۔ ''پیاری بیٹی! تجھے خدا کی قسم ہے جس نے تجھ کو پیدا کر کے یہ ہدایت دی۔ میں تجھے خدا کا' تمام نبیوں کا اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں جن کی شفاعت کی تو امیدوار ہے۔ یہ بتادے کہ تجھے یہ درجہ کس طرح حاصل ہوا۔'' لڑکی نے جواب دیا اگر آپ اس قدر بڑی قسم نہ دلاتے تو میں ہرگز نہ بتاتی۔ یہ سب دراصل ایک درود شریف کی تاثیر ہے۔ آپ مختلف درودوں کو

یکجا کریں اور میرے پاس لے آئیں، اگر یہ درود شریف اس میں شامل رہا تو اس کی نشاندہی کر دوں گی۔ چنانچہ اس لڑکی کی خواہش پر آپ اپنے وطن واپس ہوئے اور درود شریف کے مختلف صیغے جمع کرنے میں مصروف ہو گئے اور ایک سال کے بعد جا کر اسی لڑکی کو سب درود سنا ڈالے لیکن پتہ چلا کہ مطلوبہ وہ خاص درود شریف اس میں شامل نہیں ہے۔ آپ پھر اپنے گھر واپس ہوئے اور اسی طرح ہر سال درودوں کو جمع کرتے جاتے اور اس لڑکی کے دیہات پہنچکر اسے سنایا کرتے تھے۔ آخر کار آٹھویں سال لڑکی نے نشاندہی کرتے ہوئے خوش خبری دی کہ ہاں وہ مبارک درود شریف یہی ہے جس کی تلاش و جستجو میں آپ ایک عرصہ سے سرگرداں تھے اور جس کا ورد کرتے کرتے میں اس مرتبہ پر پہونچی ہوں۔ آپ نے لڑکی سے اس درود شریف کے پڑھنے کی اجازت حاصل کی اور دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں ایک ایسی کتاب ترتیب دوں جن میں میرے جمع کردہ سارے درودوں کے ساتھ وہ کنویں والا خصوصی درود شریف بھی شریک رہے جس کو "درود بئری" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کیون کہ عربی میں کنویں کو "بئر" کہتے ہیں۔ درود شریف کے کئی خوب صورت صیغوں پر مشتمل شہرۂ آفاق کتاب "دلائل الخیرات" آج دنیا کے کونے کونے میں پڑھی جاتی ہے۔ جس کے مولف حضرت محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ بتاریخ ۱۶/ ربیع الاول ۸۷۰ھ عین نماز فجر ادا کرتے ہوئے سجدہ کی حالت میں واصل بحق ہوئے۔ حالات متقاضی ہوئے تو تدفین کے کوئی (۷۷) برس بعد شاہ مراقش نے آپ کے جسد مبارک کو وہاں سے مراقش منتقل کیا۔ آپ کی قبر شریف کھولتے ہی سارا علاقہ خوشبو سے مہک اٹھا۔ جس وقت جسدِ اقدس قبر سے برآمد کیا گیا تو بالکل ایسا تروتازہ پایا گیا جیسے کہ ابھی ابھی دفن کیا گیا ہے۔ اس قدر طویل عرصہ کے بعد بھی آپ کے جسم کے کسی حصہ پر مٹی کا کوئی اثر نہیں تھا۔ آپ کی ریش مبارک اور سر کے بال ایسے ہی دکھائی دیتے تھے جیسے کہ اسی دن تراشے گئے ہوں۔ بعض لوگوں نے چہرۂ انور پر اپنی

انگلی دبا کر اٹھائی تو خون بازو سرک کر پھر ویسا ہی اپنی جگہ آگیا جیسا کہ کسی زندہ آدمی میں واقع ہوتا ہے۔ مراقش کے مشہور قبرستان ''ریاض الفردوس'' میں واقع آپ کے مرقد سے آج بھی مشک کی خوشبو آتی ہے اور رات دن انوار ٹپکتے ہیں۔ (مطالع المسرات۔ شرح زروق)

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عاشق صادق اور درود شریف بھیجنے والے شیدائی کی وفات کے بعد حیات کی یہ کیفیت ہے تو پھر جس ذاتِ اقدس پر درود شریف بھیجا جاتا ہے اس ذات بابرکات کی حیات بعدِ وصال کا عالم کیا ہو گا؟

''محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہو گا''

۷) **حضور کا معانقہ اور بوسہ**: شیخ احمد بن ابی بکر علیہ الرحمہ، شیخ مجد الدین فیروز آبادی علیہ الرحمہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت اقلنسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن شبلی علیہ الرحمہ 'ابو بکر مجاہد علیہ الرحمہ کے پاس پہونچے تو انہوں نے احتراماً کھڑے ہو کر شبلی علیہ الرحمہ سے نہ صرف معانقہ فرمایا بلکہ شبلی علیہ الرحمہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اقلنسی علیہ الرحمہ نے کہا ''یا سیدی! آپ یہ حرکت شبلی کے ساتھ کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ اور بغداد کے تمام لوگ اس کو دیوانہ کہتے ہیں۔''

ابو بکر مجاہد علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ رات میرے خواب میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے پھر اتنے میں شبلی بھی سامنے حاضر ہوئے جس کے ساتھ ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ نفس نفیس خود کھڑے ہو گئے اور ان کو سینے سے لگانے کے بعد ان کی آنکھوں کے بیچ بوسہ لیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ شبلی کو بوسہ دیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہاں وہ ہمیشہ بعد نماز اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے۔

"لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ" (توبہ۔۱۲۸)

(ترجمہ: بے شک تمھارے پاس تمھیں میں سے ایک رسول آئے جن پر تمھارا مشقت میں پڑھنا گراں ہے۔ تمھاری بھلائی کی نہایت چاہنے والے ہیں۔ مومنوں پر نہایت مہربان اور رحم فرما ہیں) پھر اسکے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۸) **درود شریف پر کتاب لکھنے کا انعام:** شیخ احمد بن ثابت مغربی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "میں نے درود شریف کی جو برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا جسے میں نے خواب میں دیکھا تو اس سے اسکے احوال کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل و کرم سے عزت و اکرام عطا فرمایا ہے۔

پھر میں پوچھا "بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں" تو اس نے جواب دیا۔ "اے بھائی! تجھے بشارت دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ کے نزدیک تو صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ سب کس وجہ سے ہے تو اس نے بتایا کی اس وجہ سے کہ تو نے درود شریف کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۹) **کتابت میں درود شریف کا لکھنا موجب مقبولیت:** لکھنو میں ایک کاتب تھے انہوں نے ایک کاپی اپنے پاس رکھی تھی اور ان کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتے تو پہلے اس کاپی پر درود شریف لکھ لیا کرتے پھر کتابت کا کام شروع کرتے۔ جب ان کا آخری وقت آپہنچا تو آخرت کی فکر غالب ہوئی۔ گھبرا کر کہنے لگے دیکھئے اب وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آپہونچے اور فرمانے لگے "بابا کیوں گھبراتے ہو وہ کاپی سرکار کے دربار میں پیش ہے اور اس پر "صاد" بن رہے ہیں"۔ یعنی وہی کاپی تمھارے لئے

نجات کا سامان ثابت ہو رہی ہے (سیرت النبی بعد از وصال النبی)

۱۰) **درود شریف لکھنے والے کا اعلیٰ مرتبہ** : ابن عساکر اپنی تاریخ حفص بن عبد اللہ علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو زراعہ علیہ الرحمہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز میں امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ "یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا؟" وہ کہنے لگے کہ "میں نے اپنے ہاتھ سے ہزارہا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھی ہیں اور ہر حدیث لکھتے وقت "قال رسول اللہ" کے الفاظ کے بعد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تحریر کیا کرتا اسی سبب سے اللہ جل شانہ مجھ سے راضی اور میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خوش ہوئے اور مجھے یہ درجہ فضیلیت عطا فرمایا گیا ہے۔" (جمع الجوامع)

۱۱) **مالی مشکل حل ہو گئی** : جس رات کو بی بی رابعہ بصریہ علیہا الرحمہ پیدا ہوئیں تو والدین اتنے غریب تھے کہ گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا۔ والدہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ فلاں پڑوسی کے پاس جا کر تھوڑا سا تیل لے آؤ تا کہ چراغ جلا سکیں۔ لیکن انہوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ میں کسی شخص سے کچھ طلب نہ کروں گا۔ چنانچہ گھر سے باہر آئے اور پڑوسی کے دروازہ پر ہاتھ رکھ کر واپس آ گئے اور اہلیہ سے کہہ دیا کہ وہ دروازہ نہیں کھول رہے ہیں۔ اسی غم میں وہ درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گئے مگر ان کی قسمت جاگ اٹھی یعنی حضرت رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں رونق افروز ہوئے جو ارشاد فرما رہے تھے: "غمگین نہ ہو تیری بیٹی سیدہ ہے جو میری امت کے ستر ہزار افراد کی شفاعت کرے گی اور حکم دیا کہ امیر بصرہ عیسیٰ زروان کے پاس جاؤ اور کاغذ پر لکھ کر اس تک پہنچا دو کہ تو مجھ پر ہر رات سو (۱۰۰) بار اور جمعہ کی رات چار سو (۴۰۰) بار درود شریف بھیجتا تھا۔ کیا وجہ تھی کہ پچھلی جمعرات کو تو نے درود شریف نہیں پڑھا۔ اب اس کے بدلے چار سو دینار بطور کفارہ اس آدمی

کو ادا کر دے۔" بیدار ہوئے تو وہ روتے ہوئے اٹھے اور یہ سب کچھ ایک کاغذ پر لکھ کر امیر بصرہ کے پاس دربان کے ذریعہ بھجا دیا۔ خوشی اور احترام کے ملے جلے جذبات کے ساتھ امیر یہ کہتے ہوئے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغامبر کو میں اپنے پاس نہیں بلاؤں گا بلکہ میں خود جاؤں گا اور اپنی داڑھی سے اس کے در کی خاک روبی کروں گا انھیں اپنے ساتھ دربار میں لے آیا۔ پہلے تو امیر نے دس ہزار درہم درویشوں میں بانٹنے کا حکم دیا۔ اس شکرانہ میں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ چار سو (۴۰۰) دینار بی بی رابعہ کے والد کو دیئے جائیں۔ نیز ان سے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم جب کبھی آپ کو ضرورت ہو تو مجھ سے فرمادیا کریں۔ اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درود شریف کا تحفہ بھیجتے ہیں آپ ان سے بخوبی واقف ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء)

۱۲) **قرض کی ادائی کا غیبی انتظام**: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ایک اللہ والے بزرگ تین ہزار دینار کے مقروض ہو گئے۔ وقت پر قرض ادا نہ کئے جانے کے باعث قرض دار نے قاضی شہر کے پاس عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ ناداری اور عاجزی کے اظہار پر قاضی نے ایک ماہ کی مہلت دیتے ہوئے قرض کی ادائیگی کا حکم صادر کیا۔ وہ اہل اللہ بزرگ عدالت سے سیدھے مسجد میں آئے اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ رب العالمین کے آگے رونے لگے اور مسلسل درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ ستائیسویں رات خواب کی حالت میں انھیں غیب سے ایک ندا سنائی دی "فکر مت کرو، تمہارا قرض حق تعالیٰ ادا فرمادے گا۔ تم وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اس سے کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ آپ میرا تین ہزار دینار کا قرض ادا کر دیں۔" خواب سے بیدار ہوئے تو دل میں خوشی واطمینان محسوس کیا لیکن وہ دل ہی دل میں سوچنے لگے کہ اگر وزیر پوچھے کہ تمھارے خواب کے سچے ہونے کا کیا ثبوت ہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ اسی فکر میں تھے کہ دوسری رات خواب میں

پھر زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوئی تو وہی حکم صادر ہوا۔ خوشی خوشی بیدار تو ہوئے لیکن وہی خیال ستاتا رہا۔ بالآخر تیسری رات پھر خواب میں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور وزیر کے پاس نہ جانے کی وجہ دریافت فرمائی اور پھر ہدایت فرمائی کہ بطور علامت یا ثبوت تم وزیر سے یہ کہہ دینا کہ "اے وزیر! روزانہ بعد نماز فجر آفتاب طلوع ہونے تک کسی سے بات چیت کرنے سے قبل تو پابندی کے ساتھ پانچ ہزار بار درود شریف پڑھا کرتا ہے اور اس راز کو خداوند قدوس اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔" چنانچہ بیدار ہونے کے بعد صبح وزیر کے سامنے حاضر ہونے اور خواب بیان کرنے کی ہمت کرلی۔ اور خواب کی سچائی کا ثبوت بھی ظاہر کر دیا۔ وزیر خوش ہوا اور قرض ادا کرنے کے لئے تین ہزار دینار لا کر دیا۔ اس کے علاوہ ان کے اہل و عیال کے نفقہ کے لئے علٰحدہ تین ہزار دینار پیش کیا۔ پھر مزید قسم لے لی کہ آیندہ کوئی ضرورت پیش آئے تو ضرور اطلاع کریں۔

خدا رسیدہ بزرگ نے قرض ادا کرنے کے لئے عدالت میں تین ہزار دینار قاضی کے سامنے رکھ دیئے اور سارا واقعہ سنا دیا۔ قرض خواہ تو حیرت زدہ ہوگیا۔ مگر قاضی عدالت نے کہا کہ جب یہ بات ہے تو اس قرض کو میں ادا کروں گا۔ اس پر قرض وصول کرنے والا بول اٹھا کہ اس سعادت و کرامت کا سب سے زیادہ حقدار تو میں ہی ہوں۔ لہذا میں نے اس قرض کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر معاف کر دیا ہے۔ قاضی کہنے لگا کہ جو رقم میں نے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نکالی تھی واپس نہیں لوں گا۔ اس طرح وہ قرض دار' قاضی کے تین ہزار دینار اور وزیر کے نو ہزار دینار جملہ بارہ ہزار دینار لے کر عدالت سے باہر آیا۔ اور قرض بھی معاف ہوگیا۔ پھر بارگاہ ایزدی میں شکر گزار ہو کر راہ خدا میں صدقہ بھی ادا کیا۔ (جمع الجوامع۔ جذب القلوب)

۱۳) ایک شخص پر (۵۰۰) درہم قرضہ تھا مگر قرض ادا کرنے کے موقف میں نہیں تھا۔

اس کو خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوئی تو اس نے اپنی پریشانی بیان کی۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے۔ وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے تقسیم کرتا ہے اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو کہدینا کہ تو ہر روز دربار رسالت میں سوبار درود شریف کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ مگر کل تجھ سے درود شریف ناغہ ہو گیا تو نے نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور نیشاپور پہنچ کر ابوالحسن کیسائی سے اپنا سارا حالِ زار بیان کر دیا اور طلب کرنے پر نشانی بھی بتادی۔ ابوالحسن نے سنتے ہی فوراً سجدۂ شکر ادا کیا اور کہا کہ اے بھائی ! یہ تو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا۔ پھر ابوالحسن کیسائی نے دو ہزار پانچ سو درہم دیتے ہوئے کہا کہ اے بھائی ! اس رقم میں سے ایک ہزار درہم تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مجھے یاد فرمانے کی خوشی اور آپ کے بشارت سنانے کا شکرانہ ہے۔ اور ایک ہزار درہم آپ کے یہاں تشریف لانے کا بطور شکرانہ ہدیہ ہے اور باقی پانچ سو درہم تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں حاضر ہیں۔ آخر میں کہنے لگا کہ آئندہ آپ کو جب کبھی کوئی ضرورت پیش آئے تو میرے پاس ضرور تشریف لایا کریں۔ (معارج النبوۃ)

۱۴۔ قرض دار کے ضامن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بغداد کا ایک تاجر بڑا دولت مند تھا جس کے کاروبار خشکی اور سمندر کے ذریعہ تکمیل پاتے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے قرضے سر پر چڑھ گئے۔ ایک قرض خواہ نے اسے عدالت میں قاضی کے سامنے پیش کر دیا۔ قاضی کے پوچھنے پر قرضدار نے معذرت پیش کی کہ اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں قرض ادا کر سکوں قاضی نے مطالبہ کیا کہ قرض ادا کر دیا پھر ضمانت پیش کرو۔

ورنہ جیل خانہ جاؤ۔ کوئی شخص بھی اس کی ضمانت دینے تیار نہ ہوا۔ آخر کار قرضدار نے نہایت عاجزی اور سماجت سے کہا کہ اللہ کے نام پر آج رات مجھے بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے۔ کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا۔ اور مجھے بے شک جیل بھجد ینا۔ اس کیلئے بھی جب ضمانت مانگی گئی تو مقروض شخص نے کہا کہ میرے ضامن مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مقروض گھر آگیا مگر نہایت فکر مند اور غم زدہ تھا۔ جسے دیکھ کر اس کی بیوی نے سبب پوچھا تو شوہر نے سارا ماجرا سنادیا۔ بیوی بڑی خوش عقیدہ عورت تھی جو تسلی دیتے ہوئے کہنے لگی۔ "اب پھر آپ غم و فکر کیوں کرتے ہو' جسکے ضامن رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون وہ بھلا کیوں مغموم و پریشان ہو۔" شوہر کی کچھ ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درود شریف پڑھتے پڑھتے وہ تو سوگیا مگر اس کی قسمت جاگ اٹھی کہ خواب میں امت کے غم گسار' رحمت والے سرکار جلوہ گر ہوئے اور فرمایا کہ تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اس سے کہنا کہ یھس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے۔ اور حلم دیا ہے کہ میری طرف سے پانچ سو (۵۰۰) دینار قرضہ ادا کردو۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اے وزیر ! تم محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر رات (۱۰۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے ہیں۔ لیکن گزشتہ رات تم غلطی سے اس شک میں پڑ گئے کہ پورا ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہوگئی تھی۔

وہ قرض دار شخص بیدار ہوا تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ بعد نماز فجر وزیر کے محل پر پہونچا تو اس نے پوچھا کہ "تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟" قرض دار شخص نے جواب دیا۔ "میں آیا نہیں ہوں بلکہ بھیجا گیا ہوں۔" جب وزیر نے استفسار کیا "کس نے یھس بھیجا ہے ؟" تو جواب دیا کہ "سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ میرا پانچ سو (۵۰۰) دینار کا قرضہ ادا کردیں۔" وزیر کی جانب سے اسکا ثبوت دریافت کرنے پر انہوں

نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارشاد کردہ ہدایت تفصیل سے بیان کر دی۔

وزیر یہ سنتے ہی بے ساختہ اس شخص کو اپنے مکان کے اندر لے گیا اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کی۔ "ایک بار پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔" وزیر یہ سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس قرضدار شخص کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ تم رحمت دو عالم امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے آئے ہو۔

پھر وزیر صاحب نے اس کو پانچ سو (۵۰۰) دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کیلئے ہیں پانچ سو دینار علیحدہ دئے کہ یہ آپ کے بچوں کیلئے مختص ہیں۔ مزید پانچ سو دینار اس خوشخبری سنانے کے لئے دیئے اور پھر پانچ سو دینار یہ سچا خواب سنانے کے بدلے میں دیئے۔

قرض دار خوشی خوشی عدالت پہونچا تاکہ قرضہ ادا کر دے۔ اسے دیکھتے ہی قاضی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ قاضی صاحب نے اس مقروض کو مودبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور مجھے حکم دے گئے ہیں کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دوں۔ ادھر قرض خواہ نے کہا کہ "میں نے اس کا قرضہ معاف کیا اور پانچ سو دینار اس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں کیوں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھی یوں ہی حکم دیا ہے۔" بہر حال وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آگیا جبکہ اس کے پاس تین ہزار (۳۰۰۰) دینار موجود تھے اور اس کا قرض معاف بھی ہو چکا تھا۔ (سعادۃ الدارین)

۱۵۔ قرض کی ادائی اور ساٹھ ہزار درود شریف کا نسخہ : ایک شخص سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کے پاس آیا اور کہا کہ مدت سے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کا آرزومند تھا تاکہ اپنا حال دل بیان کروں۔ خوش قسمتی سے ایک رات زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر ایک ہزار دینار قرض ہے

مگر قرض ادا کرنے کے موقف میں نہیں ہوں۔ ڈرتا ہوں کہ موت آجائے اور قرض کا بار میری گردن پر یوں ہی رہ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محمود کے پاس جا اور ہزار دینار اس سے لے لے اور وہ نشانی پوچھے تو کہہ دینا کہ اول شب سونے کے وقت تم تیس ہزار مرتبہ اور آخر شب جاگنے کے وقت تیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہو۔ یہ خواب سنتے ہی سلطان رونے لگا اور اس کا ہزار دینار قرض ادا کر دیا۔ نیز مزید ایک ہزار دینار بھی اس کو پیش کیے۔ ارکانِ سلطنت کو اس پر سخت تعجب ہوا تو کہنے لگے کہ آپ تو درود شریف پڑھتے کبھی نظر نہیں آتے اور اگر کوئی رات دن درود شریف ہی درود شریف پڑھنے میں مصروف رہے تو بھی ساٹھ ہزار مرتبہ روزانہ درود شریف نہیں پڑھ سکتا پھر آپ سے یہ بات کس طرح ممکن ہے۔ سلطان محمود نے کہا میں نے علمائے کرام سے سنا تھا کہ جب کوئی حسب ذیل درود شریف ایک بار پڑھے گا تو گویا اس نے دس ہزار بار درود شریف پڑھ لیا۔ چونکہ میں رات کے پہلے حصہ میں یہی درود شریف تین بار اور رات کے آخری حصہ میں تین بار پڑھا کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ اس طرح میں نے ساٹھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے۔ اب خواب سے علماء کرام کی بات سچ ثابت ہوی جس کی تصدیق خود میرے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادی وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّااخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصَرَانِ وَ تَکَرَّرَ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقْبَلَ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَرْوَاحَ اَھْلَ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّۃُ وَالسَّلَامُ O (انوار العارفین۔ سیرت النبی بعد از وصال النبی)

(ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل پر جب تک دن رات بدلتے رہیں' زمانے آتے جاتے رہیں' چاند سورج نکلتے رہیں اور قطب شمالی کا ستارہ چمکتا رہے۔ اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی

روح کو اور آپ کی اہلبیت کی روحوں کو ہمارا درود و سلام پہنچا۔)

۱۶) عید کے دن تنگدستی خوشی میں تبدیل : شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی علیہ الرحمہ شریعت و سنت کے بڑے پابند تھے اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کے عادی تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک وقت مجھ پر بڑے سخت آزمائش کے دن آئے ' فقر و فاقہ کی نوبت آگئی حتیٰ کہ عید کے موقع پر بچوں کو کپڑے بنانے یا کھانا کھلانے کے لئے بھی کچھ میسر نہ تھا۔ عید کی رات بڑی پریشانی اور بے چینی کے عالم میں گزری مگر رات دیر گئے کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹا یا۔ دروازہ کھولا تو کافی لوگ قندیلیں ہاتھ میں لئے تھے ان میں سے ایک سفید کپڑے پہنا ہوا رئیس سامنے آیا اور بتانے لگا کہ آج رات خواب میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا جو مجھے حکم فرما رہے تھے کہ " ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدسی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ لہٰذا ان بچوں کیلئے کپڑے اور دیگر ضروریات کا خرچہ دے کر آ تاکہ وہ خوشی سے عید منا سکیں" پھر اس رئیس نے کہا کہ یہ سب سامان عید قبول کیجئے اور میں درزی کو ساتھ لے آیا ہوں ذرا آپ بچوں کو بلوائیں تاکہ ان کے کپڑے نیز آپ بڑوں کے کپڑے سِل جائیں۔ صبح ہونے سے پہلے پہلے درزی نے سب تیار کر دیا اور شیخ ابوالحسن لیثی علیہ الرحمہ نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادۃ الدارین)

۱۷) معزول وزیر بحال : علی بن عیسیٰ وزیر نے کہا کہ میں کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے پادشاہ نے وزارت سے برطرف کر دیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو جہاں کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رونق افروز ہیں۔ میں باادب و احترام اپنی سواری سے اترا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "اے علی ! اپنی جگہ واپس چلا جا۔" آنکھ کھل گئی اور صبح ہوئی تو بادشاہ نے خود مجھے بلایا اور وزارت مجھے سونپ دی۔ (سعادۃ الدارین)

۱۸) جنتی بننے کا آسان نسخہ : ابوالحسن بغدادی نے ابن حامد علیہما الرحمہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ جواب ملا کہ حق تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ اور مجھ پر رحم فرمایا۔ ابوالحسن بغدادی نے کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسکی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں۔ ابن حامد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ہزار رکعت نفل نماز پڑھو اس طرح کہ ہر رکعت میں ہزار بارہ سورۂ اخلاص پڑھو۔ ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ ابن حامد علیہ الرحمہ نے فرمایا اگر نہیں کر سکتے تو ہر رات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھا کرو۔ (قول البدیع)

۱۹) سونے کے دیناروں سے مٹھی بھری ہوئی : ایک بار چند کافروں کا گروہ ایک جگہ بیٹھا تھا کہ ایک سائل آیا اور ان سے کچھ سوال کیا۔ ان لوگوں نے مذاق اڑاتے ہوئے سائل سے کہدیا کہ تم علی کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ چنانچہ سائل جب حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے پاس آکر یہ سوال کیا کہ میں تنگ دست ہوں مجھے کچھ دیجئے۔ آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن جب پتہ چلا کہ کافروں کی شرارت ہے تو آپ نے اسی وقت دس بار درود پڑھا اور سائل کی ہتھیلی پر پھونک کر فرمایا کہ ہتھیلی بند کر لو اور وہیں جا کر اسے کھولنا۔ جب سائل کافروں کے پاس گیا اور وہاں اپنی مٹھی کھولی تو مٹھی سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی نکلی یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب ٗ ملفوظات شیخ فرید شکر گنج)

۲۰) خواب کے بعد بیداری میں بھی روٹی موجود : حضرت ابو حفص حداد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ ٗ منورہ میں حاضر ہوا تو ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا ٗ سخت بھوک معلوم ہو رہی تھی ٗ چند دن گزرے تو میں بے حد نڈھال ہو گیا۔ اور روضہ اقدس پر مراقب ہو کر کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور عرض کرنے لگا۔

”یا رسول اللہ ! اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔“ اسی

دوران مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آقا کی دائیں جانب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آپکے بائیں جانب اور سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ سامنے موجود ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بلاتے ہوئے فرمایا۔ "اٹھ سرکار تشریف لائے ہیں۔" میں اٹھا اور دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔ جس کے بعد آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ میں نے خواب ہی میں کھانا شروع کر دیا حتیٰ کے نصف روٹی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہوا تو دیکھا کہ باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں ہے۔ (سعادۃ الدرین۔ مصباح الکلام)

۲۱) اسی نوعیت کا ایک واقعہ کتاب "سیرت النبی بعد از وصال النبی" میں بھی لکھا ہے کہ حضرت محمد بن حسن احیمی علیہ الرحمہ جو اکابر عارفین سے ہیں انھوں نے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں ایک روٹی عنایت فرمائی۔ انھوں نے کچھ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے خواب ہی میں کھالی اور باقی اپنی کروٹ کی طرف رکھ لی۔ نیند سے بیدار ہوا اور آنکھ کھلی تو روٹی اسی طرح رکھی ہو یپائی۔ (انوار الحسنین)

۲۲) ابو الخیر علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے تو ساز و سامان ختم ہو گیا۔ بھوک کی شدت ہونے لگی۔ سلام کے بعد مواجہ شریف میں عرض حال کیا تو منبر کے پاس نیند آگئی۔ خواب میں زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے تو دیکھا کہ حضور نے بہ نفس نفیس انھیں ایک روٹی عنایت فرمائی جسے وہ خواب ہی میں کھانے لگے نصف روٹی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔ تو بیان کرتے ہیں "خدا کی قسم باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔"

(حجۃ اللہ علی العالمین)

۲۳) **گنہ گار یہودی کی مغفرت** : بنی اسرائیل کا ایک گنہ گار شخص ساری عمر فسق و

فجور میں گزارنے کے بعد جب مر گیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑے کرکٹ کی جگہ پھینک دیا۔ حق تعالیٰ نے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی "اے پیارے کلیم! ہمارے ایک بندہ کی لاش کو اس کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے گندگی میں پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ اسے وہاں سے اٹھالائیں۔ تجہیز و تکفین کر کے آپ سب کے ساتھ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور تدفین عمل میں لائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ! یہ شخص تو مشہور مجرم تھا پھر وہ سزا کے بجائے تیری اس عنایت کا مستحق کیسے بنا؟ فرمان الٰہی ہو کہ بے شک وہ بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اسنے ایک دن جب تورات کھولی اور اسکے اندر میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا دیکھا تو محبت و عقیدت سے اسے بوسہ دیا اور درود شریف پڑھنے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کے سارے گناہ معاف کردئے۔ (مقاصد السالکین، قول البدیع)

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی
حق نے اسی پر آتش دوزخ حرام کی

۲۴) قبر و حشر اور میزان پل صراط پر نور مددگار: حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی کی وفات کے بعد میں نے جب اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے جواب دیا کہ حضرت کیا پوچھتے ہو۔ بڑے بڑے خوف ناک مرحلوں سے مجھے سابقہ پڑا۔ نکیرین کے سوالات کے وقت مجھ پر اس قدر خطرناک اور دشوار لمحہ آیا کہ میں سوچ میں پڑھ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ بھی ہوا ہے کہ نہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بیکار رہی۔ اسی وجہ سے یہ مصیبت تجھ پر نازل ہوئی ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا اور جسکے جسم پاک سے

خوشبو ہی خوشبو مہکتی تھی۔ نکیرین کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا۔ اور میں ان فرشتوں کو جوابات دیتے ہوئے کامیاب ہو گیا۔ آخر میں نے اس نوری پیکر شخص سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ میں تیرا وہی درود شریف ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ رہوں گا۔ قبر و حشر اور میزان و پل صراط غرض ہر مشکل مقام پر میں تیرے ساتھ رہکر تیری مدد کرتا رہوں گا۔

(قول البدیع۔ جذب القلوب)

۲۵) **نور کا ستون:** عبداللہ بن محمد مروزی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث شریف کی تکرار کرتے تھے (یعنی حدیث شریف کی عبارت کو بار بار پڑھتے تھے۔) تو جس جگہ بیٹھ کر یہ عمل کیا کرتے تھے وہاں نور کا ایک ستون نمودار ہو جاتا جو کہ آسمان کی بلندیوں تک نظر آتا۔ پوچھا گیا کہ یہ کیسا نور ہے؟ جواب ملا کہ حدیث پاک کے متن کو بار بار پڑھنے کے وقت جو درود شریف کی کثرت سے تلاوت ہوتی تھی۔ اسی درود شریف کا نور ہے۔

(سعادۃ الدارین)

۲۶) **نزع کے وقت دوزخ سے نجات کی بشارت:** خلاد بن کثیر علیہ الرحمہ پر جب نزع کی حالت طاری ہوئی تو ان کے سر کے نیچے سے ایک کاغذ کا پرچہ دستیاب ہوا جس پر لکھا تھا "هٰذِهٖ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ" یعنی خلاد بن کثیر کے لئے یہ دوزخ سے نجات (کا پروانہ) ہے۔ لوگوں نے ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ ان کا عمل کیا تھا؟ تو جواب ملا کہ وہ ہر جمعہ کو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (قول البدیع)

۲۷) **غسل جنازہ کے وقت نجات دوزخ کی نوید:** سید محمد کردی علیہ الرحمہ نے محمد نامی اپنے نانا کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے غسل دینے کا وقت آئے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا ایک رقعہ گرے گا

جس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کیلئے براءت نامہ ہے اور اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ غسل کے بعد وہ رقعہ گرا جس پر لکھا تھا "هٰذِهٖ بَرَآءَةُ مُحَمَّدِ نِ الْعَالِمِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّارِ" یعنی عالم محمد کو اسکے علم کی بدولت دوزخ سے یہ نجات (کا پروانہ) ہے اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا تو امی جان نے فرمایا کہ "ان کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور درود شریف کی کثرت۔" (سعادۃ الدارین)

۲۸) **بدکردار دولت مند کا ایمان پر خاتمہ:** امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی کا کردار اچھا نہیں تھا لیکن اسے درود شریف پڑھنے کا اس قدر بڑا شوق تھا کہ کسی بھی وقت وہ درود شریف سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور نزع کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور اسے بہت زیادہ تنگی لاحق ہونے لگی حتیٰ کہ اس کی اس حالت کو جو بھی دیکھتا تو ڈر جاتا تھا۔ اس نے اپنی حالت نزع میں صرف یہ ندا دی کہ "اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود شریف کی کثرت کرتا ہوں" ابھی یہ ندا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے اتر آیا اور اس نے اپنے پر اس شخص کے چہرے پر پھیر دیا۔ جس سے اس کا چہرہ فوراً چمک اٹھا۔ اور مشک کی سی خوشبو مہک اٹھی۔ اسی اثناء میں وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف اس کو لے جایا گیا اور اسے لحد میں اتار اگیا تو ہاتف سے آواز آئی کہ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود شریف نے جو میرے حبیب پر وہ پڑھا کرتا تھا" اسے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا۔
(درۃ الناصحین)

۲۹۔ **گناہوں سے زیادہ تعداد درود شریف کی:** ابو الحفص کاغذی علیہ الرحمہ کی وفات

کے بعد انھیں کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے ؟اور اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا کہ مجھے بخش دیا اور جنت میں بھیجدیا۔" دیکھنے والے نے پھر پوچھا کہ کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے تو فرمایا کہ جب میں دربار الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ نے فرشتوں کو فرمایا کہ اس کے گناہوں کو شمار کرو جس کی تعمیل میں فرشتوں نے میرے چھوٹے اور بڑے سب گناہ شمار کر کے بارگاہ ایزدی میں پیش کر دئے۔ پھر فرمان الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو درود شریف بھیجا ہے اسے بھی شمار کرو۔ فرشتوں نے اسے بھی شمار کیا تو گناہوں کے مقابلہ میں درود شریف کی تعداد زیادہ نکلی۔ اس پر مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے لہذا اس کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ"

(قول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

(۳۰) حضور نے اپنا سلام بول بھجایا: ابو الفضل قرمسانی علیہ الرحمہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراساں سے آیا اور کہا کہ "مجھے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے میں نے دیکھا کہ آپ مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم فرمایا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا سلام کہدینا۔" تو میں نے عرض کیا "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر اتنا کرم کس وجہ سے ہے۔" تو فرمایا "وہ روزانہ سو بار مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ جب اس آنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام مبارک پہنچادیا تو پھر مجھ سے پوچھا کہ وہ درود شریف مجھے بھی بتادیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو ۱۰۰ بار یا اس سے زیادہ یہی درود شریف پڑھتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

ترجمہ! اے اللہ ہمارے آقا نبی امی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ہمارے آقا محمد

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل پر درود بھیج۔ ہماری عرض ہے کہ اللہ ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایسی چیز عطا فرمائے جو آپ کے شایانِ شان ہو) قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا مجھے آپ کا نام اور پتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی بتایا ہے۔

(سعادۃ الدارین)

(۳۱) شیخ یحییٰ کرمانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ایک دن ابو علی بن شاذاں کے پاس تھا کہ ایک اجنبی نوجوان آیا اور سلام کے بعد ابو علی بن شاذاں کو پوچھنے لگا۔ ہم نے جب اشارہ سے بتادیا تو اس نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ آپ نے حکم فرمایا ہے کہ ابو علی بن شاذاں کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تیری ان سے ملاقات ہو تو ان کو میرا سلام کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا۔ حضرت ابو علی کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمانے لگے مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا کہ جس سے میں اس نوازش و عطا کا مستحق ہو جاؤں۔ ہاں البتہ حدیث شریف ضرور پڑھتا ہوں اور اس کے دوران جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی یا ذکرِ پاک آتا ہے تو میں درود شریف پڑھتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین)

(۳۲) درود نہ ہو تو ساری نیکیاں منہ پر ماردی جائینگی :ایک بزرگ نماز کے قعدہ آخر میں تشہد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا بھول گئے۔ خواب میں زیارت مصطفٰے سے مشرف ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا۔" عرض کی کہ "یارسول اللہ! میں اللہ تعالٰی کی حمد و ثناء میں ایسا محو رہا کہ درود شریف پڑھنا یاد نہیں رہا۔" یہ سن کر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا "کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ نیکیاں اور سب عبادتیں اور تمام دعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الٰہی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر

درود شریف شامل نہ ہو تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دیجا ئینگی اور ان میں سے ایک نیکی بھی قبول نہ ہو گی۔" (درۃ الناصحین)

۳۳) **موئے مبارک کی خیر و برکت**: بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا جس کے دو بیٹے تھے۔ اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ بھی تھی کہ اس کے پاس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے۔ اسکی وفات کے بعد دونوں بیٹوں نے باپ کی جائداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے بیٹے نے ایک موئے مبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے موئے مبارک کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں گے۔ چھوٹے نے کہا "خدا کی قسم میں ایسا ہونے نہ دوں گا۔ کون ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کو توڑے۔"

بڑے بھائی نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضے کو دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اس موئے مبارک کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں موئے مبارک تو ہی لے لئے اور باپ کی جائداد کا تیرا اپنا حصہ مجھے دیدے۔ چھوٹے بھائی نے کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہئے۔ چنانچہ بڑے بھائی نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارک لے لئے اور انھیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا۔ جب بھی شوق غالب ہوتا تو ان موئے مبارک کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا جاتا۔

اللہ کی قدرت کا تماشہ دیکھئے کہ چند دنوں میں بڑے بھائی کا مال ختم ہو گیا۔ اور وہ فقیر و مفلس بن گیا۔ مگر حق تعالیٰ نے چھوٹے بھائی کے مال میں برکت دی اور اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔ جب اس جانثار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹے بھائی کی وفات ہو گئی تو کسی بزرگ نے خواب میں اس کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دیکھا۔

خواب میں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے کہ اے میرے امتی! تو

لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت یا مشکل درپیش ہو تو وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔" بیدار ہونے کے بعد انہوں نے یہ اعلان کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس شیدائے رسول کی قبر کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ جوق در جوق اس کی قبر پر حاضر ہو کر برکات حاصل کرنے لگے حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہونچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اس مزار کے پاس سے گزرتا تو ادب واحترام سے وہ سواری سے اتر جاتا اور پیدل چلنے لگتا۔ (سعادۃ الدارین۔ قول البدیع)

(۳۴) بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کی بدولت بخشش: ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی نہایت اوباش ذہن کا تھا۔ اور فسق وفجور میں مبتلا رہتا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا جب وہ مرگیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ پوچھنے پر اس نے جواب دیا کہ میں ایک محدّث کے درس حدیث میں شریک ہوا تو ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جو کوئی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز کے ساتھ درود شریف پڑھے گا تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور حاضرین نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہۃ المجالس)

آخر میں علامہ صفوری رقمطراز ہیں کہ میں نے "المورد العذاب" میں یہ حدیث شریف دیکھی ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود شریف پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر درود کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

(۳۵) موت کی تلخی محسوس نہیں ہوتی: ایک اہل اللہ علیہ الرحمہ 'بجز خدا' ہر شئے سے جدا' اللہ عزوجل کی رضامندی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کی خاطر ایک ایسے بیمار کی عیادت ومزاج پرسی کو گئے جس پر نزع کی حالت طاری تھی۔ بزرگ موصوف نے پوچھا کہ موت کی تلخی کی کیا کیفیت ہے؟ مریض نے جواب دیا کہ مجھے تو کوئی تکلیف محسوس

نہیں ہو رہی ہے کیوں کہ میں نے ایک عالم ربانی سے سُن رکھا ہے کہ جو حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرتا ہے' موت کی تلخی سے وہ امن پالیتا ہے۔

(فضائل ددرود شریف)

۳۶) ظالم بادشاہ کے ظلم سے نجات: علامہ صفوری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اللہ والے بزرگ ایک ظالم بادشاہ کے ظلم و ستم کا شکار تھے۔ مظلوم بن کر اپنی جان کی حفاظت میں جنگل کی طرف نکل گئے' اس اندیشہ سے کہ وہ جابر بادشاہ اپنی قوت اور جاسوسی میں مہارت کے ذریعہ کہیں جنگل میں بھی اس درویش باخدا تک نہ رسائی حاصل کرلے۔ انھوں نے سنسان جنگل میں بطور احتیاط زمین پر ایک دائرہ کھینچ لیا اور اس کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک تصور کرتے ہوئے اس کے کنارے بیٹھ گئے اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد قاضی الحاجات کے بارگاہ میں اپنے بیکس ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے عرض کرنے لگے کہ اے ربِّ اعلیٰ! بندۂ عاجز نے اس روضہ والے سرکار کو اپنا شفیع بنالیا ہے۔ انھیں کی حرمت سے مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن واطمینان عطا فرما۔ فوراً ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے۔ اگرچہ وہ بہت دور فاصلہ پر ہیں۔ لیکن کرامت اور رتبہ میں مجھ سے بہت قریب ہیں۔ جاؤ ہم نے تیرے دشمن کو ہلاکت کا جام پلادیا ہے۔ جب وہ بزرگ شہر کے دروازے پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سن کر کہ ظالم بادشاہ کی وفات ہو چکی ہے' شکر الٰہی بجالائے (نزہتہ المجالس)

یہ اس ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توثیق ہے کہ اے میرے امتیو! جب کوئی بھاری مصیبت اور مشکل تمھارے سامنے آئے تو مجھ پر درودوں کی کثرت کردو کیوں کہ میرا درود "مشکل کشا اور دافع البلایا" یعنی مشکلات کو حل کرنے والا اور بلاؤں کو دفع کرنے والا ہے۔

۳۷) پیشاب کی بندش میں شفا ہوگئی: ایک شخص کو پیشاب بند ہو جانے کی شکایت ہوئی۔ جب سب علاج معالجہ سے وہ عاجز آگیا۔ ایک شب اس نے عارف باللہ شیخ شہاب

الدین ارسلان علیہ الرحمہ کو خواب میں دیکھا تو اپنی تکلیف کی شکایت بیان کی۔ آپ نے فرمایا ''ارے بندہ خدا! تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔ لے یہ درود شریف پڑھ :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ (ترجمہ : اے اللہ تمام روحوں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر درود و سلام بھیج۔ اور تمام دلوں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر درود و سلام بھیج اور تمام جسموں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پر درود و سلام بھیج اور تمام قبروں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر درود و سلام بھیج بیدار ہوا تو وہ شخص یہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی۔ (نزہتہ المجالس)

(۳۸) امام شافعی کی بخشش کا سبب : علامہ جوزی علیہ الرحمہ بحوالہ ابن بنان اصبہانی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے چچا کی اولاد میں محمد بن ادریس (امام شافعی علیہ الرحمہ) کا انتقال ہو گیا ہے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے کوئی اکرام فرمایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ''ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی کو روز قیامت بغیر حساب کتاب کے بخش دے۔'' اس کی وجہ دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''شافعی مجھ پر ایسا درود پڑھا کرتا تھا۔ جو آج تک کسی نے نہیں پڑھا۔'' میں نے عرض کی وہ درود کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ۝

(ترجمہ : اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جبکہ آپکو یاد کرنے والے یاد کریں اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جب کہ آپکی یاد سے غافل رہنے والے

غافل رہیں۔ (سعادۃ الدارین)

۳۹) عبد اللہ بن حکمؒ فرماتے ہیں "میں نے خواب میں امام شافعی علیہ الرحمہ کو دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخشدیا اور میرے لئے جنت یوں سجائی جیسے کہ دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے کہ دولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب تو فرمایا "رسالہ میں میں نے جو درود شریف لکھا ہے اس کے سبب میں نے پوچھا وہ کیا ہے تو فرمایا اس طرح ہے۔ : صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَاغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔o (ترجمہ: ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کا درود ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کرنے والوں کی تعداد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد سے غافل رہنے والوں کی تعداد کے برابر ہو)

صبح میں بیدار ہوا اور دیکھا تو رسالہ میں وہی لکھا ہے جو انہوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدارین)

۴۰) امام شافعی علیہ الرحمہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ جب پوچھا گیا کس عمل کے سبب تو فرمایا ان پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ جو اس طرح ہیں۔ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كَمَاتَنْبَغِيْ اَنْ تُصَلّٰى عَلَيْهِ (سعادۃ الدارین)

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان لوگوں کی تعداد کے برابر درود بھیج جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان لوگوں کی تعداد کے برابر درود بھیج جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجا اور ہمارے سردار محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جس طرح تو نے آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا اور ہمارے آقا کے سردار محمد جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا تجھے پسند ہے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے واسطے نہ کھڑا کیا جائیگا۔ (مذاق العارفین)

۴۱) طاعون کی وباء سے محفوظ : مولانا شمس الدین کیشی علیہ الرحمہ کے زمانہ میں جب طاعون کی وباء پھیلی تو آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسکی برکت سے طاعون کی وباء سے محفوظ رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو کوئی یہ درود مجھ پر بھیجے گا طاعون اور دیگر وباؤں سے محفوظ رہیگا۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِ نَا) مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّ دَوَاءٍ ٥ (ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر تمام بیماریوں اور دواؤں کی تعداد کے برابر درود بھیج۔

(سیرت النبی بعد از وصال النبی)

نوٹ : اس درود شریف میں ان الفاظ کا اضافہ بھی بزرگوں سے منقول ہے "وَ بِعَدَدِ کُلِّ عِلَّةٍ وَّشِفَآءٍ" یعنی اور تمام امراض اور شفاء کی تعداد کے برابر"

۴۲) فتق (ہرنیہ) کا مرض دفع ہو گیا : حاجی محمد ممتاز علی خان ولد غلام سرور خاں مشہور و معروف شخص تھے میرٹھ وطن اور اٹاوہ مسکن تھا اور یہی مدفن بنا۔ ایک مرتبہ ان کو فتق (HERNIA) یعنے آنت اترنے کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ جس سے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ بہت علاج کئے مگر سب بیکار ثابت ہوئے۔ ریاست بھرت پور میں ایک درویش رہتے تھے جنکا نام تھا میاں بید ارشاہ، انہوں نے طہارت، پاک رزق اور پکانے والے کے بھی طاہر

ہونے کی شرائط کے ساتھ ہر روز پانچ ہزار بار ایک درود شریف پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔ ابھی چالیس دن بھی نہ گزرے تھے کہ خان صاحب نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور نماز عشاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی ادا کی۔ صبح میاں صاحب نے کہا تمھاری مراد حاصل ہو گئی۔ چنانچہ وہ موذی مرض جاتا رہا اور دوبارہ کبھی نہیں ہوا۔ وہ درود شریف حسب ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ (ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر، تجھے معلوم تمام چیزوں کی تعداد کے برابر درود بھیج۔)

(سیرت النبی بعد از وصال النبی)

(۴۳) جہاز ڈوبنے سے بچ گیا: ابن فاکہانیؒ کی کتاب "فجر منیر" میں نقل ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ علیہ الرحمہ تھے جنھوں نے اپنا واقعہ مجھ سے یوں بیان کیا کہ ایک بار میں سمندری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ جہاز ڈوبنے لگا اور تمام مسافر مضطرب ہو گئے۔ یکایک مجھ کو غنودگی آئی اور مجھے خواب میں حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حاصل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو درود تنجینا تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہ اس درود شریف کو ایک ہزار بار پڑھیں۔ چنانچہ میں نے بیدار ہوتے ہی سب کو اس درود شریف کے پڑھنے کی تاکید کی۔ ابھی (۳۰۰) درود پڑھا تھا کہ موافق سمت میں تیز ہوا چلنے لگی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ درود تنجینا حسب ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا (عِنْدَكَ) اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ (اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ

شَیْئٍ قَدِیْرٌ) (سیرت النبی بعد از وصال النبی۔ جذب القلوب۔ مطالع المسرات۔ تفسیر روح البیان)

(ترجمہ : اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل واصحاب پر درود بھیج' ایسا درود کہ اس کے وسیلے سے تو ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بچا اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر اور اس کے وسیلے سے تو ہمیں گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے تو (اپنی جناب میں) ہمیں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اس کے سبب سے ہمیں انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہونچا دے (بے شک ہر چیز پر تو قدرت رکھتا ہے)

۴۴) **آسمانوں میں منبر سجایا جائیگا :** منصور بن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا "اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو منصور بن عمار ہے؟ تو ہی منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العالمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا۔ تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا۔ اور خود دنیا میں راغب تھا۔ میں نے عرض کی، "یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد و ثناء کی اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔ اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو! اس کیلئے آسمانوں میں بھی منبر رکھو تا کہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے یہ میری بزرگی بیان کرتا تھا اسی طرح آسمانوں میں بھی یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادۃ الدرین)

۴۵) **ہر درود پڑھنے والے کے حال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باخبر :** بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد حضرت شیخ الاسلام حافظ انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمہ ایک مرتبہ نصف شب گزر جانے کے بعد اچانک اپنے مکان سے جامعہ نظامیہ پہنچ گئے۔ اس کی اطلاع پاتے ہی وہاں موجود عملہ حاضر خدمت ہو کر بیوقت اس غیر متوقع دورہ کا سبب معلوم کرنے کی کوشش میں تھا کہ شیخ الاسلام

نے خصوصی طور پر ایک طالب علم کا نام لے کر اسکے بارے میں استفسار فرمایااور اس کے کمرہ تک جا پہونچے جو اس دن شام کا کھانا نہ دئے جانے کے سبب بھوک کی شدت سے بے قرار اپنے بستر پر کروٹیں بدلتا جاگ رہا تھا۔ شیخ الاسلام نے پہلے اس طالب علم کے کھانے کا بندوبست کر کے اسے کھانا کھلوایا اور جانے سے قبل دریافت فرمایا کہ ”بابا تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ روزانہ تمھارا کیا معمول ہے۔“ اس نے پہلے تو ظاہر نہ کیا لیکن اصرار کئے جانے پر بتایا کہ ”جب بھی فرصت کا وقت ملتا ہے تو میں بکثرت درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ شیخ الاسلام نے فرمایا ”یہی وجہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر اس قدر مہربان وکرم فرما ہیں۔ اور تمھارے نام وشناخت کے ساتھ نہ صرف تمھارے بھوکے رہنے کے بارے میں مجھے واقف فرمایا بلکہ تمھیں کھانا کھلا کر سُلانے کی خصوصی ہدایت بھی فرمائی۔ اسی باعث مجھے اتنی رات دیر گئے اچانک جامعہ آنا پڑا۔“ (حالات شیخ الاسلام)

۴۶) اسم نبوی کے ساتھ درود لکھنے کی بدولت اخروی نعمتیں : حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا ہے کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا جو فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز پوشاک پہنے خوش وخرم گھوم رہا ہے۔ میں نے کہا کہ تم ہی تو میرے ہم مکتب نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں ہی ہوں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔ اس نے کہا میری عادت تھی کہ میں جہاں بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لکھتا تو وہاں درود شریف بھی لکھا کرتا۔ یہ جو کچھ دکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔ (ضیاء القرآن)

پانچواں باب

درود شریف پڑھنے کے اوقات اور مقامات

قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا حق تعالیٰ کے حکم کی تکمیل نیز اسکے اور اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب وخوشنودی کا ذریعہ اور طرح طرح کے خیر وبرکت' درجات اور مرادات کے حصول کا وسیلہ ہے۔ لہذا حالات اجازت دیں تو ہر مومن کا فریضہ ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی ممکن ہو درود وسلام کا وظیفہ بکثرت پڑھتا رہے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ مناسب ہو گا کہ وقت' مقام اور حال کے لحاظ سے درود شریف پڑھنا فرض بھی ہے' واجب بھی ' سنت بھی' حرام بھی' مکروہ اور ممنوع بھی جس کی حسب ذیل تفصیل در مختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ وغیرہ دیگر فقہی کتب میں موجود ہے :

فرض : عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے۔

واجب : جس مجلس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی بار بار لیا جائے تو صاحب درِ مختار کے نزدیک جب بھی نام پاک سنے تو نام لینے والے اور سننے والے دونوں پر ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے مگر جمہور کے نزدیک ایک مجلس میں نام پاک پر صرف ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اور بعد میں ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔

سنت :(ا) فرض اور واجب (یعنی وتر) نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

(۲) تین یا چار رکعت نفل نماز پڑھنے کے دوران پہلے قعدہ اور دوسرے قعدہ یعنی دونوں بار التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

مستحب : عموماً روزانہ صبح و شام اور خصوصاً شب جمعہ اور جمعہ 'ہفتہ 'اتوار اور پیر کے دن 'مسجد آتے وقت 'اذان کے بعد 'ہر دعا کے اول وآخر' وضو کے وقت 'جب کان میں کوئی غیبی آواز آنے لگے 'کوئی چیز بھول جائے 'وعظ کے وقت 'پڑھاتے وقت 'فتویٰ لکھتے وقت 'نکاح کے وقت اور ہر کوئی مشکل پڑنے وغیرہ کے مواقع پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

حرام :ا) کسی تاجر کا اپنی کوئی چیز کسی خریدار کو دکھاتے وقت اس کی عمدگی بتانے کے لئے درود شریف پڑھنا۔ نیز

۲) کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آتے وقت اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود شریف پڑھنا حرام ہے۔

مکروہ : ا) اپنی زوجہ سے مباشرت کے وقت۔

۲) فطری ضروریات (پیشاب 'یا پاخانہ) سے فارغ ہوتے وقت۔

۳) تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لئے

۴) کسی جگہ سے پھسلتے وقت

۵) کسی بات پر تعجب کے موقع پر

۶) جانور ذبح کرتے وقت

۷) چھینک کے موقع پر 'درود پڑھنا مکروہ ہے۔

ممنوع :۱) قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت کسی آیت میں اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی آجائے تو درود شریف کا نہ پڑھنا افضل ہے تاکہ تلاوت قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔

۲) نماز باجماعت کی جہری قراءت کے دوران امام اگر "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" والی سورۂ احزاب کی آیت تلاوت کرے یا کسی دوسری آیت کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف پڑھے تو مقتدی کو درود شریف پڑھنا منع ہے۔

۳) جمعہ یا عیدین کے خطبہ میں خطیب و امام منبر سے اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک نام لے تو وہاں موجود سننے والے مصلیوں کو زبان سے درود شریف پڑھنا منع ہے۔ ہاں البتہ اس موقع پر دل سے درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

۴) فرض نماز کی التحیات میں جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم پاک آئے تو درود شریف پڑھنا ناجائز ہے۔

۵) فرض و واجب (وتر) نماز کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا منع ہے۔ البتہ صرف نفل نمازوں میں (چاہے تین رکعت ہوں کہ چار) التحیات کے بعد ہر دو قعدوں میں درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

۶) کسی نجس مقام پر درود شریف پڑھنا ممنوع ہے۔

اوقات و مقامات : مستند کتب سعادۃ الدارین، افضل الصلوٰۃ، جلاء الافہام اور فضائل درود و سلام میں دیئے گئے "اوقات و مقاماتِ درود شریف" کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد

۲۔ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد

۳۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں

۴۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نمازوں میں

۵۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے خطبوں میں

۶۔ نمازِ استسقاء (بارش طلب کرنے) کے خطبہ میں

۷۔ سورج اور چاند گہن کے وقت

۸۔ روزانہ پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد

۹۔ اذان کے بعد

۱۰۔ اقامت نماز کے وقت

۱۱۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت

۱۲۔ مسجد سے باہر نکلتے وقت

۱۳۔ مساجد کے اندر

۱۴۔ وضو کرتے وقت اور وضو کے بعد

۱۵۔ تیمّم کرنے کے بعد

۱۶۔ غسل جنابت کے بعد

۱۷۔ عورت غسلِ حیض کے بعد

۱۸۔ دعا کے اول، دعا کے درمیان اور دعا کے بعد

۱۹۔ حاجی کے لئے تلبیہ کے بعد

۲۰۔ عرفات میں قیام کے دوران

۲۱۔ مسجد خیف میں

۲۲۔ صفا کی پہاڑی پر

۲۳۔ مروہ کی پہاڑی پر

۲۴۔ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت

۲۵۔ طوافِ وداع سے فارغ ہونے پر

۲۶۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت

۲۷۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے وقت

۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار متبرکہ کی زیارت کے وقت

۲۹۔ مقام بدر و اُحد کی زیارت کے وقت

۳۰۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کثرت سے صلوۃ وسلام

۳۱۔ جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد (۸۰) بار

۳۲۔ صبح اور شام کے وقت

۳۳۔ ہفتہ اور اتوار کے دن

۳۴۔ پیر اور منگل کی رات کے وقت

۳۵۔ نماز فجر اور مغرب کے بعد

۳۶۔ ماہ شعبان میں ہر روز ۷۰۰ سات سو بار

۳۷۔ شب برات میں

۳۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک یا صفت اقدس کہتے اور لکھتے وقت۔

۳۹۔ قوم کے اجتماع میں

۴۰۔ مجلس سے اُٹھتے وقت

۴۱۔ بازار کو جاتے وقت

۴۲۔ دعوت کی طرف جاتے وقت

۴۳۔ بستر پر سونے کے وقت

۴۴۔ سو کر بیدار ہوتے وقت

۴۵۔ نماز تہجد کیلئے اٹھتے وقت

۴۶۔ اگر نیند نہ آئے تو اس وقت

۴۷۔ ہر مجلس ذکر میں

۴۸۔ ختم قرآن کے وقت نیز حفظ قرآن کے لئے

۴۹۔ وعظ اور دینی تقریر کے وقت

۵۰۔ درس اور دینی تعلیم دیتے وقت

۵۱۔ گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت

۵۲۔ گھر میں داخل ہوتے وقت

۵۳۔ کسی بات کو بھول جانے کے وقت

۵۴۔ عقد نکاح کے وقت

۵۵۔ محتاجی کے وقت

۵۶۔ مفلس کے پاس مال نہ ہو تو صدقہ ادا کرنے کے لئے۔

۵۷۔ مصیبت اور سختی کے وقت

۵۸۔ حاجت روائی کے وقت

۵۹۔ کلام کرنے سے پہلے

۶۰۔ احباب سے ملاقات کے وقت

۶۱۔ سفر کے ارادے کے وقت

۶۲۔ کسی سواری پر سوار ہوتے وقت

۶۳۔ پاؤں سُن ہو جانے پر

۶۴۔ فتویٰ لکھتے وقت

۶۵۔ فیصلہ سناتے وقت

۶۶۔ الزام سے بری ہونے کیلئے

۶۷۔ طاعون واقع ہو جانے پر

۶۸۔ بیماری سے شفا طلب کرتے وقت

۶۹۔ کان کے درد کے وقت

۷۰۔ وصیت لکھتے وقت

With Best Compliments From

HILAL PEN STORE
Gulzar Houz, Hyderabad.
Phone:4566277

Branch at
Talabkatta, Hyderabad

چھٹا باب

درود شریف پڑھنے اور لکھنے کے آداب

درود شریف پڑھنے کے آداب : رب تبارک وتعالیٰ نے سورہ احزاب کی آیت (۵۶) میں جہاں صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے تو سورہ فتح کی آیت (۹) میں "وَتُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ" کے ذریعہ اپنے محبوب کی تعظیم و توقیر کرنے کا بھی حکم فرمایا۔ صاحبِ لولاک کے اسم گرامی "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی درود شریف میں باربار تکرار اور ادائی کے وقت ہر بار دونوں لب باہم چوم کر بھی تعظیم مصطفیٰ کا خود عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ درود و سلام پڑھنے کے وقت ادب واحترام کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ جگہ بھی پاک ہو اور موقع محل مناسب ہو۔ اگرچہ کہ وضو کے بغیر بھی درود شریف پڑھا جاسکتا ہے لیکن عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں درود شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک زبان پر لانے سے قبل اپنے میں پاکی اور طہارت کا پورا اہتمام لازمی ہے۔ بقول شاعر

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

یعنی میں اگر ہزاروں بار مشک و گلاب کی کلیاں کر کے اپنا منہ پاک وصاف کرلوں تو پھر بھی میرا یہ منہ اس قابل نہیں ہوسکتا کہ آپ کی تعریف تو کجا ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی بھی اپنی زبان پر لاسکوں۔ لہذا درود شریف کے وظیفہ یا ورد کی تلاوت کے وقت اس کا خصوصی لحاظ رہے کہ جسم ولباس اور جگہ پاک و مطہر رہے۔ مسواک کرکے دہن کو خوب صاف کرلیں اور باوضو ہوکر حیاسے اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے یہ تصور کریں کہ میں اپنے آقا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اخلاص کے ساتھ درود شریف پیش کرنے کی عزت حاصل کر رہا ہوں جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاواسطہ سماعت فرما رہے ہیں۔ وظیفہ درود شریف ختم کرنے تک درمیان میں کسی سے کوئی بات چیت نہ کریں بلکہ درود شریف کی عربی عبارت کے ساتھ ساتھ ترجمہ ہو تو معنی بھی سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ توجہ بٹنے نہ پائے دل میں رقت پیدا ہو اور حُب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ نکھرتا جائے۔

بعض عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیفیت اور ماحول کو مزید نورانی بنانے کیلئے اپنے آزمودہ تجربات بیان کئے ہین اور اپنی کتابوں میں لکھا بھی ہے جو ادب و حترام کے تقاضے کے عین مطابق ہیں۔ مثلاً یہ کہ درود شریف پڑھتے وقت دوزانو قبلہ رو بیٹھیں۔ عود، لوبان یا اگر بتی سلگائیں اور خود عطر یا خوشبو لگائیں۔ پڑھنے کے دوران جہاں کہیں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی آئے تو اس سے بالکل پہلے "سیدنا" کے لفظ کا اضافہ کریں۔ اگرچہ عبادت میں ایسا لکھا ہوا نہ ہو۔

اسمِ پاک کے پہلے سیدنا : "دلائل الخیرات" درود شریف کے مجموعہ پر مشتمل ایک مشہور و مقبول ترین کتاب ہے جس کے مؤلف حضرت شیخ الدلائل شیخ محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہٗ کی خدمت میں ایک ترکی نوجوان حاضر ہوا اور "دلائل الخیرات" پڑھتے وقت جہاں کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم پاک آتا تو "سیدنا" نہیں کہتا تھا جس پر حضرت شیخ قدس سرہٗ نے ہدایت فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک سے پہلے "سیدنا" بھی کہہ۔ اس نے جواب دیا کہ جب کتاب میں "سیدنا" کا لفظ نہیں لکھا ہے تو میں کیوں کہوں۔ آپ نے اسے ہر طرح سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔ وہ ترکی نوجوان رات میں سو گیا تو دیکھا کہ خواب مین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ترکی نوجوان کے پیٹ پر خنجر رکھ کر پوچھنے لگے "بتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس کے ساتھ "سیدنا" کہے گا یا نہیں وہ تو سید العالمین ہیں تو کس گنتی و شمار میں ہے۔"

اسم پاک کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : بعض درود شریف کے مجموعوں پر مشتمل کتابوں مثلاً

"دلائل الخیرات" "اوراد قادریہ" کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور حضور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء گرامی کی فہرست دی جاتی ہے جنہیں ورد کرنا بھی وظیفہ میں شامل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جس طرح حق تعالیٰ کے ہر نام کے آگے "جل جلالہ" پڑھا جاتا ہے کتاب میں لکھا ہو کہ نہ ہو۔ اسی طرح حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر اسم پاک کے پہلے "سیدنا" اور نام پاک کے فوراً بعد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پڑھنا چاہیئے۔ البتہ مختلف مقامات پر "سیدنا" کے دال پر عربی قواعد کے مطابق کبھی زیر اور کبھی زبر اور کبھی کبھی پیش آسکتا ہے۔ اسکا عام قاعدہ یوں یاد رکھا جاسکتا ہے کہ درود شریف میں اسم گرامی "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں واقع حرف "د" پر جو حرکت یا تنوین ہوگی وہی حرکت سیدنا کے حرف "د" پر بھی ہوگی۔

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جاچکا ہے علامہ ابن حجر اپنی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہ ساٹھ ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود شریف نہ پڑھنا بھی ان میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے۔

جب درود شریف کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم از کم اتنا کہہ لیں وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

آل رسول پر درود شریف ضروری: مخفی نہ رہے کہ درود شریف پڑھتے وقت جہاں ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے وہیں آپکے ساتھ آپ کی آل پر بھی درو بھیجنا چاہیئے جو قرآن کریم اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کے سورۂ شوریٰ کی آیت ۲۳ میں ہے "قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى" (اے محبوب! تم فرمادو کہ میں تم سے اس پر (یعنی تبلیغ وہدایت پر) کچھ اجر نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت) یعنی میں تم سے قرابت کی محبت کا مطالبہ کرتا ہوں۔ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے در منثور میں اور دیگر مفسرین نے اسی آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے

وہ کون قرابت دار یا رشتہ دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے تو آپ نے فرمایا "علی" "فاطمہ" اور انکی اولاد (یعنی امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اسی طرح مشکوٰۃ کی ایک حدیث شریف میں ارشاد نبوی ہے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا" یعنی اے اللہ میں ان دونوں (حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما) کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ اور جو ان سے محبت کرتا ہے ان کو بھی محبوب رکھ۔ گویا جس نے آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھی وہ اس مقبول دعا کی بدولت اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کا محبوب بندہ بن جاتا ہے۔ علمائے جمہور کے نزدیک آل سے مراد وہ ہیں جن کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب کے مسلمان گویا علی، عباس جعفر، عقیل، حمزہ رضی اللہ عنہم اور ان کی اولاد مراد ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آل سے ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولاد فاطمہ مراد ہے۔

بہر حال جسطرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی آل پر صلوٰۃ و برکات پر مشتمل درود ابراھیمی جب تک نہ پڑھا جائے نماز مکمل نہیں ہوتی۔ اسی طرح عام طور پر درود شریف میں بھی آل رسول پاک کا ذکر جمیل بھی ناگزیر ہے لیکن درود شریف پڑھنے میں پابندی کرنے سے بڑے فوائد اور بہت منافع ہیں ورنہ ہمارے آقا کہیں ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔

۱) معارج النبوہ میں ہے کہ ایک شخص نیک و پرہیزگار اور پابند نماز و روزہ ہونے کے باوجود درود شریف پڑھنے میں سستی اور کوتاہی کرتا تھا ایک رات جب خواب میں زیارت نبوی نصیب ہوئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی وہ بار بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آنے کی کوشش کرتا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار اس سے منہ پھیر لیتے۔ بالآخر اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیوں آپ مجھ پر نظر عنایت نہیں فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں کیوں کہ تو مجھ پر درود شریف کا تحفہ

ہی نہیں بھیجتا۔ میری نظر عنایت و شفقت اس امتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھا کرتا ہے۔ وہ شخص بیدار ہوتے ہی اس روز سے پابندی کے ساتھ روزانہ نہایت شوق و محبت کے ساتھ درود شریف پڑھنے لگا۔ چند دن پھر خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا تو دیکھا کہ سرکار بڑے خوش خوش ہیں کہ "اب میں تجھے خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تیری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درود شریف پڑھنا ہرگز نہ چھوڑنا"

۲) اسی طرح سعادۃ الدارین میں ہے کہ ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک سنا تو وہ درود شریف پڑھنے میں بخالت سے کام لیتا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اس کی بینائی جاتی رہی پھر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاس کی حالت میں مر گیا۔ نعوذ باللہ! اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے نام یا ذکر پر درود نہ پڑھنے والا سب سے بڑا بخیل شخص ہے جو قیامت میں میرے دیدار سے محروم رہیگا۔

درود شریف لکھنے کے آداب: حافظ ابن صلاح نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صلوٰۃ و سلام لکھنے پر اصرار کرے اور اس کے بار بار آنے سے آزردہ نہ ہو کیوں کہ یہ سب سے بڑا فائدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ صلوٰۃ لکھنے والے کے شرف سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی ارشاد کافی ہے کہ "جس شخص نے کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا نام لکھا باقی ہے اس شخص کیلئے فرشتے بخشش طلب کرتے رہیں گے۔"

درود کی جگہ مخفف لکھنے کا انجام: واضح ہو کہ جہاں درود شریف لکھنے کے اسقدر زیادہ برکات اور منافع ہیں اسم پاکِ نبوی کے ساتھ درود نہ لکھیں یا پورا درود لکھنے کے بجائے مخف علاماتِ درود لکھیں تو اس کا نقصان بلکہ اس کی سزا بھی اسی قدر سخت ہے۔

۱) شیخ ابو طاہر علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں ابتداء میں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

نام پاک لکھتا تو ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ ایک دن خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ بابرکت سے مشرف ہوا تو میں نے سلام عرض کیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور کو دوسری طرف پھیر لیا میں نے دوسری طرف ہو کر پھر سلام عرض کیا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بار بھی اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔ اس کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے مگر مجھ پر درود پاک نہیں لکھتا۔ اس دن سے شیخ ابو طاہر علیہ الرحمہ نے ہر بار سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ یہ لکھنا شروع کر دیا۔

"صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا" (سعادۃ الدارین)

۲) ایک رئیس حدیث کی مشہور کتاب "موطا شریف" سے بڑی محبت کرتا تھا اس کے لئے ایک عالمِ دین نے موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا جو نہایت خوبصورتی کے ساتھ لکھا گیا تھا، لیکن اس نے جہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی آیا وہاں درود پاک کو حذف کر کے اس کی جگہ صرف (ؐ) کی علامت لکھ دی۔ رئیس اس عالمِ دین کی خوبصورت تحریر پر بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام دینے کا ارادہ کیا۔ لیکن جب اس نے کتاب کے اندر دیکھا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ پاک کے ساتھ درود شریف لکھنے میں مخالت اور خیانت سے کام لیا ہے تو انعام دینے کے بجائے اسے دھکے دے دے کر نکال دیا جس کے بعد وہ عالمِ دین کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔ (سعادۃ الدارین)

۳) اسی طرح ایک کاتب اپنی کتاب کے دوران جہاں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے صرف "صلعم" لکھتا تھا اس کے مرنے سے پہلے اس کا وہ ہاتھ کٹ گیا۔ (شفاء الاسقام)

۴) ایک دوسرا ایسا ہی شخص جو "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی جگہ "صلعم" لکھتا تھا اسکی موت سے پہلے اس کی زبان کاٹ دی گئی۔ (سعادۃ الدارین)

۵) ایسا ہی ایک شخص نام نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمرف "علیہم" لکھا کرتا تھا تو وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔ دوسرا ایسا ہی شخص آنکھوں کا اندھا ہو گیا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا آوارہ لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین)

ضروری نوٹ : ان واقعات میں یہ کس قدر عبرت انگیز پہلو ہے کہ جب صرف درود شریف سے بے اعتنائی اور ناقدری کی ایسی کڑی سزا ہے تو پھر شانِ نبوت ورسالت میں بے ادبی وگستاخی کرنے والوں کا کیا حشر ہو گا۔ العیاذ باللہ!

غیر نبی پر درود سلام منع : شیخ ابو محمد الجوینی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ سلام دراصل صلوٰۃ کے معنی میں ہے۔ لہذا انبیاء علیہم السلام کے علاوہ تنہا دوسروں پر سلام استعمال نہیں کیا جائے گا لہذا آدم علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام درست ہے مگر علی علیہ السلام یا حسین علیہ السلام یا پھر امام حسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہا جاہیگا۔ اس حکم میں زندہ اور فوت شدہ برابر ہیں، ہاں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک کے تابع کر کے غیر نبی پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ جس سے مقصود تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود یا سلام ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں اور کا بھی نام آجائے۔ مثلاً۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ خُصُوْصاً عَلٰی غَوْثِ الصَّمَدَانِیْ "وغیرہ کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس درود شریف میں آل پاک، صحابہ کرام، اولیاء علماء اور حضرت غوث صمدانی کا ذکر آگیا مگر ان سب کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے تابع ہے۔

لہذا سلام کو غائب میں استعمال نہیں کیا جائے گا۔ لیکن حاضر کے لئے سلام کے ساتھ خطاب کیا جائے گا، یعنی یوں کہا جائیگا۔ سلام علیک یا سلام علیکم، یا السلام علیک یا السلام علیکم، اس پر اجماع ہے (افضل الصلوٰۃ)

رضی اللہ عنہ کا استعمال: صحابہ، تابعین اور ان کے بعد کے تمام علماء اور اخیار کیلئے "رضی اللہ عنہ" اور "رحمتہ اللہ علیہ" کا استعمال مستحب ہے بعض حضرات نے "رضی اللہ عنہ" کو صحابہ کے ساتھ اور "رحمتہ اللہ علیہ" کو صحابہ کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مختص کر دیا ہے جس سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ قرآن مجید میں "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ"

(یعنی اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں) کے الفاظ چار جگہ آئے ہیں

۱) سورۂ توبہ کی آیت نمبر (۱۰۰) میں مہاجرین وانصار صحابہ اور انکے پیروی کرنے والوں کی شان میں۔

۲) سورۂ مائدہ کی آیت نمبر (۱۱۹) میں صادقین کی شان میں

۳) سورۂ مجادلہ کی آیت نمبر (۲۲) میں مخلص مومنین کی شان میں

۴) سورۂ بینہ کی آیت نمبر (۸) میں خوف خدا کرنے والے مومنوں کی شان میں۔

جس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ رضائے الٰہی کی یہ خوشخبری، قرآن پاک میں صرف صحابہ کرام ہی کے لئے خاص نہیں بلکہ یہ بشارت سچے، مخلص، خدا کا خوف کرنے والے اور ان مومنوں کے لئے بھی ہے جو صحابہ کرام کے پیروکار ہیں

لہذا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے الفاظ صحابہ کے علاوہ سچے مخلص متقی مومن یعنی اولیاء اللہ علماء حق، صالحین، مشائخ کرام اور بزرگان دین کے ناموں کے ساتھ بھی لکھے جاسکتے ہیں۔ سورۂ بینہ میں تو "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ" کے الفاظ کے آگے لکھا ہے "ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ" جس میں الفاظ "من خشی" عام ہیں۔ اس لئے ہر ولی بزرگ کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ بزرگان دین کے ناموں کے ساتھ "رَحِمَہُ اللّٰہُ" یا "رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ" یا "عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ" یا "قُدِّسَ سِرُّہٗ" وغیرہ کے الفاظ بھی لکھے جاسکتے ہیں۔ البتہ کسی صحابیہ یا متقیہ خاتون کیلئے ان الفاظ میں عربی قواعد کے مطابق مذکر ضمیر "ہ" کے بجائے مونث ضمیر "ھا" لکھی جائیگی جیسے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا یا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا وغیرہ۔

ساتواں باب

درودِ شریف کے مشہور و معروف صیغے

جیسا کہ پہلے باب کے ختم پر ذکر کیا گیا تھا کہ احادیث شریفہ میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف الفاظ میں درود و سلام کے متعدد صیغے مروی ہیں۔ انکے علاوہ صحابہ کرام ‘صالحین’ مفسرین و محدثین اور مشائخ واولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درود وسلام کے مختلف صیغے مستند کتابوں میں درج ہیں جو شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہیں۔ ان میں سے اکثر صیغے القول البدیع‘ اوراد قادریہ بشائر الخیرات اور دلائل الخیرات میں جمع کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی (۱۸) درودوں کا تذکرہ کتاب ہذا کے پچھلے ابواب میں بیان کردہ واقعات کے دوران بھی آچکا ہے۔ جو بعض بزرگان دین سے منسوب ہیں۔ اور جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب یا بیداری میں زیارت کے وقت ارشاد فرمائے تھے یا پھر ان عاشقانِ رسول بزرگان دین اپنے دلی اشتیاق یا الہامی بصیرت سے درود و سلام کے یہ کلمات تالیف کیے اور پھر دربار نبوی میں بوقت زیارت پیش کیے گئے تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو نہایت مسرت سے پسند فرمالیا۔ درود شریف کے ان صیغوں میں بعض طویل بھی ہیں اور بعض مختصر کلمات پر مشتمل ہیں۔ ذیل میں چند مشہور و معروف مگر مختصر درود شریف مع تاثیرات و خواص درج کیے جاتے ہیں۔

۱) **شفاعت واجب ہے** : شفاء شریف میں جس درود شریف کو حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ اس طرح ہے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ مِنْکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ٥ "(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور قیامت کے دن آپکوایسی منزل سے ہمکنار فرمادے جو تجھ سے قریب ہو۔)

طبرانی، احمد، بزاز اور ابن ابی عاصم نے اس درود شریف کی روایت حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے کرتے ہوئے لکھا ہے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اس کے پڑھنے والے شخص کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی" (افضل الصلوٰۃ)

خواب وقیامت میں دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ ٥ (ترجمہ: اے اللہ! روحوں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر اور جسموں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پر اور قبروں میں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر درود بھیج۔)

بقول امام شعرانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اس درود کا پڑھنے والا مجھے خواب میں دیکھے گا اور قیامت کے روز بھی مجھے دیکھے گا۔ اور جس نے قیامت کے روز مجھے دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں نے شفاعت کی وہ میرے حوض سے پیئے گا اور اللہ تعالی اس کے جسم کو آگ پر حرام کردیگا۔" (افضل الصلوٰۃ)

۳) تمام مخلوقات کے برابر درود شریف: "صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآءِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ٥ (ترجمہ: ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اللہ کا اور اسکے فرشتوں اس کے نبیوں اور اس کے رسولوں کا اور اسکی سب مخلوق کا درود ہو اور ان سب پر اللہ

کا سلام، رحمت اور برکت نازل ہو)

علامہ حسین کاشفی علیہ الرحمہ کتاب "تحفہ الصلوٰۃ" اور کتاب "ریاض المذاکرین" میں اسطرح نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر روز تین بار اور بروز جمعہ ایک سوبار یہ درود پڑھے تو گویا اسنے تمام مخلوقات کے برابر درود بھیجا اور کل قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمرہ خاص میں اٹھے گا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے جنت میں تشریف لے جائیں گے۔ (گنجینہ درود شریف)

۴) دلائل الخیرات ختم کرنے کا ثواب : اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ (سَیِّدِنَا) آدَمَ وَ (سَیِّدِنَا) نُوْحٍ وَّ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَ (سَیِّدِنَا) مُوْسٰی وَ (سَیِّدِنَا) عِیْسٰی وَمَابَیْنَھُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَo (ترجمہ : اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا آدم (علیہ السلام) اور سیدنا نوح (علیہ السلام) اور سیدنا ابرھیم (علیہ السلام) اور سیدنا موسیٰ (علیہ السلام) اور سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) پر اور ان کے درمیان جو جو انبیاء اور رسول ہوئے ان پر درود و سلام بھیج اور برکت نازل فرما۔ ان سب پر اللہ کے درود ہوں اور اس کا سلام ہو۔)

جو اس درود شریف کو تین بار پڑھے گا گویا اس نے پوری کتاب "دلائل الخیرات" ختم کرلی۔ اسے اس کے مولف حضرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ سے اس کے شارحین نے نقل کیا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ)

۵) چھ لاکھ درود شریف کے برابر : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِo (ترجمہ : اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس تعداد کے مطابق درود بھیج جو اللہ کے علم میں ہے ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو۔) (افضل الصلوٰۃ)

علامہ احمد صاوی علیہ الرحمہ نے بعض مشائخ کرام سے نقل کیا ہے۔ نیز امام سیوطی بھی فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف (۶) لاکھ درود شریف کے برابر ہے۔ بعض عارفین نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص اسے روزانہ خصوصاً ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھیگا دونوں جہاں کے سعادت مند لوگوں میں سے ہوگا اسکو "صلوٰۃ السعادۃ" بھی کہا جاتا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ)

۶) **ایک لاکھ درود کے برابر** :اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

(ترجمہ :اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر سب اگلوں اور پچھلوں میں اور فرشتوں کی اعلی جماعت میں اور روز قیامت تک درود بھیج۔)

بقول امام شعرانی ایک شخص مسجد نبوی میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو اپنے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا۔ جس پر حاضرین کو تعجب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما کہ "جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود پڑھتا ہے جو کسی نے بھی مجھ پر اس سے پہلے نہیں بھیجا۔' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی درود شریف کے یہی الفاظ ارشاد فرمائے۔ (افضل الصلوٰۃ)

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ "جس شخص نے اس درود شریف کو ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ لیا تو گویا اس نے ایک لاکھ درود پڑھا اور اس کا اس قدر ثواب بھی پائے گا۔ اور ساتھ ساتھ بے حد مسرور اور خوش و خرم رہیگا۔"

۷) **ایک لاکھ درود کے برابر ثواب** :اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِى السَّارِىْ فِىْ جَمِيْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۝

ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو نور ذاتی ہیں تمام اسماء و آثار و صفات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور آپکی آل واصحاب پر درود و سلام بھیج) اسکو "صَلٰوۃُ النُّوْرِ الذَّاتِی" کہتے ہیں۔ جس کو ایکبار پڑھا جائے تو ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

(فضائل درود و سلام)

۸) ستر ہزار درود کے برابر ، نسیان دور : "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَمَا لَانِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَ عَدَدَ كَمَالِهٖo

(ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی کامل پر اور آپکی آل پر درود و سلام اور برکتیں بھیج ، ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہاء میں نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال کا شمار نہیں) اس کو "صلوٰۃ کمالیہ" بھی کہتے ہیں جس کو ایک بار پڑھنے سے (۷۰) ہزار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اگر کسی کو نسیان یعنی بھول جانے کی عادت ہو تو وہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان بلا تعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے انشاء اللہ یہ شکایت دور ہو جائیگی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔ (فضائل درود و سلام)

۹) پچاس ہزار درود کے برابر ، تسخیر و محبت کیلئے : اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فَضَائِلَ صَلَوَاتِكَ وَشَرَائِفَ زَكَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَعَوَاطِفَ رَاْفَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَتَحِيَّتِكَ وَفَضَائِلَ اٰلَائِكَ عَلٰى سَيِّدِ نَامُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَفَاتِحِ الْبِرِّ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ سَيِّدِ الْاُمَّةِo (ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیرے درودوں کی فضیلتیں اور تیری خوبیوں کی شرافتیں اور تیری برکتوں کی زیادتیاں اور تیری بخشائش تیری رحمت اور تیری تحیت کی عنایتیں اور تیری نعمتوں کی فضیلتیں نازل فرما کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولوں کے سردار اور رب العلین کے رسول اور نیکی کی طرف

راغب کرنے والے اور بھلائی کھولنے والے اور نبی رحمت اور سردار امت ہیں)

جس نے اس درود شریف کو ایک بار پڑھا تو گویا پچاس ہزار درود شریف پڑھا۔ برکتیں حاصل کرنے اور مخلوق کی تسخیر اور محبت کے لئے نہایت کارآمد ہے۔ روزانہ اکیس مرتبہ ورد رکھیں۔ (گنجینہ درود شریف)

۱۰) بیس ہزار درود کے برابر، زانی و شرابی کی اصلاح: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی وَوَلِیِّكَ الْمُجْتَبٰی وَاَمِیْنِكَ عَلٰی وَحْیِ السَّمَآءِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ الْاَسْلَافِ الْقَائِمِ بِالْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ الْمَنْعُوْتِ فِیْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ الْمُنْتَخَبِ مِنْ اَصْلَابِ الشِّرَافِ وَ الْبُطُوْنِ الظِّرَافِ الْمُصَفّٰی مِنْ مُّصَاصِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ نِ الَّذِیْ ھَدَیْتَ بِہٖ مِنَ الْخِلَافِ وَبَیَّنْتَ بِہٖ سَبِیْلَ الْعَفَافِ ٥ (ترجمہ: اے اللہ! تیرے پسندیدہ نبی اور تیرے برگزیدہ رسول اور تیرے منتخبہ دوست اور آسمانی وحی کے تیرے امین پر درود بھیج۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو سب اگلوں میں بزرگ ترین ہیں۔ عدل و انصاف قائم فرمانے والے ہیں۔ سورۂ اعراف مین جنکی تعریف فرمائی گئی۔ ان بزرگوں کی پشتوں اور صاف وپاکیزہ شکموں سے چنے ہوئے ہیں۔ عبد المطلب بن عبد مناف کے خاندان کا ایسا خلاصہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت تونے ہم پچھلوں کی رہنمائی فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے وسیلے سے تونے پاکی کا طریقہ بیان فرمایا۔)

یہ درود شریف شیخ محی الدین المعروف بہ جنید یمنی علیہ الرحمہ سے منقول ہے جو کوئی (۱۰) بار صبح اور (۱۰) بار شام میں اس درود شریف کو پڑھے اس سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے اور اس پر رحمت بھیجتا ہے۔ اسکو ایک مرتبہ پڑھنے سے بیس (۲۰) ہزار مرتبہ وِرد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا، یہ درود شریف دراصل اخلاق کریمانہ کا مخزن اور فضائل حمیدہ کا منبع

ہے۔اگر حاملہ عورت کو روزانہ اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو اولاد صالح پیدا ہوتی ہے۔بد اخلاق' زانی' اور شرابی کی اصلاح کے لئے یہ درود معظم اکسیر اعظم ہے وہ فوراً نیک عادات اختیار کریگا۔(گنجینہ' درود شریف)

۱۱) گیارہ ہزار درود شریف کے برابر : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَلَھَا اَھْلٌ ٥

(ترجمہ :اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اولاد پر درود بھیج ایسا درود جو تیری شان کے شایاں اور آپ کی شان کے شایاں ہو)

حافظ سخاوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "القول البدیع" میں اس درود شریف کو شیخ ابو طاہر احمد الجندی حنفی مدنی کی طرف منسوب کیا ہے۔حافظ سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار دورد شریف کے برابر ہے۔(افضل الصلوٰۃ)

۱۲) دس ۱۰ ہزار درودوں کے برابر :اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنِّیْ اَلْفَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّرَحْمَۃٍ وَّ بَرَکَاتٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥

(ترجمہ :اے اللہ !ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر میری طرف سے ہزاروں ہزار بار درود' رحمت اور برکتیں بھیج اور برکت وسلام فرما۔)

جس نے اس درود شریف کو ایک بار پڑھا تو اس نے گویا دس ہزار بار درود شریف پڑھا۔(گنجینہ درود شریف)

۱۳) پانچ ہزار درود کے برابر' مقہوری اعداء :اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ خَتَمْتَ بِہٖ الرِّسَالَۃَ وَاَیَّدْتَہٗ بِالنَّصْرِ وَ الْکَوْثَرِ وَ الشَّفَاعَۃِ٥

(ترجمہ :اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود وسلام بھیج جو نبی امی اور پاک وپاکیزہ ہیں۔اے اللہ اس ہستی پر درود بھیج جس پر تو نے رسالت ختم کردی اور جس کو تو نے مدد' کوثر اور شفاعت کے ساتھ قوت عطا فرمائی)

یہ درود شریف ایک ولی کامل نے بتایا ہے جس کا ایک مرتبہ پڑھنا گویا پانچ ہزار درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔فتح ونصرت اور مقہوری اعداء کے لئے چار مرتبہ اس درود شریف کا ہمیشہ ورد رکھنا نہایت مفید ہے (گنجینہ درود شریف)

۱۴) پانچ ہزار درود کے برابر' دشمن کی زبان بندی :اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ بِذَاتِہٖ وَمُحَیَّاہُ وَتَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ بِطِیْبِ ذِکْرِہٖ وَرَیَّاہُ ٥

(ترجمہ :اے اللہ !ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نبی امی ہیں اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج کہ برکت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے قریب کردیگی ہے اور سارے عالم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کی مہک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے معطر ہوگئے ہیں۔) یہ درود مکرم حضرت سید شاہ عظمت سلطان سربقا قادری علیہ الرحمہ سے منقول ہے اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا پانچ ہزار درودوں کے پڑھنے کے مماثل ہے۔فرماتے ہیں کہ کثرت سے اس کا ورد رکھنے سے دشمن کی زبان بندی ہو جائیگی اور فتح ونصرت حاصل ہو گی۔(گنجینہ درود شریف)

۱۵) رات دن کے برابر درود :اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اٰخِرِ کَلَامِنَا ٥

(ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے کلام سے پہلے درود بھیج۔ اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے کلام کے درمیان درود بھیج اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے کلام کے آخر میں درود بھیج)

حضرت حسین کاشفی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حضرت شیخ سعدالدین تفتازانی علیہ الرحمہ نے مناہج میں اس درود شریف کا ذکر کیا ہے اور حضرت شیخ ابو العباس بری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ہر روز اس دورد شریف کو تین (۳) بار بعد نماز عشاء ورد کیا تو گویا اس نے رات دن کے برابر درود بھیجا۔

۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَاعَلِمْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ زِنَةَ مَا عَلِمْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ مِلْءَ مَاعَلِمْتَ ۝ (ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اس شمار میں درود و سلام بھیج جسے تو ہی جانتا ہے۔ اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اس مقدار میں درود و سلام بھیج جسے تو ہی جانتا ہے۔ اے اللہ ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اس اندازہ میں درود و سلام بھیج جسے تو ہی جانتا ہے)

اس درود شریف کو بھی جو شخص ہر روز صبح تین بار اور شام میں تین بار پڑھے گا تو گویا اس نے رات دن میں مشغول ہونے کا ثواب حاصل کیا۔ حضرت حسین کاشفی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ درود شریف حضرت خضر علیہ السلام سے امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اولیاء اللہ کو پہنچا ہے فرغانی میں یہی لکھا ہے۔ اس درود شریف کے بڑے فوائد ہیں (گنجینہ درود شریف)

۱۷) ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھیں : "جَزَى اللّٰهُ عَنَّا (سَيِّدَنَا)

مُحَمَّدًا (صلی اللہ علیہ وسلم) مَا هُوَ اَهْلُهٗo

(ترجمہ: ہماری عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی چیز عطا فرمائے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہو۔) اس درود شریف کی یہ فضیلت ہے کہ اسے پڑھنے والے کیلئے ستر (۷۰) فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔ (طبرانی)

۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗo

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر ایسا درود بھیج جو تجھے محبوب ہو اور جس سے تو راضی ہو)

اس درود شریف کی بھی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی ایک مرتبہ اس کو پڑھ لے تو ستر (۷۰) فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے ہی رہتے ہیں۔ (مزرع الحسنات)

۱۹) اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ آلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ آلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدَ نِ الدَّرَجَةَ وَ الْوَسِيْلَةَ فِى الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ آلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِنِ جْزِ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗo

(ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے رب، ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں درجہ اور وسیلہ عطا فرما اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے رب! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی جزا عطا فرما جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہو)

امام سجاعی نے بقول شیخ الملوی لکھا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے جس امتی نے صبح وشام یہ درود بھیجا تو ستر فرشتے ہزار دنوں تک نیکیاں لکھتے لکھتے تھک جائیں گے اور اسے اور اس کے والدین کو بخش دیا جائیگا۔ (افضل الصلوٰۃ)

۲۰) بیٹھنے سے پہلے مغفرت: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی آل پر درود و سلام بھیج۔)

شرح دلائل میں ہے استاد ابو بکر محمد جبیر علیہ الرحمہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ درود پڑھا اور وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہوا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

۲۲) ایک سو حاجتیں پوری: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر درود بھیج)

ابن حجر نے "کتاب الصواعق" میں لکھا ہے کہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے یہ درود شریف سو (۱۰۰) بار بھیجا تو اللہ تعالیٰ اسکی سو حاجتیں پوری فرمائیگا، جن میں (۷۰) آخرت کی ہوں گی۔ (افضل الصلوٰۃ)

۲۲) پریشانیاں دور اور حاجتیں پوری: اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلَاۃً کَامِلَۃً وَّ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَصَحْبِهٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفْسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ○ (ترجمہ : اے اللہ! کامل درود شریف اور پورا اسلام بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ اس کے وسلیہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں برآئیں اور انجام اچھے ہو جائیں اور بادل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی برکت سے برستا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اصحاب پر بھی ہر لمحہ میں ہر سانس میں اپنی تمام کی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق درود و سلام بھیج)

یہ تفریجیہ : درود شریف ہے۔ شیخ عارف محمد حقی آفندی اسے "خزینتہ الاسرار" میں امام قرطبیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس (۴۱) یا ایک سو یا زیادہ بار اس کی مداومت کریگا اللہ تعالیٰ اس کے غم و صدمہ دکھ اور بے چینی کو دور فرمادے گا۔ اور اس کے معاملے کو آسان کردے گا۔ اس کے سینہ کو منور کردے گا۔ اس کا مرتبہ بلند' حالت اچھی' رزق کشادہ اور اس پر حسنات و خیرات کے دروازے کھولدے گا۔ اور اس کی بات کو سلطنتوں میں نافذ کریگا۔ زمانہ کے حوادث سے اسے محفوظ رکھیگا۔ بھوک اور فقر کی ہلاکتوں سے بچائیگا۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیگا۔ اور وہ خدا تعالیٰ سے جو دعا مانگے گا وہ قبول ہو گی۔ یہ درود شریف بھی اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اسکا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ اللہ اسی پر انھیں کھولتا ہے۔ جو اس پر ہمیشہ پابندی کرتے ہے۔ (افضل الصلوٰۃ)

(۲۳) منہ کی بدبو دور : اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ○
(ترجمہ : اے اللہ! پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیج)

شیخ عبد الکریم شرابانی حلبی کی کتاب سے نقل ہے کہ یہ درود شریف اس بدبو کو زائل کرنے کی دوا ہے جو بدبودار چیزیں وغیرہ کھانے سے ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرط یہ ہے کہ ایک ہی سانس میں گیارہ بار پڑھے۔ دوسروں نے کئی مرتبہ اسے آزمایا ہے اور یہ

صبح طلوع ہونیکی طرح سچا ثابت ہوگا۔ (افضل الصلوٰۃ)

۲۴) مشکلات حل ہو جائیں : اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ٥ (ترجمہ :اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام اور برکتیں بھیج۔ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دستگیری کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آچکے ہیں۔)

یہ صلوٰۃ حل المشکلات ہے۔ مفتی دمشق حامد آفندی علیہ الرحمہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے' وہاں کا وزیران کا سخت دشمن ہو گیا۔ وہ رات کو نہایت درجہ تڑپ اور اضطراب میں تھے کہ آنکھ لگ گئی۔ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس درود شریف کو پڑھے گا تو اللہ کریم تیری مشکل کو حل کر دے گا۔ آنکھ کھل گئی۔ اس درود شریف کو پڑھنے کے بعد وہ مشکل حل ہو گئی۔

فتاوی شامی کے مولف علامہ سید ابن عابدین علیہ الرحمہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے بعد سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ فارغ ہونے پر قبلہ روایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جاسکیں اور صدق دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ" پڑھے اس کے بعد دوزانو باادب بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں۔ سوبار۔ دوسوبار۔ تین سوبار غرضیکہ پڑھتا جائے۔ جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے۔ پچھلی رات پھر جاگے اور اسی جگہ باادب بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حل مشکلات کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات میں یا تین راتوں میں مراد پوری ہو گی۔ آخری رات جمعہ کی

ہو تو بہتر ہے۔ (فضائل درود و سلام)

۲۵) قلبی و جسمانی امراض سے شفا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآءِھَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ٥ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ پر درود و سلام بھیج کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلوں کیلئے علاج اور ان کی دوا ہیں۔ اور جسم کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی روشنی ہیں۔)

اس درود شریف کا نام "صلوٰۃ الصفا" ہے۔ قلبی اور جسمانی امراض سے صحت یابی اور شفاء کے لئے نیز آنکھوں کی بینائی مین اضافہ کے لئے اس کا کثرت سے پڑھنا بے حد مفید ہے۔ (فضائل درود و سلام)

۲۶) بیماریوں سے صحت۔ مصیبتوں سے نجات: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْحَبِیْبِ الْمَحْبُوْبِ شَافِی الْعِلَلِ وَمُفَرِّجِ الْکُرُوْبِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ٥ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل واصحاب پر درود و سلام بھیج جو حبیب ہیں، محبوب ہیں، بیماریوں سے شفا دینے والے اور غموں کو دور کرنے والے ہیں۔)

یہ درود شریف بیماریوں سے صحت اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے مفید ہے۔ (خزائن البرکات)

۲۷) بدی سے محفوظ۔ دشمن مغلوب: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةَ الرِّضٰی وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِهٖ رِضَآءَ الرِّضَا ٥

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج ایسا درود کہ جو تیری رضا کا باعث ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے نہایت خوشنودی کے ساتھ تو راضی ہو جا)

بعض اکابر اولیاء سے منقول ہے کہ جو شخص صبح و شام اس درود شریف کو پڑھے گا حق تعالیٰ اس سے راضی ہو گا۔ اور ہر کام آسان کر دیگا۔ اور بدی سے محفوظ رکھے گا اور دشمنوں کو مغلوب کر دیگا۔ اور فتح حاصل ہوگی۔ اکسیر اعظم ہے۔ (مطالع المسرات)

۲۸) مدینہ منورہ میں حاضری: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّ ھُوَ لَھَا اَھْلٌ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود اور برکت اور سلام بھیج۔ ایسا درود کہ جو تیرے بھی شایان شان ہو اور وہ آپ کے بھی شایان شان ہو۔)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درود شریف کو قبول و منظور فرمایا ہے۔ جس شخص نے اس درود شریف کو پڑھا تو کچھ دنوں بعد وہ مدینہ منورہ پہونچا اور یہ بارہا آزمایا گیا ہے۔ حافظ سخاوی علیہ لرحمہ نے اپنی تاریخ میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جب علامہ جنودی علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو وہاں کے اکابر سے ایک مرد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں فلاں سے کہدے کہ وہ سفر نہ کرے (یعنی مدینہ منورہ سے واپس نہ جائے) کیوں کہ وہ ایک بہترین درود شریف (اوپر درج کیا ہوا) پڑھتا ہے (گنجینہ درود شریف)

۲۹) زیارت نبوی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَذِقْنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ لَذَّۃَ وِصَالِہٖ۝

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود و سلام

اور برکتیں بھیج اور درود کے وسیلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی لذت چکھادے۔)

اس درود شریف کی پابندی کرنے والے کو زیارت نبوی کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

(جواہر البحار۔ فضائل درود و سلام)

۳۰) نزع میں، قبر میں دیدار نبوی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ o (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر درود و سلام اور برکت بھیج کہ آپ نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر ہیں، عظیم شان والے ہیں)

بزرگوں سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھیگا تو موت کے وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی اور قبر میں اسکو اتارتے وقت وہ دیکھے گا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اسکو قبر میں اتار رہے ہیں۔ (افضل الصلوۃ)

۳۱) جنت یقینی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ o

(ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام اور برکت بھیج جو بند ہوا اس کے کھولنے والے ہیں اور جو گزرا اس کے ختم کرنے والے ہیں اور جو دین حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر ان کی قدر و منزلت عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج۔

یہ "صَلوٰةُ الْفَاتِحَه" ہے۔ جواہر المعانی میں اس درود شریف کے ایسے بہت زیادہ فضائل درج ہیں جو عقلوں کو حیران کردیں۔ عارف تیجانی علیہ الرحمہ کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت زیارت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کو ایک بار ہی پڑھ لے تو اسکو اتنا ثواب مل جائیگا جتنا کہ س دن درود شریف اور وظائف پڑھنے والوں کو ملے گا۔

غوث زمانہ حضرت محمد البکری کبیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اس درود شریف کو عمر میں ایک بار پڑھ لے گا اگر بفرض محال وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حضور وہ میرا دامن پکڑ لے۔ (فضائل درود و سلام)

۳۴) حوض کوثر سے لبالب سیراب : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَ مُحِبِّيْهٖ وَاُمَّتِهٖ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥ (ترجمہ : اے اللہ ! سب سے زیادہ رحم فرمانے والے' ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی رشتہ داروں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگاروں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے والوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر اور ان سب کے ساتھ ہم سب لوگوں پر دورد بھیج)

یہ درود شریف حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ سے بیان کیا گیا ہے جو فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے لبالب پیالہ پئے اسے چاہئے کہ اسے پڑھے (شفاء شریف)

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے سے ناپا جائے تو وہ ہم اہل بیت پر یہ درود پڑھے۔

۳۳) دربار رسالت سے منظور کردہ درود تاج : مولانا قاری سلیمان پھلواری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "صلوٰۃ وسلام" میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف زیارت کے وقت بارگاہ نبوی میں درود تاج پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اس درود شریف کے لئے منظوری عطا فرمایئے تاکہ ایصال ثواب کے وقت اسکو ختم میں پڑھا جایا کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود تاج کو شرف منظوری عطا فرمادی جسکی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ اس درود کے یہ فضائل بیان کئے گئے ہیں کہ اس کی تلاوت سے قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ سحر و آسیب جن و شیاطین کے دفع کرنے میں بہت مفید ہے۔ وباء و فساد چیچک سے حفاظت ہوتی ہے۔ بانجھ عورت کو خالق کردگار اولاد سے نواز تا ہے۔ رزق وروزی میں برکت و وسعت عطا ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جمال مصطفیٰ کی زیارت بابرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ درود تاج حب ذیل ہے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۔ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَ الْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ۔ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۔ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ۔ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ۔ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ۔ جَمِیْلِ الشِّیَمِ ۔ شَفِیْعِ الْاُمَمِ ۔ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ۔ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ

مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِالْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَ الْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنَ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ نُوْرٍمِّنْ نُوْرِاللّٰہِ یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِجَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْاتَسْلِیْمًاo (صلوٰۃ وسلام)

(ترجمہ : یا اللہ ! ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو تاج والے ' معراج والے ' براق والے ' اور علم والے ہیں۔ بلا ' وباء ' قحط ' مرض اور دکھ دور کرنے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا ' بلند کیا ہوا ' شفاعت کیلئے مقبول کیا ہوا اور لوح و قلم میں منقش کیا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب و عجم کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم نہایت مقدس ' خوشبودار ' پاکیزہ اور خانہ کعبہ اور حرم پاک میں منور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے آفتاب اندھیرے کو دور کرنے والے چودھویں کے ماہتاب ' بلندی کے صدر ' ہدایت کے نور ' مخلوق کو پناہ دینے والے اور اندھیروں کے چراغ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک اطوار کے حامل۔ تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے اور بخشش و کرم والے ہیں۔ اور اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نگہبان اور جبرئیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت گزار ' براق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری معراج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر ' سدرۃ المنتہٰی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اور قاب قوسین (قرب الٰہی) کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصود ہے۔ اور مقصود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام رسولوں کے

سردار، تمام نبیوں میں سب سے آخر میں آنیوالے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غریبوں سے انس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لئے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لئے چراغ، مقربین کے لئے شمع فروزاں، فقیروں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے، جن وانس کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں (بیت المقدس وکعبہ) کے امام، دونوں جہاں (دنیاو آخرت) میں ہمارے وسیلہ، قاب قوسین کے مرتبہ پر فائز، دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب، امام حسن اور امام حسین (رضی اللہ عنہما) کے نانا، ہمارے آقااور جن وانس کے آقا ہیں۔ یعنی ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ جو اللہ کے نور سے ایک نور ہیں۔ اے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنیکا حق ہے۔)

درود شریف کے ان مقبول و معروف صیغوں کے علاوہ دیگر کئی درود شریف ہیں جو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، شیخ ابو الحسن کرخی، امام محمد غزالی، سیدنا احمد کبیر رفاعی، شیخ احمد البدوی، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، امام فخر الدین رازی، اور شیخ شاذلی رحمہم اللہ، وغیرہ جیسے ممتاز و نامور علمائے کرام و مشائخ عظام سے منسوب ہیں۔ لیکن یہ سب یا تو کتابی شکل میں ہیں یا طویل عبارت پر مشتمل ہیں لہذا یہاں ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت غیر مسلم دنیا کی نظر میں

گزشتہ چودہ صدیوں سے غیر مسلم اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کی بے شمار ممتاز اور اہم شخصیتوں نے حضور رحمتہ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کو اپنا گراں قدر خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ان میں پنڈت بھی ہیں پادری بھی، سادھو بھی ہیں، سنت بھی، ادیب بھی ہے خطیب بھی، شاعر ہیں دانشور بھی، صحافی بھی ہیں اور سیاست داں بھی۔ نثر و نظم کی شکل میں محفوظ یہ ادبی سرمایہ دنیا کی کئی زبانوں جیسے عربی، فارسی، اردو، ہندی، انگریزی، فرانسیسی، روسی، چینی، جاپانی، جرمن، ملائشی، انڈونیشیائی، سنسکرت، ملیالی، ٹامل، تلنگی، کنڑی، مرہٹی، اور بنگالی وغیرہ میں دستیاب ہے۔

عظمت رسول کو یہ آفاقیت اور عالمگیریت کیوں نہ حاصل ہو گی جبکہ رب العٰلمین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ اقدس پر "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" (انبیاء۔۱۰۷) (ترجمہ: اے محبوب! ہم نے تمھیں سارے جہانوں کیلئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے) کا نورانی تاج سجایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ" (سبا۔۲۸) (ترجمہ: اے محبوب! ہم نے تمھیں تمام لوگوں کیلئے بھیجا ہے) کی سند فضیلت عطا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی زبان حق ترجمان سے "قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا" (اعراف۔۱۵۸) (ترجمہ: اے محبوب! تم کہدو کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا رسول ہوں) کا اعلان عام کروایا اس لئے مسلم ہی نہیں غیر مسلموں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں پورے ادب واحترام کے ساتھ اپنا اپنا خراج تحسین پیش کیا ہے۔

غرض سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں غیر مسلموں کی جانب سے پیش کردہ تمام گل ہائے عقیدت کو یکجا جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔ لہٰذا ان کے مجملہ چند اہم اور نایاب نمونے ذیل میں ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔ جن میں "جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے" کے

مصداق اسلام کے سخت مخالف و متعصب مورخین و مستشرقین کے تبصرے بھی شامل ہیں۔

۱) جارج برنارڈ شاہ : عالمی شہرت کا حامل انگریز ادیب جارج برنارڈ شاہ لکھتا ہے :

"بہ غور مطالعہ و مشاہدہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم ہستی اور انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ اگر کوئی مذہب اگلے سو سال میں انگلستان اور یورپ میں حکمرانی کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔"

پروفیسر بیون : پروفیسر بیون اکا اس بات میں یقین ہے کہ "انیسویں صدی سے قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے خلاف جو کچھ لکھا گیا اس کو زیادہ سے زیادہ ادبی تجسّس کا نام ہی دیا جا سکتا ہے کیوں کہ ان تحریروں کا تاریخی حقایق سے ذرا بھی تعلق نہیں رہا۔ یہ نظریہ بھی اب فرسودہ ثابت ہو تا جا رہا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا قرآن مجید کی رو سے دین کے بارے میں کوئی زور و زبردستی نہیں ہے چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کی کامیابی اخلاقی قوت پر تھی نہ کہ تلوار کی ضرب پر۔"

۳) سر چارلس ایڈورڈ ہملٹن : سر چارلس ایڈورڈ ہملٹن کا تاثر ہے کہ "اسلام کی جمہوری روح کی بدولت ہی عورت کو مرد کی غلامی سے آزادی ملی ہے اور اسلام بتاتا ہے کہ انسان فطری طور پر معصوم ہے مرد اور عورت دونوں ایک ہی منبع سے نکلے ہیں دونوں کے اندر ایک ہی طرح کی روح ہوتی ہے اور دونوں کو ذہنی و اخلاقی اور روحانی صلاحیتیں یکساں طور پر دی گئی ہیں۔ اسلام صنف نازک کی مدافعت کرتا ہے۔ وراثت میں عورتوں کو ان کا حصہ دلاتا ہے۔ اسی کی برکت ہے کہ اسلام کی آمد کے بارہ سو سال بعد یعنی ۱۸۸۱ء میں انگلستان میں جسے جمہوریت کا گھوارہ کہا جاتا ہے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک قانون مدون کیا گیا ہے جسے شادی شدہ خواتین کا قانون کہا گیا ہے۔"

۴) گوئٹے : حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے ذریعہ مغرور ترین عربوں کے ذہن و فکر میں جو انقلاب برپا کیا ہے اس کے بارے میں جرمنی کے مشہور شاعر گوئٹے

لکھتا ہے۔

"یہ کتاب ہر زمانے میں لوگوں پر بڑے زبردست اثرات برپا کرتی رہیگی۔"

۵) سر ولیم میور: سر ولیم میور رقمطراز ہے کہ "پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی تاریخ شخصیت ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ نہایت احتیاط سے ریکارڈ کیا گیا ہے اور جن کے کارناموں کی ایک فرد بھی تاریخ کی نگاہوں سے اوجھل ہونے نہیں پاتی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چال چلن کی عصمت اور ان کے اطوار کی پاکیزگی پر جو اہل مکہ میں کمیاب تھی اہل تصنیف متفق ہیں۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو صدیوں بعد بھی حرف بہ حرف محفوظ ہے۔"

۶) پرفیسر ہرگونج: پرفیسر ہرگونج کا تبصرہ ہے کہ "پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے ذریعہ اقوام عالم کے ادارہ کی جو بنیاد ڈالی ہے اور جس طرح کہ اتحاد اور عالمی برداری کا جو اصول پیش کیا ہے وہ دیگر اقوام کے لئے مشعل ہدایت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی دوسری قوم ایسا نادر ونایاب نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔"

۷) پروفیسر میلکنن: پروفیسر میلکنن کا تبصرہ ہے کہ "اسلام افراط و تفریط کے بجائے اعتدال کی راہ دکھاتا ہے اس کے پیش نظر ہمیشہ کردار سازی ہی رہتی ہے جسے ارتقائے تمدن میں کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام ایک طرف قانون وراثت' زکوٰۃ' صدقات وغیرہ کا حکم دیتا ہے تو دوسری طرف ذخیرہ اندوزی' ناجائز کمائی' جوا' سٹہ اور اجارہ داری جیسی چیزوں کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ مدارس' مساجد' دواخانوں اور یتیم خانوں کا قیام' پانی کے لئے کنوؤں کی کھدوائی ایسے ہی دوسرے رفاہ عام کے کام اسلام میں اعلیٰ درجہ کی نیکیاں ہیں۔ یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یتیم خانوں کا آغاز اسلام کا ہی مرہون منت ہے۔

۸) سر تھامس کارلائل: سر تھامس کارلائل رقمطراز ہے کہ "عرب بڑے لڑاکو قسم کے لوگ تھے ذرا ذرا سی بات پر لڑائی جھگڑوں پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ ایسے جنگجو عربوں نے آخر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا رسول ماننے پر تیار

ہو گئے۔ اس کا سبب صرف یہی تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک گوشہ لوگوں کے سامنے بالکل نمایاں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اطراف کسی قسم کے راز کے پردے نہیں ڈال رکھے تھے اپنے عمامہ اور اپنے جبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کا آئینہ بالکل بے داغ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی کی انتہا یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا جوتا سی لینے میں بھی کبھی عار نہ محسوس کرتے تھے۔ دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت کا منصب اتنا بلند تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی حکم دیتے اسے فوراً پایہ تکمیل کو پہونچایا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلاح و مشورہ کو بسر و چشم قبول کر لیا جاتا۔ جتنے بھی غزوات ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیروؤں کے ساتھ شریک رہے۔ ان عربوں نے اچھی طرح جان لیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قسم کے انسان ہیں۔" کارلائل آگے لکھتا ہے۔ "طہارت وپاکیزگی اور اخوت و مساوات اور رحم و مروت جیسی عظیم انسانی ستودہ صفات اس فرزند صحرا کے دل کی عطا ہے۔" آگے وہ رقمطراز ہے۔ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ فطرت کے الفاظ ہیں۔ ابن آدم کو چاہئے کہ وہ ان الفاظ کو بغور سنیں۔ اس کے سوا کچھ نہ سنیں۔ کیوں کہ اس کے سوا جو کچھ دوسری آوازیں ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں۔ کسی بادشاہ کی بھی اتنی مکمل اطاعت نہیں کی گئی جتنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی جارہی ہے۔"

۹) **باسورتھ اسمتھ :** مشہور عیسائی ادیب باسورتھ اسمتھ لکھتا ہے۔ "صدر ریاست اور سربراہ مذہب کی حیثیت سے وہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بادشاہ بھی تھے اور مذہبی رہنما بھی مگر وہاں نہ تو شاہانہ شان و شوکت تھی اور نہ روایتی قسم کی مذہبی فضا تھی وہاں نہ کوئی فوجی دستے تھے اور نہ کوئی باڈی گارڈ بلکہ وہاں تو کوئی مستقل ذریعہ آمدنی بھی نہ تھا۔ اگر کسی کو یہ حق مل سکتا ہے کہ اس نے محض حق و صداقت کی بنیاد پر حکمرانی کی ہے تو وہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر طرح کا اقتدار حاصل تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اقتدار کو نہیں برتا۔ وہاں تو خانگی زندگی ہو یا عوامی زندگی دونوں جگہ مکمل یکسانیت تھی۔"

باسورتھ اسمتھ یہ بھی لکھتا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحراء میں گلہ بان تھے' شام میں تاجر تھے' مدینہ میں مہاجر تھے' غار حرا میں معتکف تھے' بت پرستوں کے پورے جہاں کے مقابلہ میں واحد داعی توحید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاتح اقلیم تھے۔ دنیا کی تاریخ میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس شان کے انسان نظر آتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیک وقت ایک امت' ایک سلطنت اور ایک مذہب کے بانی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اکئی انقلاب آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہن سہن کے طریق میں یکسانیت ہی نظر آئی۔ حالات بدل گئے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بدلے۔"

۱۰) **نپولین بوناپارٹ**: فرانس کا عظیم جنرل یعنی نپولین بوپارٹ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیرت انگیز معلم قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے یہ سب کچھ صرف پندرہ ۱۵ سال ہی میں ہو گیا۔ جبکہ پندرہ سو سال میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی امتوں کو صحیح راہ پر لانے میں کامیاب نہ ہوئے تھے۔ دراصل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم الشان شخصیت کے حامل تھے۔"

۱۱) **الفریڈ ڈی ملر ٹائم**: مشہور فرانسیسی ادیب الفریٹ ڈی ملر ٹائم لکھتے ہیں کہ: "عالم الہیات' فصاحت وبلاغت میں یکتائے روزگا' بانی مذہب آئین ساز' سپہ سالار' اصول وضع کرنے والے اور دینی حکومت کے بانی' یہ ہیں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جنکے سامنے پوری انسانیت کی عظمت ہے۔"

۱۲) **ڈاکٹر لین پول**: ڈاکٹر لین پول لکھتے ہے کہ "اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے نبی نہ تھے تو پھر دنیا میں کوئی سچا اور برحق شخص آیا ہی نہیں۔"

۱۳) **ڈاکٹر برمنگھم**: ڈاکٹر برمنگھم کہتا ہے کہ "پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات میں رہنمائی فرمائی جو انسانی زندگی میں سب سے اہم ہے یعنی خدا اور بندے کے تعلقات۔"

۱۴) **ڈاکٹر مسز اینی بسنٹ**: ممتاز دانشور ڈاکٹر مسز اینی بسنٹ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی حیات طیبہ پر اپنے تاثرات کا ان الفاظ میں اظہار کیا ہے کہ ''بعثت سے قبل بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندھیرے میں روشنی کے مینار کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اس قدر شریفانہ اور سچی نظر آتی ہے کہ ہم فوراً جان لیتے ہیں کہ کس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گردوپیش کے لوگوں تک اپنے خدا کا پیغام پہونچانے کیلئے منتخب کیا گیا تھا۔ وہ کونسا نام تھا جس سے مکہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے آپ ﷺ کو پکارا کرتے تھے؟ وہ نام تھا امین اور صادق''

۱۵) ایم ایم پکھتال : ایک انگریزی ادیب مسٹر پکھتال جنہوں نے بعد میں اس اسلام قبول کر لیا اور ممتاز مترجم و مفسر قرآن بن گئے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے بارے میں یوں تذکرہ کرتے ہیں۔

''دوسرے پیغمبروں کے بر خلاف جن کی اصلی تصویر، عقیدت مندی کے دھندلکے کے باعث ہم سے چھپی ہوئی ہے، حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روشن اور تاریخی کردار ہیں جن کے طرز عمل اور طریق زندگی کی پوری تفصیلات خود ان کے ہم عصروں نے ہمارے لئے جمع کر دی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم اعظم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات چند چیزوں کے ساتھ مخصوص نہ تھیں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائرہ انتہائی وسیع اور جامع تھا۔ خواہ اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔ وہ انفرادی زندگی سے متعلق ہو یا اجتماعی سے۔ قانون سے متعلق ہو یا اخلاق سے۔ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق ہدایات موجود نہ ہوں۔''

۱۶) کونٹ ٹالسٹائی : کونٹ ٹالسٹائی رقمطراز ہے کہ'' حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی خونریزی سے منع فرمایا۔ اسکے لئے حقیقی تمدن و ترقی کی راہوں کو کھول دیا۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جو اسی شخص سے انجام پا سکتا ہے جس کے ساتھ کوئی مخفی طاقت ہو اور ایسی شخصیت عام اکرام و احترام کی مستحق ہے۔''

۱۷) میجر آرتھر گلن مورنڈ : میجر آرتھر گلن مورنڈ کا تاثر ہے کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ممتاز رہنما ہی نہیں تھے بلکہ دنیا کی تخلیق سے اس وقت تک جتنے بھی صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر آئے ان سے سب میں ممتاز رتبے کے مالک تھے۔"

۱۸) ڈاکٹر وی رائٹ : ڈاکٹر وی رائٹ بیان کرتا ہے کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات اور قوم کیلئے ہی نہیں بلکہ دنیائے ارض کیلئے رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے خدائے تعالیٰ کے احکام کو کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو۔"

۱۹) موہن داس کرم چند گاندھی جی : ملک ہندوستان کے بابائے قوم اور آزادی کے علمبردار مسٹر گاندھی لکھتے ہیں کہ "مغرب جبکہ قعر جہالت میں پڑا ہوا تھا تو مشرق کے آسمان سے ایک درخشاں ستارہ طلوع ہوا اور تمام مضطرب دنیا کو راحت اور روشنی بخشی۔ میں پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نے تلوار کے بل بوتے پر سرفرازی و سربلندی حاصل نہیں کی بلکہ اس کی بنیاد نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلوص' خودی پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ' وعدوں کا پاس' غلام اور دوست احباب کے ساتھ یکساں محبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جرأت' بے خوفی اور اللہ پر اور خود پر یقین جیسے اوصاف ہیں۔

جنوبی آفریقہ کے گورے اسلام کی آمد سے گھبرانے لگے ہیں کیوں کے اسلام نے تہذیب و تمدن کا درس دیا۔ اسلام جس نے مراقش تک روشنی کا سفر کیا اور جس نے ساری دنیا کو بھائی چارگی اور اخوت کا سبق پڑھایا۔ جنوبی آفریقہ کے اصلی باشندے گورے اور کالے نسل کے باشندوں میں مساوات کے خواہاں تھے۔"

۲۰) مسز سروجنی نائیڈو : بلبل ہند کہلانے والی انگریزی زبان کی مشہور ہندوستانی شاعرہ مسز سروجنی نائیڈو لکھتی ہیں کہ "میرے مذہب کی بنیاد الہامی کتاب پر نہیں ہے تاہم میں خود کو اس قابل پاتی ہوں کہ اس عالم گیر اخوت کا اعتراف کروں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک و پاکیزہ تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

یہی اسلام ایک پہلا مذہب ہے جس نے جمہوریت کی تعلیم دی اور اس پر عمل کر کے دکھلایا۔ اذان کے بعد مسجد میں پانچ مرتبہ اسلام کی جمہوریت کا علمی مظاہرہ ہوتا ہے جبکہ امیر و غریب گورا و کالا بڑا و چھوٹا کندھے سے کندھے ملائے اعلان کرتا ہے "اللہ اکبر" یعنی اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ چیز میں نے باربار محسوس کی ہے۔ اسلام کی ناقابل شکست قوت اتحاد آدمی کو جبلی طور پر ایک دوسرے کا بھائی بنا دیتی ہے۔"

۲۱) ماسٹر تارا سنگھ : سکھ لیگ کے صدر نشین لکھتے ہیں کہ "جب کوئی مجھ سے یہ کہتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا تو مجھے اس کی کم فہمی پر ہنسی آتی ہے۔"

۲۲) لالہ لاجپت رائے : لالہ لاجپت رائے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا اعتراف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "جس وقت بھارت ورش میں مذہبی کمزوری اپنا پاؤں جما رہی تھی اس وقت سے عرب کے ریگستانوں میں ایک مہان پرش عجیب و غریب وحدانیت کی تعلیم دے رہا ہے۔"

۲۳) سوامی وویکانند : سوامی وویکانند لکھتے ہیں کہ "پیغمبر مساوات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ تم پوچھتے ہو کیا ان کا مذہب اچھا ہے؟ اگر ان کا مذہب نہ ہوتا تو پھر وہ زندہ کیسے رہتے۔ صرف اچھے اور نیک انسان ہی کو حیات دوام ملتی ہے۔ برے انسان کی زندگی کبھی طویل نہیں ہوتی۔ نیک انسان لاثانی اس لئے ہے کہ اس میں تقدس اور صداقت کا جوہر پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسلام میں اگر اچھائی نہ ہوتی تو وہ ایک دن بھی قائم نہ رہتا۔ اس مذہب میں بے شمار خوبیاں ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مساوات اور انسانی اخوت کے علمبردار ہیں حقیقت خود کو منوا لیتی ہے۔ مانی نہیں جاتی۔"

۲۴) لالہ امیر چند کھنہ : جونا منڈی دہلی کے جرنلسٹ اور ماہر انکم ٹیکس لالہ امیر چند کھنہ ہیں کہ "شری کرشن نے گیتا میں ایشور کی طرف سے ایک مشہور وعدے کا ذکر کیا ہے کہ "جب دین کی دیوار و بنیاد بہت کمزور ہونے لگتی ہے تو ہم اپنے کو کسی روپ مین ظاہر کر دیتے

ہیں۔ اس وعدے کا ایفا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے کیا گیا ہے۔"

۲۵) ڈاکٹر رابند ناتھ ٹیگور: بنگالی زبان کے عظیم شاعر اور شہرہ آفاق اعزاز نوبل پرائز حاصل کرنے والے سب سے پہلے ہندوستانی ڈاکٹر سر رابند ناتھ ٹیگور قمطراز ہیں۔

"اسلام دنیا کے مذاہب میں سب سے بڑا مذہب ہے۔ نبی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام ساری دنیا کیلئے سراسر رحمت ہے۔ دنیا کو اسی پیغام سے امن وسکون مل سکتا ہے۔"

۲۶) کملا دیوی ممبئی: ممبئی کی اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون کمال دیوی لکھتی ہیں۔

"عرب کے مہاپرش وہ ہیں جن کی شکشا سے مورتی پوجا مٹ گئی اور ایشور بھگ تی کا دھیان پیدا ہوا۔"

۲۷) مانگ توانگ: بدھ مت کے پیشوائے اعظم مانگ توانگ کا بیان ہے کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور نبی نوع انسان پر ایک رحمت تھا۔ ہم بدھی لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔"

۲۸) جان ولیم ڈریپرا: یورپ کا ممتاز دانشور جان ولیم ڈریپر ارقمطراز ہے کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ نسل انسانی پر جتنا اثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈالا اتنا کسی اور نے نہیں ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر وہ اوصاف موجودہ تھے جن سے سلطنتوں کی تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ انہوں نے اپنے پیروؤں کی معاشی حالت اور ذہنی کیفیت کو تزکیہ نفس، صبر واستقامت، روزہ اور نماز کے ذریعہ سنوارا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کا نظام قائم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کردار کی عظمت پر زور دیا۔ اور واضح کیا کہ شرافت کا معیار کردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی اقالیم کے پیشوا ہیں اور واقعی رسول خدا ہیں۔"

آگے رقمطراز ہے کہ "ہادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس میں انسانی زندگی کی تمام حیثیتیں جمع تھیں۔ ایک انسان ایک باپ، ایک شوہر، ایک دوست، ایک خانہ دار، ایک تاجر، ایک مدبر، ایک حاکم، ایک منصف، ایک سپہ سالار، غرضیکہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثال مونس، ہر معیار اور ہر پیمانہ کی رو سے عظیم ترین ہیں۔ اکرم ہیں۔ اعظم ہیں۔"

۲۹) سادھوٹی۔ ایل وسوانی : سادھوٹی۔ ایل وسوانی نے ان تاثرات کا ظہار کیا ہے کہ "اور ہندو کیوں یہ اعتراف نہ کرتے جبکہ ہندوؤں کی مشہور کتاب کلکی پران کے بارہویں باب میں درج ہے کہ جگت گرو۔ وشنو بھگت اور سومتی سے پیدا ہوگا، اس کی پیدائش ۱۲ بیساکھ، پیر کے دن سورج نکلنے سے دو گھڑی بعد ہوگی۔ اس کا پتا اس کے پیدا ہونے سے پہلے پرلوک سدھار جائے گا۔ اس کی ماتا بھی بعد میں فوت ہو جائے گی۔ جگت گرو کی شالل دیپ (سنسکرت مین مکہ معظمہ کو کہتے ہیں) کی شہزادی سے شادی ہوگی۔ شادی کے موقع پر اسکا ایک چچا اور تین بھائی موجود ہونگے ایک غار میں پرس رام (جبرئیل علیہ السلام) اسے تعلیم دے گا۔ اور جس وقت وہ بستی میں آکر تبلیغ کرے گا تو لوگ تکلیف دیں گے۔ شمالی پہاڑوں میں ہجرت کرے گا۔ وہاں سے پھر تلوار لے کر اٹھے گا۔ ملک فتح ہوگا۔ جگت گرو (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ایک گھوڑا ہوگا جو برق سے تیز چلے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتوں آسمانوں کی سیر کریں گے۔"

۳۰) بابا گرو نانک : سکھوں کے بڑے گرو نانک جی نی شان رسالت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دوہے میں یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے،

"پہلا نام خدا کا دوجا نام رسول　　تیجا کلمہ پڑھ نانکا درگہ پویں قبول
ڈھٹا نور محمدی ڈھٹا نبی رسول　　نانک قدرت دیکھکر خودی گئی سب بھول"

سردر گرودت سنگھ دارا : سکھ مذہب کے ایک مشہور دانشور سردار گرودت سنگھ دارا نے "رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس کی ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی عقیدت و محبت جھلکتی ہے۔ اسی کتاب میں وہ رقمطراز ہیں۔

"یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! سنتے ہیں کہ جس بشر نے تمھیں نظر سے دیکھا اس کا سل

تمھاری نذر ہو رہا۔ جس آنکھ نے تمھیں ایک دفعہ نگاہ شوق سے دیکھا وہ پھر مشتاق نگاہ غیر نہ رہی۔ کہتے ہیں کہ تمھاری چھب بڑی موہنی تھی اور تمھارا روپ انوپ تھا۔ تمھاری آنکھ جادو تھی اور تمھارا کلام کلام قرآن تھا۔ اے عرب کے دلدار! سنتے ہیں تمھاری پریت کی جوت جس من میں جگی پھر وہ بجھائے نہ بجھی۔ اے خسرو خوباں! ایک نظر ادھر بھی کرنا بھلا دیکھو تو تمھارے در پر کھڑا دست دراز کیا ہوا ہے۔ اسے بھی عشق کے نام پر حسن کی کچھ زکوٰۃ دینا۔ مانا کی تیرا مداح خود کبریا ہے۔ مانا کی تو حبیب خدا ہے مگر۔

یہ تو میں کیوں کہوں تیرے خریداروں میں ہوں

تو سراپا ناز ہے میں ناز برداروں میں ہوں

(۳۲) سردار دیوان سنگھ مفتون: ایک اور سکھ دانشور سردار دیوان سنگھ مفتون اپنے ایک مضمون ”غریبی اور کلمۃ الحق“ میں رقمطراز ہیں کہ ”میں سکھ خاندان میں پیدا ہوا اور نسل کے اعتبار سے مجھے سکھ ہی سمجھا جانا چاہیے مگر ذاتی خیالات کے اعتبار سے میں حضرت مسیح اور پیغمبر اسلام کا اتنا ہی معتقد اور بھگت ہوں جتنا کوئی عیسائی یا مسلمان ہو سکتا ہے“۔

(۳۳) سر فلپ گبز: سر فلپ گبز نے لکھا ہے کہ ”حضور نے انسانیت کی ترقی کے لئے عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام نے انسانی تہذیب اور اخلاقیات کی ترقی اور فروغ کے لئے ان تمام مذاہب سے کہیں زیادہ کام کیا ہے جو انسان کی تخلیق سے لے کر اب تک اس کی روح کو گرمانے کا باعث ہوئے ہیں۔“

(۳۴) انسائکلو پیڈیا برٹینکا: انسائکلوپیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے کہ ”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دنیا میں سب سے بڑے اور دنیا کی ساری مذہبی شخصیتوں اور پیغمبروں میں انتہائی کامیاب شخصیت کے حامل رہے ہیں۔ مگر یہ کامیابی محض حالات کا نتیجہ نہیں تھا۔ اور یہ کامیابی یوں ہی بیٹھے بٹھائے ہاتھ نہیں آئی تھی۔ بلکہ یہ نتیجہ اس بات کا تھا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ہم عصروں میں سب سے نمایاں وممتاز تھے۔ سب سے بلند وبالا معجز نما اور پر کشش تھے۔

۳۵) ہٹی : ممتاز مستشرق ہٹی ، پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے،

"یہ تاریخ میں پہلی کوشش تھی کہ لوگوں کو خون کے بجائے دین کے نام پر ایک مرکز پر جمع کیا گیا اور ایسی سلطنت کی بنیاد ڈالی گئی جس کا حاکم اعلیٰ رب العلمین ہے۔"

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روحانی فرائض کے علاوہ ایسے فرائض بھی انجام دیئے جیسے سلطنت کا دستور اور انکی امت میں سب لوگ قبائلی رشتوں اور علاقائیت سے بالکل منقطع ہو کر حقیقی معنی میں بھائی بھائی بن گئے۔"

۳۶) ہرش فیلڈ : ہرش فیلڈ اپنی کتاب "نئی تحقیق" میں لکھتا ہے :

"دنیا کی کسی قوم نے اتنی جلدی تہذیب حاصل نہیں کی جیسے کہ عربوں نے واقعی اسلام کی بدولت حاصل کی۔ اس تہذیب کے پیچھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وہ مہدویت کارفرما تھی جس نے ان گنت انسانوں کو عارف کامل بنادیا اور ایک شاندار کلچر کی بنیاد رکھی"۔

۳۷) ولیم میکنیل : عالمی شہرت کا یہ ممتاز مورخ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بھرپور عقیدت مندی کا اس طرح اظہار کرتا ہے "آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے یا بعد کسی کو بھی اتنی جلد اور اتنی عظیم کامیابیاں حاصل نہیں ہوئیں۔ نہ ہی کسی ایک انسان کے کارناموں سے دنیا کی تاریخ کا رخ اتنی تیز رفتاری سے اور اتنے انقلابی پیمانے پر بدلا۔ اپنے الہامی کلام اپنی مثالی ذاتی زندگی اور انتظامی ڈھانچہ کے قیام سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک ممتاز نئے طرز زندگی کی بنیاد ڈالی۔ جس نے دو صدیوں کے مختصر عرصہ میں نسل انسانی کی کثیر تعداد کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ آج بھی بنی نوع انسان کا ساتواں حصہ ان کا اطاعت گزار اور نام لیوا ہے۔"

۳۸) ڈاکٹر اسٹیفن : ڈاکٹر اسٹیفن کا بیان ہے کہ :

"پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس ملک میں پیدا ہوئے جہاں سیاسی تنظیم معقول عقائد اور پاکیزہ اخلاق سے کوئی شناسا نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی ذہانت سے بیک وقت سیاسی

حالت مغربی عقائد اور ضابطہ اخلاق کی اصلاح کر دی۔ انہوں نے مختلف قبائل کی جگہ انھیں ایک قوم بنادیا۔ مختلف دیوتاؤں اور آقاؤں کی جگہ ایک خدا پرستی اور ایمان کی تعلیم دی اور بڑی بڑی معیوب اور قبیح رسومات کو جڑ پیڑ سے اکھیڑ دیا۔ جوں جوں اسلام اپنے قدم عرب کی سر زمین سے باہر رکھتا گیا، کئی وحشی قومیں اس کی آغوش میں آتی چلی گئیں۔ اسلام نوع انسانی کیلئے برکات کا موجب اور تاریکی سے نور اور شیطان سے خدا کی طرف لوٹانے کا باعث ہے۔

(۳۹) جوزف شاخت نے : "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انسائکلو پیڈیا آف سوشیل سائنس" میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جوزف شاخت نے نے لکھا ہے کہ "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی رسالت کی صداقت پر جو پختہ یقین تھا وہ ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شخصیت کا جو پہلو نہایت شدت سے ابھرا وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دینی جذبہ تھا۔ جب اس کا امتزاج آپ کی غیر معمولی سیاسی صلاحیتون سے ہوا تو آپ کی رسالت دنیا میں ہی کامیابیوں سے ہمکنار ہو گئی۔ مکہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا صبر و استقلال اور مدینہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مدبرانہ اعمال اور منصوبے یہ سب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اس نظریاتی جدو جہد کے مظاہر تھے جس کے لئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ساری عمر انتھک کوشش کرتے رہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی غیر معمولی شخصیت نے جس کے اثر و نفود نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کامیابی کی راہیں ہموار کیں۔ اسلام پر اپنے انمٹ اثرات چھوڑے ہیں۔"

(۴۰) پروفیسر سیڈیو : پروفیسر سیڈیو نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پر شکوہ شخصیت آپ کے خلق عظیم اور بے مثل عدل کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "انصاف کے معاملہ میں قریب وبعید اپنے اور پرائے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نزدیک برابر تھے وہ کسی کو ضعیفی یا ناداری کی وجہ سے حقیر نہ جانتے تھے اور کسی توانا کو بادشاہ کی بادشاہی کی وجہ سے بڑا نہ سمجھتے تھے۔ سب سے محبت فرماتے اور دشمن و دوست سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔"

(۴۱) جارج ریواری : ممتاز مستشرق جاج ریواری آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیغمبر انقلاب قرار دیتے ہوئے یوں خراج تحسین پیش کرتا ہے "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک عظیم المرتبت پیغمبر ہی نہیں تھے جنھوں نے اس دنیا کی روحانی تسکین کا سامان کیا بلکہ وہ ایک ایسے ہمہ گیر معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی اور معلم تھے جن کی نظیر تاریخ نے کبھی نہیں دیکھی۔"

(۴۲) ایم اے جی لیونارڈ : جی لیونارڈ اپنی کتاب "اسلام اور روحانی اقدار" میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عظمت و صداقت کا اعتراف کرتے ہوئے رقمطراز ہے :

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غایت درجہ کے مخلص ' صادق اور عظیم ترین انسان ہیں۔آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک عظیم قوم کے بانی 'ایک عظیم سلطنت کے فاتح و معمار اور سب سے بڑھ کر ایک عظیم مذہب کے رہنمائے اعظم ہیں۔آپ اپنی امت پر "رؤف و رحیم" اپنے آپ پر مہربان اور اپنے پروردگار کے سچے پرستار تھے۔آپ نے اپنے ماننے والوں کو تاریکیوں کی پستی سے نکال کر نور اور صداقت کی انتہائی اونچی چوٹیوں پر متمکن کیا۔"

(۴۳) ڈاکٹر گستاف : ممتاز دانشور ڈاکٹر گستاف لکھتا ہے "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی قوم میں روشن مثال تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کردار پاک اور بے داغ تھے۔ لباس اور غذا میں انوکھی سادگی تھی مزاج میں اتنی سادگی تھی کہ اپنے ساتھیوں سے کوئی خاص تعظیم قبول نہیں کرتے تھے اور اپنے غلام سے جنہیں انہوں نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا' کوئی ایسی خدمت نہیں لیتے تھے جو خود انجام دے سکتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر رحم دل تھے کہ آپ نے ان لوگوں سے انتقام نہیں لیا جنھوں نے آپ پر اس وقت پتھروں کی بارش کی تھی جب آپ انہیں سیدھا راستہ دکھا رہے تھے آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے آپ پر گندگی پھینکی جاتی تھی۔ آپ کا کئی سال تک بائیکاٹ کیا گیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے کئی بار آپکی جان لینے کی کوشش کی۔"

(۴۴) پروفیسر مارگولیتھ : پروفیسر مارگولیتھ اپنی کتاب "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اینڈ رائزنگ آف اسلام" میں لکھتے ہیں "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سیرت نگاروں کا ایک

طویل سلسلہ ہے جسے ختم کرنا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا باعث شرف ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ کی تعلیم، تدریس، دعوت و تبلیغ سے وہ نتائج برآمد ہوئے جس کا عشر عشیر بھی کسی مفکر، کسی مدبر، کسی مصلح اور کسی مذہبی پیشوا کے حصہ میں نہیں آیا۔"

(۴۵) مائیکل ہارٹ : بیسویں صدی کے اواخر میں سیرت پر لکھی گئی جس کتاب کو عالمی شہرت حاصل ہوئی ہے اس کا نام ہے "دی ہنڈرڈ" اور جس کا مصنف ایک غیر مسلم یوروپی مستشرق مائکل ہارٹ ہے۔ اس کتاب نے واقعی دنیا بھر میں ایک تہلکہ مچادیا جس میں مصنف نے انسانی تاریخ میں سے ایک سو (۱۰۰) ایسی شخصیتوں کی فہرست دی ہے جنہوں نے اپنی صلاحیتوں اور کارنامون کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ انسانیت کو متاثر کیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مصنف نے اپنی منتخبہ ایک سو معرکۃ الآرا شخصیتوں کو ان کے رتبہ اور ان کی عظمت کے مطابق اپنی فہرست میں درجہ اور مقام بھی دیا ہے۔ غیر مسلم ہوتے ہوئے مصنت مائیکل ہارت نے کسی تعصب یا امتیاز کے بغیر حضور ختمی مرتبت سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کو سر فہرست یعنی اپنی درجہ بندی کے لحاظ سے ترتیب کردہ فہرست میں پہلے نمبر پر لکھا ہے اور اس طرح رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت اور برتری اور افضلیت کا برملا اعتراف کیا ہے۔"

نہ صرف غیر مسلم نثر نگار اہل قلم اصحاب نے اپنے مضامین، مقالات اور نگارشات میں حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھرپور خراج عقیدت پیش کیا ہے بلکہ غیر مسلم شعرائے کرام نے بھی کئی زبانوں میں اپنی اپنی عقیدت مندیوں کے پر خلوص نذرانے پیش کئے ہیں۔ مثلاً صاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج جسمانی کے بارے میں بھگت کبیر نے کیا ہی اچھوتا اور نادر خیال اپنے اس ایک ہندی شعر میں پیش کیا ہے۔

نب کا در کھلا نہیں نبی گئے اس پار   جیسے "چھچھ" مان نکل جائے اوہ پار

ترجمہ : یعنی نب (آسمان) کا دروازہ نہیں کھلا مگر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پار چلے گئے بالکل

اسی طرح جیسے نگاہ شیشہ کے پار ہو جاتی ہے۔

اس طرح سینکڑوں نعت گو غیر مسلم شعراء کی ایک طویل فہرست ہے جن کی معیاری کلام آج بھی گران قدر ادبی سرمایہ کے طور پر محفوظ ہے ان میں یمین السلطنت حکومت نظام مہاراجہ کشن پرشاد شاؔد' رگھوپتی سہائے فراؔق گورکھپوری' ستیہ پال اختر رضوانی' پروفیسر تلوک چند محروؔم' جگن ناتھ آزاؔد' منشی سکھ دیو پرشاد بسمؔل' منشی مہیش پرشاد سوگؔ' ٹھاکریو اسنگھ اشیؔم' پنڈت لبھورام جوشؔ ملسیانی' پنڈت دیال مکند عرشؔ ملسیانی' پنڈت آنند موہن گلزار زتشی' منشی بسویشور پرشاد منوؔر لکھنوی' منشی نوبت رائے نظؔر لکھنوی' منشی پیارے لال رونؔق میرٹھی' لالہ ہری چند اخؔتر' جسٹس پنڈت آنند نرائن مؔلا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

LIST OF THE BOOKS IN ENGLISH REFERRED TO IN THIS EDITION

01. Mohammed (PBUH) & Mohammedanism
02. Hero & Heroship
03. History La Turkey
04. Life of Mohammed (PBUH)
05. The Great Teacher of the World
06. Apology for Mohammed (PBUH)
07. The Feature of Islam
08. Glories of Islam
09. Mohammed (PBUH) & Rising of Islam
10. Mohammedanism
11. Prophet & Statement
12. The Rise of West
13. Glory of Mohammed(PBUH)
14. Encyclopaedia Britanica
15. Mohammed (PBUH) Encyclopaedia of Social Science
16. Mohammed (PBUH) Encyclopaedia of Islam
17. Mohammed (PBUH)
18. Heroes & Hero's Worship
19. The Hundred

مآخذ

کتاب ہذا میں قرآن حکیم کی آیات شریفہ کے علاوہ حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف، اوراد و وظائف اور سیرت و تاریخ کی جن عربی، فارسی، اردو اور انگریزی کتابوں کے حوالہ جات دیئے گئے اور جن کے مضامین و اقتباسات شامل کیے گئے ہیں ان کے ناموں کی فہرست حسب ذیل ہے:

بخاری	بزاز	معارج النبوہ
مسلم	حجۃ اللہ علی العلمین	نسیم الریاض
نسائی	الترغیب والترہیب	زاد السعید
ترمذی	روح البیان	کتاب البریز
ابو داؤد	نووی	فجر منیر
مشکوٰہ	تفسیر قرطبی	لوائح الانوار
دارمی	درمنثور	قول الجمیل
طبرانی	درمختار	ذکرِ خیر
جامع صغیر	اشرف التفاسیر	شفاء الاسقام
دار قطنی	مواہب لدنیہ	تاریخ ابن عساکر
فتح الباری	فتح ربانی	جمع الجوامع
شعب الایمان	جواہر البحار	انوار المحسنین
ابن نجار	جلاء الافہام	خیر المونس
ابن ابی عاصم	کشف الغمہ	مقاصد السالکین
خصائص الکبریٰ	مدارج النبوہ	نزہۃ الناظرین
شرح زروق	دلائل الخیرات	تنبیہ الغافلین
اخبار الاخیار	مطالع المسرات	موطاء امام احمد

محبوب القلوب
مزرع الحسنات
مصباح الکلام
التذکرہ امام قرطبیؒ
سعادۃ الدارین
المورد العذاب
شامی
درۃ الناصحین
شرح دلائل
زہرۃ الریاض
الملاذ والاعتصام
حدائق الانوار
تذکرۃ الاولیاء
ضیاء القرآن
حالات شیخ الاسلام
سیرت ائمہ اربعہ
فضائل درود شریف
صلوٰۃ وسلام
انوار العارفین
گنجینہ درود شریف
احیاء علوم الدین
مذاق العارفین
رسالہ وظائف
جواہر المعانی
رونق المجالس
مثنوی مولانا رومؒ
رسالہ اذکار
نزہۃ المجالس
رسول عربی
جذب القلوب الی دیار المحبوب
راحت القلوب
غریبی اور کلمۃ الحق
الزواجر عن اقتراف الکبائر
خزائن البرکات
مسلمانوں کے نبی
سیرت النبی بعد از وصال النبی
خزینۃ الاسرار
اسلام کے تاریخی کارنامے
افضل الصلوٰۃ علی سید السادات
جواہر المنظم
نئی تحقیق
ملفوظات شیخ فریدالدین شکر گنج
مناہج
ارتقائے یوروپ
اسلام اور روحانی اقدار
تحفہ الصلوٰہ
فضائل درود وسلام
محمد (ﷺ) عربی نمبر
کتاب الصواعق
اوراد قاریہ
محمد ﷺ پیغمبر دین اسلام
ریاض المذاکرین
بشائر الخیرات
القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع
اسلام، قرآن اور صاحب قرآن نظر غیر مسلم میں

سلام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک • یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ختم المرسلیں ہیں — حامل شرع متیں ہیں
سبز گنبد کے مکیں ہیں — رحمۃ للعالمیں ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

وقت تھا کتنا سہانا — جب ہوا تشریف لانا
ہو کے خوش سارا زمانہ — گا رہا تھا یہ ترانہ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

آئے وہ دن وہ مہینہ — جب ہمارا بھی سفینہ
چل پڑے سوئے مدینہ — یا مراد العاشقین

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

پوری یارب یہ دعا ہو — روبرو گنبد ہرا ہو
باادب یہ سر جھکا ہو — اور زباں سے یوں ادا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

نزع ہو جس وقت طاری — آپ کی آئے سواری
دیکھتے ہی شکل پیاری — دور ہو تکلیف ساری

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

صوفی اعظم عاصی و بد — کیا کرے مدحِ محمد
ہے کوئی توصیف کی حد — حامد و محمود و احمد

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک